www.novelsclubb.com
تم عہد نبھانا چاہت کا
از قلم خدیجہ نور
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

تم عہد نبھانا چاہت کا

از قلم

خدیجہ نور

www.novelsclubb.com

مبین منزل پر آج خوب گہما گہمی تھی۔ کیونکہ آج ان کا اکلوتا اور ہونہار سپوت باہر سے اعلی تعلیم مکمل کر کے واپس آ رہا تھا۔ پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا جا چکا تھا۔ جبکہ تمام خادم اور خادمائیں کام میں جتے ہوئے تھے۔

"شائستہ بیٹا!۔۔۔۔ تمہارا بھائی اور کتنی دیر لگائے گا"۔۔۔۔۔ حوریہ بیگم بے چینی سے بولیں جس پر شائستہ مسکرا دی۔

"امی جان جہاں اتنا صبر کیا ہے آپ نے وہاں چند ساعتیں اور برداشت کر لیں"۔۔۔۔۔ حوریہ بیگم بیٹی کی بات پر مسکرا دیں۔ شائستہ کی شفاف و سیاہ آنکھیں بھی دروازے پہ ہی ٹکی تھیں۔ دوسری جانب حوریہ بیگم کہ ہر انداز سے بے صبری عیاں تھی۔

"چھوٹے صاحب آ گئے ہیں!۔۔ بی بی جی"۔۔۔۔ تبھی ایک ملازم آیا اور سر جھکائے ان کو مطلع کرتا چل دیا۔ جس پر وہ لوگ بھی استقبالیہ کی جانب بڑھ

گئیں۔ان کی حویلی کا ماحول باقی خاندان والوں سے قدرے لبرل تھا جہاں مخلوط اجتماع کو معیوب نا سمجھا جاتا تھا۔

جبکہ جواد مسکراتا ہوا سر کے خم سے سب کہ سلام کا جواب دیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ کلین شیو چہرہ، گندمی رنگت، وجیہہ نقوش، سیاہ آنکھیں اور گھنگریالے بال!۔۔۔مردانہ وجاہت کا وہ اک بھرپور شاہکار تھا۔ہر اک نگاہ میں اس کے لئے ستائش موجود تھی۔

"آ گئے ہو برخوردار!۔۔۔کوئی مشکل تو پیش نہیں آئی رستے میں"۔۔۔۔مبین شاہ جواد کے والد آگے بڑھ کر اس کو خود میں بھینچتے ہوئے بولے۔

"نہیں بابا جان آپ کے ہوتے ہوئے کیسی مشکل ہو سکتی ہے مجھے"۔۔۔۔جواد اک مان بھرے لہجے میں بولا جس پر مبین شاہ اس کو سراہے بنا رہ نا سکے۔اسی اثناء میں حوریہ بیگم اس تک آئیں اور اس کو گلے لگا گئیں جس پر جواد نے بھی ان کے گرد بازو حمائل کر دیا۔

"کتنا انتظار کروایا تم نے!۔۔۔کتنا یاد کیا تھا ہم نے آپ کو بیٹا"۔۔۔۔حوریہ بیگم آنکھوں میں امڈتی نمی کو نظر انداز کئے نم لہجے میں بولیں جس پر جواد مسکرا پڑا۔

"امی جان میں نے بھی آپ سب کو بہت یاد کیا تھا۔۔۔مگر میں چاہتا تھا کہ کچھ بن کر ہی واپس لوٹوں تاکہ سب کے منہ بند رہ سکیں"۔۔۔۔تفاخر سے گردن کڑا کر آخری جملہ اپنے چچا کی جانب دیکھ کر ادا کیا جبکہ اس کی بات پر سجیل شاہ گڑبڑا گئے۔پھر زبردستی مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور اس کو گلے سے لگا گئے۔

"مجھے فخر ہے کہ میرا بھانجا ایک کامیاب انجینئر بن کر واپس آیا ہے"۔۔۔۔سجیل شاہ اس کے کندھے پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ جواد شائستہ کی جانب دیکھ کر آگے بڑھا اور اس کے دونوں ہاتھ پہلے آنکھوں سے لگائے اور بولا۔

"سب سے زیادہ میں نے آپ کو مس کیا میری پیاری آپا"۔۔۔۔۔یہ سن کر شائستہ مسکرا دی۔

"میں نے بھی تمہیں بہت زیادہ مس کیا بڈی"۔۔۔۔شائستہ کی بات پر جواد بھی مسکرا دیا۔

"چلو اب کیا رستے میں ہی کھڑے رہنا کا ارادہ ہے"۔۔۔۔مبین شاہ کی آواز پر سب لوگ اندر کی جانب بڑھ گئے۔

بابا دیکھیں نانا مجھے شاپنگ پر ساتھ نہیں لے جا رہی"۔۔۔۔بھوری آنکھوں والی نٹ کھٹ سی صالحہ اسماعیل صاحب کے پہلو سے چپکی شکایت کر رہی تھی۔

"ارے بھئی کیوں نہیں لے کر جا رہی ہیں آپ ہماری بیٹی کو"۔۔۔۔اسماعیل صاحب مصنوعی تحیر سے بولے۔جبکہ ان کی بات پر شائستہ بیگم نے کن اکھیوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"آپ جانتے ہیں نا کل اس کا پیپر ہے اور یہ بجائے اس کہ کہ تیاری کرے الٹا گھومنے پھرنے کو پر تول رہی ہے"۔۔۔۔شائستہ بیگم خفگی سے بولیں۔

"بابا پیپر تو ہوتے ہی رہتے ہیں ہر سمیسٹر میں !اس میں کونسی نئی بات ہے"۔۔۔۔صالحہ لاپرواہی سے بولی جس پر شائستہ کا دل کیا اس کا سر کھول دیں۔

"امی مان جائیں نا!۔۔۔۔بس ایک دو گھنٹے کی تو بات ہے ! پھر ہم لوگ واپس آ جائیں گے اور صالحہ اپنے پیپرز کی تیاری کر لے گی"۔۔۔۔سدرہ تائیدی نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی جس پر صالحہ جھٹ سر ہلا گئی۔

"چلیں شائستہ بیگم کچھ نہیں ہوتا!۔۔۔بچی ہے خیر ہے"۔۔۔۔اسماعیل صاحب بھی اجازت دیتے ہوئے بولے۔

"آپ کے اس خیر ہے نے ہی اس کو سر چڑھا رکھا ہے"۔۔۔۔شائستہ بیگم منہ ہی منہ میں میں بڑبڑاتی آگے بڑھ گئیں۔

لیونگ روم سے باتوں کی آوازیں کچن میں باآسانی سنائی دے رہی تھیں۔آج اس کی تائی ماں اور ان کا اکلوتا چشم وچراغ اپنی اکلوتی بہن سمیت ان گھر کے آئے ہوئے تھے جن سے خجستہ کو الگ قسم کی الرجی تھی۔

"اور ہشام بھائی صاحب آپ کا کاروبار کیسا جارہا ہے!۔۔۔عمر بیٹا خیر سے کب واپس آرہا ہے"۔۔۔۔لہجے میں شیرینی سموئے صغری تائی بولیں۔

"جی اللہ کا شکر ہے!۔۔۔کاروبار بھی ٹھیک ہے اور عمر بھی ماشااللہ سے اب سیٹ ہو چکا ہے"۔۔۔۔ہشام صاحب عامیانہ انداز میں بولے۔

"اچھا ویسے بھائی صاحب خجستہ کی شادی کے بارے میں نہیں سوچا آپ نے؟۔۔۔ماشااللہ سے اٹھارویں سال میں لگ گئی ہے"۔۔۔۔صغری تائی اب لہجے کو مخلصانہ بناتی بولیں۔خجستہ جو ان کی باتوں کو کان لگائے سن رہی تھی خوب بدمزہ ہوئی۔✅

"خجستہ جلدی کرو یہ چائے نکالو!۔۔۔۔سموسے میں نے تل دیئے ہیں یہ سب ٹرالی میں رکھ کر کے آو"۔۔۔۔۔شائلہ اس کی ماں ہدایات دیتی ہوئی خود باہر چل دی جبکہ خجستہ پیچھے سے کلس کر رہ گئی۔

"نجانے کیوں ان کی اتنی مہمان نوازی کرنی پڑتی ہے!۔۔۔۔شام تک سر پر سوار رہیں گے اور صرف چائے میں ہی پانچ چھ لوازمات'۔۔۔۔۔تلخی سے سوچتے ہوئے وہ ٹرالی دھکیلے باہر آئی اور باری باری تمام چیزیں ٹیبل پر سجادیں۔سر پر سلیقے سے سیٹ کیا ہوا دوپٹہ، سرخ و سفید رنگت سیاہ رنگ آنکھیں اور اس پر یہ بے زاری! واللہ ان تو اس پر قربان ہوا چاہتا تھا۔مگر اپنے ان نادر خیالات کا اظہار وہ خجستہ کے سامنے کر آ بیل مجھے مار نہیں کہہ سکتا تھا۔

"خجستہ بیٹا آؤ نا تم بھی یہیں بیٹھ جاؤ ہمارے ساتھ"۔۔۔صغری تائی شیریں لہجے میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے اپنا کام مکمل کرنا ہے!۔۔۔آپ لوگ چائے پیئں"۔۔۔۔۔خجستہ عجلت میں اتنا کہتی وہاں سے غائب ہو گئی جبکہ باقی سب حیرت سے اس کا منہ تکنے لگے۔

"کافی کمزور لگ رہی تھی خجستہ چچا جان!۔۔۔۔کیا پڑھائی کا زیادہ اسٹریس لے رہی ہے بہت اچھا کر رہی ہے!۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے"۔۔۔۔نائمہ بھی سراہے بنا نارہ سکی۔جبکہ اس دوران خاموش بیٹھا زیان واشروم کا بہانہ کرتا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ اصل ارادہ تو خجستہ کو دیکھنے کا تھا۔

وسیع و عریض لاونج میں چائے اور دیگر لوازمات وسط میں رکھی ٹیبل پر نفاست سے سجائے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو بھئی بھائی صاحب اب جبکہ جواد بیٹا واپس آ گیا ہے تو لگے ہاتھوں ہمدان بیٹے کے ساتھ جواد بیٹے کے فرض سے بھی ادا ہو جائیں ہم لوگ"۔۔۔۔۔یہ تجویز پیش کرنے والے سجیل شاہ تھے جس پر حوریہ بیگم نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"بھئی ہم نے تو اپنے بیٹے کو اجازت دے رکھی تھی جس سے چاہے بیاہ کر لے!۔۔۔مگر اس نے یہ فیصلہ اپنی امی جان پر چھوڑ دیا تھا"۔۔۔۔۔مبین شاہ فخریہ انداز میں بولے۔

"جی بالکل!۔۔۔کیونکہ کرنی تو مجھے دو شادیاں ہی ہیں۔۔۔پہلی آپ لوگوں کی پسند کی اور دوسری اپنی پسند کی"۔۔۔۔جواد باپ کو دیکھتا ہوا بولا جس پر سجیل شاہ کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

"بیٹا مانا ہماری حویلی کی روایات میں شامل ہے! مگر یہاں ایسی کوئی خاصی پابندی نہیں ہے! اور پھر ہم نے بھی ایک پر ہی اکتفا کیا ہے"۔۔۔۔مبین شاہ سنجیدہ انداز میں کہتے ہوئے آخر میں حوریہ بیگم کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔

"کیونکہ امی جان اکیلی ہی دو کے برابر ہیں"۔۔۔۔۔جواد گردن کڑا کر بولا۔جبکہ سجیل شاہ جو اپنی بیٹی کی بابت رشتہ کرنے کا خیال لے کر آئے تھے وہ محض خیال بن کر ہی رہ گیا تھا۔

"چلیں پہلے ہمدان کی شادی تو خیر خیریت سے ہو جائے پھر ڈھونڈتے ہیں اپنے جواد کے لئے کوئی لڑکی"۔۔۔۔۔حوریہ بیگم طمانیت سے بولیں۔

چھ فٹ سے نکلتا قد،کسرتی جسامت کا حامل تیکھے نین نقوش،اور ان پر گہری نیلی آنکھیں!ہر اک نگاہ میں اس کے لئے ستائش ابھرتی تھی۔

آفس میں قدم رکھتے ہی سب لوگ اٹینشن ہو کر اپنا کام کرنا شروع کر دیتے تھے۔ایسے میں وہ عجلت میں چلتا جا رہا تھا جب اس کی سیکرٹری فائلز ہاتھ میں تھامے اس تک پہنچی اور اپنی عینک درست کرتی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

"سر آج آپ کی دس بجے حمدان اینڈ سنز کے ساتھ میٹنگ ہے!۔۔۔اس کے بعد لنچ پر آپ کی ملاقات قطر سے آئے آپ کے مہمانوں کے ساتھ ہے!۔۔شام چھ بجے آپ کی ایک اور میٹنگ ہے"۔۔۔۔۔ایک رو میں بولتی ہوئی سیلینہ کی زبان کو بریک لگی جب عمر نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے ٹوکا۔

"حمدان اینڈ سنز کی میٹنگ فرائڈے کو شفٹ کر دو!۔۔۔اور قطر سے آئے مہمانوں سے کوئی بھی بہانہ بنا دو!اور میری شام چھ بجے کی فلائیٹ بک کروا دو!۔۔۔میں دو دنوں کے لئے پاکستان واپس جا رہا ہوں"۔۔۔۔۔عمر ہشام بارعب انداز میں کہتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا۔دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہی اک مانوس خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔اور پھر وہ مسکراتا ہوا آگے

بڑھ گیا۔اپنی پاور سیٹ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کیا اور ای میلز چیک کرنی شروع کیں۔

سب سے اوپر اپنی بہن کی ای میل دیکھ کر خوشگوار احساس نے اس کو آن گھیرا۔

"برادر عزیزم!۔۔۔امید ہے خیریت سے ہو گے!۔۔۔اباجان آپ کو یاد کر رہے تھے،اور آپ کے جگری دوست کیا کہتے تھے آپ اس کو؟۔۔۔ہاں ہمدان کی شادی ہے!ان کے گھر سے بھی بلاوا آیا ہے۔مطلع کرنا میرا فرض تھا۔

امید ہے بہتر فیصلہ ہی کریں گے آپ۔۔اللہ حافظ اپنا خیال رکھئے گا"۔۔۔۔۔پیغام کا متن پڑھ کر مسکرا دیا اور چیٹ بند کر کے باقی ای میلز چیک کرنے لگا اور دھیرے دھیرے لیپ ٹاپ کی اسکرین دھندلی ہوتی گئی اور منظر بدلتا گیا۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں!اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔یہ سب تمہیں پہلے اس لئے بتا رہا ہوں کہ تمہارے خیالات جان سکوں"۔۔۔۔عمر سدرہ کو یک

ٹک دیکھتا ہوا بول رہا تھا جو اس کو مسلسل نظر انداز کئے ہوئے سامنے دیوار گیر پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی۔

"بابا آپ کو پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ وہ اپنی زبان حوریہ پھوپھو کو دے چکے ہیں!۔۔۔آپ محض ان کے دوست کے بیٹے ہیں۔۔۔۔اور میرے لئے بھی قابل احترام ہیں۔۔۔اس سے مزید میرے دل میں آپ کے لئے اور کوئی جذبہ پنہاں نہیں ہے"۔۔۔۔سدرہ تفصیلی جواب دیتی عمر کو چونکا گئی۔

"کیا مطلب کونسی پھوپھو، کہاں سے آگئی۔۔۔انکل نے تو اتنا عرصہ کسی رشتے دار کا ذکر نہیں کیا کبھی نا کوئی ان سے ملنے آیا"۔۔۔۔عمر تحیر سے بولا جس پر سدرہ خفیف سی مسکرادی۔

"کیونکہ بابا کی پسند کی شادی کے باعث سب خاندان والے ناراض ہو گئے تھے!۔۔۔مگر دادا جان نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ بابا سے تعلقات بحال کر لیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کی دو میں سے ایک بیٹیوں کا رشتہ بھی لے لیں! اور یہ

سب بہت پہلے ہی طے پایا جا چکا تھا۔۔۔سو میں آپ کو کسی بھی قسم کی غلط فہمی میں نہیں رکھوں گی"۔۔۔سدرہ اتنا کہہ کر جانے لگی مگر عمر کی آواز پر رک گئی۔

"اور تم خود کیا چاہتی ہو"۔۔۔۔۔مقابل کے استفسار نے اس کے قدموں کو زمین پر جکڑ دیا تھا۔

"جو میرے بابا چاہتے ہیں"۔۔۔۔سدرہ اتنا کہتی رکی نہیں اور اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ عمر پیچھے تن تنہا لان میں کھڑا رہ گیا۔

منظر بدلا اور پھر سے اس نے نگاہ ارد گرد دوڑائی تو خود کو اپنے آفس میں موجود پایا۔اور اک بوجھل سانس فضا میں خارج کی۔

شاپنگ سے واپس آنے کے بعد صالحہ اور سدرہ اپنے کمرے میں چل دیں جبکہ شائستہ بیگم لاؤنج میں ہی بیٹھ گئیں۔اسماعیل صاحب جو اخبار پڑھنے میں مصروف

تھے ساتھ ساتھ چائے بھی پی رہے تھے ان کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔"آپ تو بڑی جلدی واپس آ گئیں! ورنہ آپ عورتوں کی شاپنگ تو سارا دن نہیں ختم ہوتی"۔۔۔۔اسماعیل صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

"جی مگر وہ کوئی بہت ہی فرصت والی عورتیں ہوتی ہوں گی! مگر یہاں میرا ایک گھر ہے اور دو بیٹیاں اور ایک عدد شوہر!۔۔۔جن کو میں یوں بے لگام چھوڑ کر سارا وقت بازاروں میں نہیں گزار سکتی"۔۔۔۔شائستہ بیگم معصومانہ لہجے میں تیکھے تیور لئے بولیں جس پر اسماعیل صاحب کا قہقہ بلند ہوا۔

"آپ بالکل بھی نہیں بدلیں شائستہ!۔۔۔اول روز کی طرح موقع پر چوکا مارنے والی ہیں آپ"۔۔۔۔۔اسماعیل صاحب محظوظ لہجے میں بولے۔

"یہ سب چھوڑیں کل صالحہ کا آخری پیپر ہے! پھر ہمیں گاوں کے لئے بھی نکلنا ہے!۔۔۔آپ اپنے سوٹ بتا دیجئے گا میں ملازمہ کو کہہ کر پریس کروا دوں گی"۔۔۔۔شائستہ بیگم ہدایات دینے والے انداز میں بولیں۔

"اچھا مجھے آپ سے ایک بات کہنی تھی! امید کرتا ہوں کہ آپ کو اس پر اختلاف نہیں ہو گا"۔۔۔اسماعیل اخبار سائیڈ پر رکھتے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کئے بولے۔ جبکہ شائستہ ان کو حیرانگی سے دیکھنے لگ گئیں۔

"سدرہ سے اس سب کے متعلق میں پہلے ہی بات کر چکا ہوں! اور اس نے ہماری رضامندی کو اپنی کی رضامندی قرار دیا ہے"۔۔۔اسماعیل چند لمحے کے توقف کے بعد بولے۔

"حوریہ آپا نے اپنے بیٹے جواد کے لئے سدرہ کا رشتہ مانگا ہے!۔۔۔اور وہ بہت پر امید ہیں"۔۔۔۔اسماعیل الفاظ ڈھونڈتے ہوئے بولے۔ نجانے شائستہ کا کیسا رویہ ہو۔

"تصویروں میں وہ سدرہ اور صالحہ دونوں کو دیکھ چکی ہیں! اور وہ چاہتی ہیں کہ بچے بھی شادی میں ایک دوسرے کو دیکھ لیں!۔۔۔باقی کے معملات پھر طے کریں گے"۔۔۔اسماعیل شائستہ کے تاثرات جانچنے کی تگ و دو میں بولے۔

"آپ کی اس سب کے متعلق کیا رائے ہے!۔۔۔جب تک آپ رضامند نہیں ہوں گی میں اپنا کوئی فیصلہ صادر نہیں کروں گا! کیونکہ سدرہ ہم دونوں کی بیٹی ہے"۔۔۔۔اسماعیل اب کہ اپنائیت سے بولے جس پر شائستہ دل سے مسکرائیں۔انہیں اپنے انتخاب پر آج بھی فخر ہوتا تھا۔سچ کہا ہے کسی نے کہ میاں بیوی گاڑی کے دو پہیوں کی مثل ہیں!۔۔۔جو توازن کے سنگ ہی مکمل ہے۔اور یہی خوبصورتی ان کے گھر میں موجود تھی۔ایک دوسرے کی رائے کا احترام اور اس کی اہمیت کو فرض سمجھا جاتا تھا۔

"اگر آپ کو کوئی خاص اعتراض نہیں ہے تو پھر میرا بھی وہی فیصلہ ہو گا جو آپ کا ہو گا"۔۔۔۔۔شائستہ تائیدی انداز میں بولیں جس پر اسماعیل مسکرا دیئے۔ان کی بیوی ہمیشہ سے ایسی تھی ان کے فیصلوں میں مثبت سوچ رکھنے والی۔

جبکہ دوسری جانب صالحہ اپنی لائی ہوئی ساری چیزیں بیڈ پر بکھیر چکی تھی۔سدرہ جو سارا سامان کبرڈ میں سیٹ کر کہ پلٹی تھی یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اف او!۔۔۔لڑکی یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔اتنی بڑی ہو گئی ہو مگر مجال ہے جو کوئی ڈھنگ کا کام کر سکو تم"۔۔۔۔سدرہ متاسف لہجے میں بولی جس پر صالحہ مسکرا دی۔

"آپی اس نیوی بلیو میکسی میں تو میں آفت لگوں گی نا!۔۔۔اوف دو چار لڑکے تو گرا ہی دوں گی"۔۔۔۔صالحہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی جس پر سدرہ کی تیوری چڑھی۔

"تم کم سے کم اپنے نام کی ہی لاج ہی رکھ لو!۔۔۔صالح کام نا صحیح! یہ واہیات الفاظ اور سوچیں ختم کر دو"۔۔۔۔۔سدرہ غیض بھرے لہجے میں بولی۔

"یار آپی مذاق کر رہی تھی!۔۔۔تم تو ایک دم سیریس ہی ہو جاتی ہو"۔۔۔صالحہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"اچھا چلو یہ سب سامان اٹھاؤ اور الماری میں رکھو!۔۔۔۔اور اپنے پیپر کی تیاری کرو!۔۔۔میں امی کے ساتھ شام کے کھانے کی تیاری کر لوں"۔۔۔۔سدرہ

ہدایات دیتی کمرے سے باہر چل دی۔اب کہ صالحہ بھی جانتی تھی کہ جو وہ کہہ کر گئی ہے وہ اس کے لئے کرنا گزیر ہے۔

خجستہ اسٹڈی ٹیبل پر کتاب دھرے پین کی مدد سے امپورٹنٹ پوائنٹس نوٹ کر رہی تھی۔اپنے کام میں قدرے محو وہ زیان کی موجودگی کا پشت پر اندازہ ہی نا کر سکی۔جبکہ زیان اس کو یوں اپنے کام میں محو دیکھ کر جی جان سے مسکرا دیا۔

"محنتیں ہو رہی ہیں! ہماری ڈاکٹرنی صاحبہ"۔۔۔۔۔زیان پر شوخ لہجے میں بولا جس پر خجستہ نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا اور پھر اپنے ڈوپٹے کو جو آدھے سے زیادہ زمین پر ڈھلکا ہوا تھا۔خود پر ڈوپٹہ پھیلاتے وہ کرسی پیچھے کو سرکاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ کو کسی نے مینرز نہیں سکھائے کہ کسی کے روم میں ڈور ناک کر کے آتے ہیں"۔۔۔۔خجستہ ماتھے پر تیوریوں کے سنگ بولی۔

"ہاں وہی تو میں یہاں سیکھنے آیا ہوں"۔۔۔۔زیان مسکراتا ہوا بولا۔

"مسٹر زیان لغاری آپ یہاں سے اپنے پیروں پر جانا پسند کریں گے یا وہیل چیئر پر"۔۔۔۔خجستہ اب کے سرد تیور لئے بولی جس پر زیان حیران ہو گیا۔

"اچھا اچھا! غصہ مت ہو میں تو بس یہ کہنے آیا تھا کہ اگر کسی سبجیکٹ میں میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھ سے رابطہ کر سکتی ہو"۔۔۔۔اب کہ دوستانہ لہجہ اپناتے ہوئے زیان بولا۔جس پر خجستہ کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"ایف ایسی سی میں ففٹی پرسنٹ مارکس لے کر بزنس ایڈمینسٹریشن میں داخلہ لینے والے ہونہار ڈاکٹر زیان لغاری آپ اپنی یہ فی سبیل اللہ خدمات کسی اور کے لئے بچا کر رکھیں!۔۔۔میرا دماغ ابھی صحیح سے کام کرنا بند نہیں کر گیا جو آپ سے پڑھنے لگی میں"۔۔۔۔خجستہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی جس پر زیان کا چہرہ اتر گیا۔

"ہاں تو میں ایک دن کامیاب بزنس مین بنوں گا!۔۔۔اور تم پھر دیکھتی رہ جاوں گی"۔۔۔زیان گردن کڑا کر بولا۔

"میری بلا سے بل گیٹس کے داماد بن جائیں آپ!۔۔۔مگر میرا دماغ مت خراب کریں!۔۔۔مجھے بہت کام ہے"۔۔۔خجستہ اتنا کہتی دوبارہ سے اپنی نشست سنبھال گئی جبکہ زیان منہ کے زاویے بگاڑتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"زیان بھائی آپ کا منہ کیوں اترا ہوا ہے"۔۔۔زیان کو دیکھ کر نائمہ پوچھے بغیر نا رہ سکی۔جو ابھی ابھی صوفے پر آ کر ڈھے گیا تھا۔

"کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے"۔۔۔زیان لاپرواہ سا بولا۔جبکہ نائمہ نے بھی مزید سوال کرنا مناسب نا سمجھا۔

سجیل شاہ کی حویلی کو دلہنوں کی طرح سجایا جا چکا تھا۔ہر طرف شادی کا سا سماں تھا۔لوگ وقتاً فوقتاً آ رہے تھے۔

"آپ کے بھائی صاحب نہیں آئے حوریہ بیگم "۔۔۔مبین شاہ مستفسر ہوئے۔

"آپ کے بھی چچازاد بھائی لگتے ہیں جناب!۔۔۔اور وہ مہندی کے فنکشن پر نہیں آئیں گے برات کے فنکشن پر آئیں گے۔۔۔کیونکہ صالحہ بیٹی کا پیپر تھا اس وجہ سے "۔۔۔حوریہ بیگم مسکراتی ہوئی بولیں۔

"ویسے ہمارا جواد کیا سدرہ کو پسند کر لے گا"۔۔۔۔مبین شاہ نے جواد کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا جس پر وہ مسکرا دیں۔

"کوئی زور زبردستی نہیں ہے!۔۔۔جیسی بچوں کی خواہش ہو گی ہم اس کو قبول کر لیں گے "۔۔۔۔حوریہ بیگم نے اپنی رائے پیش کی۔

جبکہ جواد اسٹیج پر موجود ہمدان کے پہلو میں بیٹھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آزادی مبارک ہو میری جان!۔۔کل تو تم قید ہو جاو گے"۔۔۔۔جواد شریر لہجے میں بولا جس پر ہمدان مسکرا دیا۔

"شاہوں کی حویلی میں عورتوں کی غلامی نہیں کی جاتی ہے!۔۔۔بلکہ ان پر حکومت کی جاتی ہے"۔۔۔۔۔ہمدان نے گردن کڑا کر جواب دیا۔

"اور وہ عورتیں کہہ دیتی ہیں امپورٹڈ حکومت نامنظور"۔۔۔۔۔جواد نے اتنا کہہ کر سر پیچھے کو گرا لیا اور بے اختیار ہنسنا شروع کر دیا جس پر ہمدان نے برا سا منہ بنایا۔

"بہت تیز ہو گئے ہو تم!"۔۔۔۔ہمدان سر اہے بغیر نا رہ سکا۔

"سو تو ہے!۔۔۔خیر میں مہمانوں کو دیکھ لوں۔۔۔تب تک یہ سو کالڈ مہندی کی رسم پوری ہو جائے"۔۔۔۔جواد اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ ہمدان مسکرا دیا۔

گھر واپس آکر زیان سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ جبکہ نائمہ اس کا رویہ دیکھ کر حیران پریشان تھی۔

"امی یہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟۔۔۔جو ایسے ری ایکٹ کر رہا ہے"۔۔۔نائمہ کی بات پر صغری نے کندھے اچکا دیئے۔

"معلوم نہیں کسی یار دوست سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہو گا"۔۔۔صغری لاپرواہ انداز میں بولیں۔

"اچھا تم یہ سب چھوڑو!۔۔۔شبانہ (ملازمہ) کو کہو کہ میرے کمرے میں ایک کپ چائے پکڑا جائے!۔۔۔بہت سر درد ہو رہا ہے!۔۔۔بہت تیز مصالحے ڈالے تھے ان لوگوں نے کھانے میں"۔۔۔صغری دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بولیں جس پر نائمہ نفی میں سر ہلاتی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ سر درد ہمیشہ انہیں چچا کے گھر سے واپسی پر ہوتا تھا۔ اور کھانوں میں مصالحہ بھی زیادہ لگتا تھا۔

نائمہ سفید اور چاکلیٹ براون کلر کے امتزاج سے سجے کچن میں آئی جہاں پر شبانہ بیٹھی سبزی بنا رہی تھی۔

"شبانہ بی امی کے سر میں درد ہے!۔۔۔ان کو ذرا کڑک والی چائے بنا دیجئے"۔۔۔۔نائمہ اتنا کہہ کر کچن سے باہر آ گئی۔اب اس کا رخ زیان کے کمرے کی جانب تھا۔کمرے کے باہر کھڑے ہو کر دستک دی اور پھر اندر داخل ہو گئی۔کمرے کا ڈیکور ڈارک بلیو اور وائٹ کلر کا تھا۔ایک دیوار گیر شیلف تھا جس میں انگلش لٹریچر کی ڈھیر ساری کتابیں موجود تھیں۔تو دوسری جانب اسٹڈی ٹیبل پر لیپ ٹاپ آن کئے اسکرین پر نظریں مرکوز کئے زیان اسائنمنٹ بنانے میں محو تھا۔

www.novelsclubb.com

"زیان لغاری!۔۔۔۔یہ کس سلسلے میں اسائنمنٹ بنائی جا رہی ہے بھلا"۔۔۔نائمہ بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈتے ہوئے بولی۔جس پر زیان نے چند لمحے کو اس کی جانب نظریں کی اور پھر دوبارہ سے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر مرکوز کر لیں۔

"کیا ہو گیا ہے بھالو تمہیں!۔۔۔جب سے چچا کے گھر سے آئے ہو منہ لٹکایا ہوا ہے"۔۔۔۔نائمہ اب کے نرم لہجے میں تشویش سموئے بولی۔جس پر زیان نے بوجھل سانس خارج کی۔اس کی بہن اتنی آسانی سے سر سے ٹلنے والی نہیں تھی!۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے!میں بالکل ٹھیک ہوں بس کام کا اسٹریس ہے!۔۔۔فائنل ایگزامز ہونے والے ہیں"۔۔۔زیان ہنوز لیپ ٹاپ پر نظریں مرکوز کئے بولا۔

"مجھے تو لگتا ہے کہ امی کی طرح تمہیں بھی مصالحے تیز لگے ہیں"۔۔۔۔۔نائمہ بتیسی کی نمائش کرتی ہوئی بولی۔

"میری پیاری آپا جان!۔۔۔مانا کہ آپ مجھ سے زیادہ لائق ہیں مگر مجھے میرا کام کرنے دیں!۔۔۔۔بندہ ناچیز آپ کا بہت بہت مشکور ہو گا"۔۔۔۔۔زیان اب کہ زچ آکر بولا جس پر نائمہ بے اختیار مسکرا دی۔

"چلو اچھے سے پڑھو اور اپنی تمام تر خواہشات کو حاصل کر لو"۔۔۔۔نائمہ دعائیہ انداز میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ زیان کی آنکھوں کے سامنے بے اختیار خجستہ کا چہرہ لہرایا پھر سر جھٹک کر توجہ اسکرین پر مرکوز کر لی۔

اگلی صبح خاصی ابر آلود طلوع ہوئی تھی۔چھٹی کا دن ہونے کے باعث کسی کو بھی کسی طرح کی افراتفری نا تھی۔جبکہ لندن ائیر پورٹ پر نگاہ دوڑائی جائے تو عمر بن ہشام علی اپنا سفری بیگ کندھے پر لٹکائے متوازن چال چلتے ہوئے ویٹنگ ایریا میں آکر رک گیا تھا۔وہاں پر موجود لوگ موبائل میں سر دیئے برائے نام مصروف دکھائی دیتے تھے۔جبکہ چند لوگ کیفیٹیریا سے کھانے پینے کا سامنا لینے میں مصروف تھے۔ تبھی ایک چھوٹی بچی اس کے پاس ننھے ننھے قدم اٹھاتی ہوئی آئی اور اس کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہ پاس موبائل فون نہیں ہے کیا"۔۔۔۔وہ بچی اس کو یوں ارد گرد پر نظر دوڑاتا دیکھ کر مستفسر ہوئی۔

"موبائل فون تو ہے مگر آپ کو کیوں چاہیے بیٹا"۔۔۔۔۔عمر نے نرم لہجے میں استفسار کیا۔

"نہیں!۔۔۔مجھے موبائل فونز سے الرجی ہے!۔۔۔۔ہر وقت لوگ ان میں پتا نہیں کیا ڈھونڈتے رہتے ہیں"۔۔۔وہ بچی تنفر بھرے لہجے میں بولی۔

"اچھا!۔۔۔لیکن میرے خیال میں تو آپ کی ایج کے بچے گیمز کھیلنے کے بہت شوقین ہوتے ہیں!۔۔۔"۔۔۔۔عمر پوچھے بنا نا رہ سکا۔

"مگر یہاں میرے ماما بابا کو ہی فرصت نہیں گیمز سے اور سوشل میڈیا سے"۔۔۔۔وہ بچی یاسیت سے بولی جس پر عمر کو اس کی موبائل فونز سے نفرت کی وجہ سمجھ آئی۔

"اچھا ویسے کیوٹ پرنسس آپ کا نام کیا ہے؟"۔۔۔اب کہ لہجہ دوستانہ بنا کر سوال پوچھا۔

"میرا نام عناویہ ہے!۔۔۔مگر سب پیار سے عینی کہتے ہیں"۔۔۔وہ بچی معصومیت سے بولی۔

"اچھا اور عناویہ بیٹے کے ماما بابا کدھر ہیں"۔۔۔عمر اطراف میں نگاہیں دوڑاتے ہوئے بولا۔

"وہ سامنے اس طرف"۔۔۔عناویہ نے مخالف سمت میں اشارہ کیا جس پر عمر نے نظریں اس جانب مرکوز کیں تو ایک لڑکی جس کی عمر پچیس سے تیس سال کے درمیان تھی اسٹریک شدہ بال کندھوں پر گرائے، ہیوی میک اپ کئے ہوئے اپنے آئی فون کی اسکرین پر انگلیاں چلا رہی تھی۔جبکہ اس کے برابر میں بیٹھا سوٹڈ بوٹڈ شخص فرنچ کٹ کروائے اپنے آئی پیڈ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

"دیکھا! ان کو یاد بھی نہیں ہے کہ ان کی کوئی بیٹی ہے"۔۔۔۔عناویہ خفگی بھرے لہجے میں بولی۔

"چلو پھر ان کو یاد کرواتے ہیں"۔۔۔۔عمر اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ عناویہ کی آنکھوں میں بھی چمک ابھری۔

"عناویہ بیٹے!۔۔۔آپ یہاں کہیں چھپ جائیں اور یہ اپنا ہیئر بینڈ مجھے دے دیں"۔۔۔۔۔عمر نے اپنے منصوبے پر عمل کرتے ہوئے کہا جس پر عناویہ نے جھٹ سے ہیئر بینڈ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"اب آپ کیا کرنے والے ہو"۔۔۔۔عناویہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے مستفسر ہوئی۔

"بس آپ سمجھو کہ ہم ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے ہیں!۔۔۔۔اور یہاں میں اور آپ کے مما بابا اور باقی سب لوگ مل کر آپ کو ڈھونڈیں گے"۔۔۔۔۔عناویہ کو

ہدایات دیتا اور چھپنے کی جگہ دیکھاتا وہ اس مصروف جوڑے کے سر پر پہنچا۔اور پھر گلا کھنکارا۔

"ایکسکیوزمی!۔۔۔کیا یہ ہیئر بینڈ آپ کا ہے!۔۔۔میں یہاں سے گزر رہا تھا تو زمین پر پڑا دیکھا"۔۔۔۔عمر چہرے پر معصومیت طاری کئے بولا جس سے اس کے خرافاتی دماغ کا کوئی شخص بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔

"جی جی یہ میری بیٹی عناویہ"۔۔۔سرعت سے وہ لڑکی سر اٹھا کر اتنا بولی تھی جبکہ عقاب کی تیزی سے اطراف میں نگاہیں دوڑائیں اور عناویہ کو موجود نا پا کر اس کی رنگت متغیر ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"وہاج!۔۔۔وہاج دیکھیں نا عناویہ یہاں پر دکھائی نہیں دے رہی ہے۔۔۔نجانے کہاں گم ہو گئی ہے"۔۔۔۔وہ لڑکی واویلا کرتے ہوئے بولی! یہ سنتے ہی وہاج جو اس کا شوہر تھا وہ بھی سکتے میں آ گیا۔

"یہیں کہیں پر موجود ہو گی وہ!۔۔فکر مت کرو یہاں پر چیزیں نہیں گم ہوتیں وہ تو ایک جیتی جاگتی انسان ہے اسماء"۔۔۔۔۔وہاج اس کو تسلی دیتا ہوا بولا۔

اور چند لمحوں کے بعد وہ دونوں اب سر جھاڑے عناویہ کو ڈھونڈ رہے تھے۔اسماء جلد ہی ہمت ہار چکی تھی جبکہ وہاج اب سیکیورٹی آفیسر سے تفتیش کر رہا تھا۔

"آپ کی ڈیوٹی ہے کہ ہر آنے جانے والے پر نظر رکھیں!۔۔۔مگر یہاں ایک سات سالہ بچی کو آپ نظر انداز کر گئے"۔۔۔۔وہاج خاصا تپا ہوا لگ رہا تھا۔

"سر میں کہہ رہا ہوں نا کہ یہاں سے کوئی بھی بچی جس کا آپ کہہ رہے ہیں باہر نہیں گئی ہے"۔۔۔کچھ دیر بعد ہی وہاج سیکیورٹی آفیسر سے بحث کرتا دکھائی دے رہا تھا۔سیکیورٹی آفیسر قدرے متحمل انداز میں بولا۔جبکہ وہاج مایوس سا واپس پلٹا۔

اسماء کے پاس آکر پیسنجر سیٹ پر ڈھے گیا۔

"وہاج!۔۔۔میں نہیں جانتی مجھے میری بیٹی واپس لا کر دیں جہاں سے مرضی"۔۔۔اسماء روہانسی ہوئی۔جبکہ عمر یہ سب دیکھ کر سر جھٹکتا عناویہ کے پاس ریسٹ ایریا کے قریب پہنچا۔وہ جو مزے سے بیٹھی چاکلیٹ کھا رہی تھی اس کے قریب جھکا اور بولا۔

"چلو عناویہ بے بی!۔۔۔آپ کے مام ڈیڈ نہیں ڈھونڈ پائیں گے آپ کو"۔۔۔عمر متاسف سا سر ہلاتا بولا۔

"مجھے پتا تھا!۔۔۔ہمیشہ یہ گیم میں ہی جیتتی ہوں!۔۔۔اب کیسے ہارتی"۔۔۔عناویہ آدھی بچی چاکلیٹ کاریپر فولڈ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور عمر کی انگشت شہادت تھام لی۔

"چلیں"۔۔۔یک لفظی حکم صادر کیا جس پر عمر دل سے مسکرا دیا۔

"بابا ماما!۔۔۔آپ لوگ تو مجھے ڈھونڈ ہی نہیں پائے!۔۔۔۔سو بیڈ!۔"۔۔۔۔عناویہ کی آواز پر ان دونوں نے سر اٹھا کہ سامنے دیکھا اور اک نظر ساتھ کھڑے وہ ہیئر بینڈ والے لڑکے کو۔

"بیٹا آپ کہاں چلی گئی تھیں!۔۔۔میں بہت پریشان ہو گئی تھی"۔۔۔۔اسماء دوڑ کر آگے بڑھی اور عناویہ کو گلے لگا کر نم لہجے میں بولی جبکہ عناویہ تو بس معصومیت سے اپنی ماں کو آنکھیں پٹپٹا کر دیکھنے لگی۔اب کہ وہاج بھی اٹھ کر آ گیا تھا اور جن نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا یہ بات واضح تھی کہ وہ اس کو مجرم گردان رہا تھا۔

"ماما میں تو یہیں پر تھی بس میں اور انکل ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے تھے"۔۔۔۔عناویہ معصومیت سے بولی۔جبکہ اسماء نے اس کے جواب پر تحیر سے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"کیا مطلب ہائیڈ اینڈ سیک"۔۔۔۔اسماء کے ماتھے پر تیوری در آئی۔

"وہ آپ لوگ موبائل فونز میں مگن تھے اور میں بور ہو رہی تھی بس اس لیئے میں نے اور ان انکل نے پلان بنایا"۔۔۔۔عناویہ ہنوز معصومیت سے ساری کارستانی بتانے لگی جس پر ان دونوں نے اس کی جانب غیض بھری نظروں سے دیکھا۔

"ایک وکیل کی بیٹی کو ورغلانے کا انجام شائد جانتے نہیں ہیں آپ مسٹر"۔۔۔۔وہاج اب کہ قدرے رعونت سے بولا۔

"میں آپ کی بیٹی کو ورغلا نہیں رہا تھا مسٹر!۔۔۔بلکہ آپ کو یہ احساس کروانا چاہتا تھا کہ سوشل میڈیا کے الیکٹرانک رشتوں سے زیادہ اہم آپ کے خون کے رشتے ہیں!۔۔۔اور خاص کر آپ کی اپنی اولاد"۔۔۔۔عمر اطمینان سے بولا۔

"یہ بچی آج میرے پاس آئی ہے! آپ کے رویے سے دلبرداشتہ ہو کر کہ چند لمحوں کی شفقت اور توجہ پانے کے لئے مجھ سے بات کرنے آئی!۔۔۔۔اور خدانخواستہ یہاں میرے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں نہیں جانتا کہ کیا ہوتا!۔۔۔مگر آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں!۔۔۔۔اپنے بچوں کو توجہ

دیں!۔۔۔بزنس بھی کریں لیکن اولین ترجیح اپنی اولاد کو دیں"۔۔۔عمر تسلسل سے اپنی بات مکمل کرتا خاموش ہو گیا تھا۔جبکہ وہاج اور اسماء دونوں کے چہرے پر شرمندگی کے آثار تھے۔جبکہ ارد گرد ہجوم چھٹنا شروع ہو چکا تھا۔اتنے میں لوگوں کے نام پکارے جانے شروع ہو چکے تھے۔عمر اپنے نام کی صدا پر عناویہ کو الوداعی انداز میں ہاتھ ہلاتا آگے بڑھ گیا۔

"بیٹا آئیندہ آپ اگر بور ہوں تو میرے پاس آنا!۔۔۔کسی بھی دوسرے شخص کے پاس نہیں"۔۔۔اسماء عناویہ کو خود میں بھینچتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

ہشام علی لاونج میں موجود صوفے پر بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔

"اری او نیک بخت دیکھتی ہو کون ہے دروازے پر"۔۔۔۔ہشام علی شمائلہ کو آواز دیتے ہوئے بولے۔

"جی دیکھتی ہوں!۔۔۔۔بس دو منٹ"۔۔۔۔شمائلہ جو کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں جلدی جلدی ہاتھ دھو کر باہر آئیں اور دروازے کھولنے کو چل دیں۔دروازہ کھولتے ہی ان کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

"عمر بیٹا! تم"۔۔۔لبوں سے بس یہی الفاظ ادا ہوئے۔جبکہ عمر مسکراتا ہوا آگے بڑھ آیا اور ان کو گلے لگا گیا۔

"بہت یاد کیا تھا میں نے آپ سب کو"۔۔۔۔عمر اک جذب کے عالم میں بولا جبکہ شمائلہ بیگم کی حیرت ہنوز برقرار تھی۔

"او ہو کون ہے باہر!۔۔کیوں دروازے پر ہی رہ گئی ہو"۔۔۔۔ہشام علی ابھی اتنا ہی بولے تھے جبکہ سامنے عمر کو دیکھ کر ورطہ حیر میں گم ہو گئے۔

"عمر!۔۔۔میرا بچہ تم کب واپس آئے"۔۔۔۔ہشام صاحب اپنی حیرت پر قابو پاتے خوشگواریت سے بولے۔

"جی بابا بس آج ہی آیا ہوں!۔۔۔ایک دوست کی شادی تھی اور کچھ کام نپٹانے تھے"۔۔۔۔عمر اب ہشام صاحب کے گلے لگتا ہوا بولا۔جبکہ خجستہ کمرے میں آتی آوازوں سے زچ ہوتی اٹھ کر باہر آئی۔

"میں نے کہا بھی تھا کہ میرے ایگزامز ہیں مگر مجال ہے کوئی سمجھے اس گھر میں"۔۔۔۔ابھی وہ اتنا ہی بولی تھی کہ سامنے عمر کو دیکھ کر خوشی چلائی۔

"بھیا آپ!۔۔۔۔بتایا تک نہیں"۔۔۔۔قریب آتے ہوئے مسکراتے ہوئے خجستہ مستفسر ہوئی جس پر عمر مسکرا دیا۔

"ہمشیرہ عزیزم!۔۔۔آپ کا خط موصول ہوا اور ہم نا آئیں!ایسا کیا ممکن ہے"۔۔۔۔عمر ذومعنیت سے بولا جس پر ہشام اور شمائلہ دونوں نے ان دونوں کی جانب تحیر سے دیکھا۔

"مجھے نا آپ سب کی بہت یاد آرہی تھی!۔۔۔اسی لئے سوچا مل لوں"۔۔۔۔عمر پہلے والی بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر بولا۔

"اچھا اب کیا آپ لوگ مجھے یہیں بیچ راستے میں کھڑا رکھیں گے یا اندر بھی لے کر چلیں گے"۔۔۔۔عمر اب کہ مصنوعی خفگی سے بولا۔جس پر وہ سب مسکرا دیے۔

جواد اسٹیج سے اٹھ کر اب واپس لوگوں کے جھرمٹ میں واپس آچکا تھا۔وہ اپنے دھیان میں کھڑا موبائل فون میں مگن تھا جب ایک حسینہ آکر اس سے ٹکرائی تو اس نے آن کی آن میں اپنی نظریں اٹھا کر دیکھا۔

اسٹریک شدہ بال،اسٹریٹ کر کے ایک سائیڈ کو کندھے پر جھول رہے تھے،اور چہرہ حد درجہ میک اپ سے لدا ہوا تھا!۔۔۔حتی کہ آنکھوں تک میں لینز لگائے گئے تھے۔اس سب کو دیکھ کر جواد کو اک نامحسوس ناگواریت کا احساس ہوا مگر سرعت

سے چھپا گیا۔ جبکہ مقابل تو ابھی تک اس کی مسحور کر دینے والی شخصیت کے زیر اثر تھی۔

"دھیان سے دیکھ کر نہیں چل سکتیں محترمہ آپ"۔۔۔جواد اس کے اس طرح گھورنے پر زچ ہوتا ہوا بولا۔

"اوہ سوری!۔۔۔وہ بس میرا دھیان نہیں رہا!۔۔ویسے باہر سے آنے کے بعد تم مزید ہینڈسم ہو گئے ہو جے ڈی"۔۔۔۔مقابل لڑکی کا بے باک تبصرہ آیا جس پر جواد نے ابرو اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کی تعریف محترمہ"۔۔۔جواد اس کے یوں بے تکلف ہونے پر مستفسر ہوا۔

"ارے یار تمہاری کزن ہوں!۔۔۔زینیا!۔۔۔وہ میک اپ کی وجہ سے شائد تم پہچان نہیں پائے"۔۔۔۔اب کہ وہ لڑکی جو چند لمحوں قبل پر اعتماد تھی خفیف سی ہوتی بولی۔

"شائد نہیں!۔۔۔یقینا!۔۔۔زینیا سجیل شاہ"۔۔۔جواد اتنا کہتا رکا نہیں آگے بڑھ گیا۔جبکہ زینیا اس کے یوں طرز تخاطب پر متعجب رہ گئی۔

صالحہ کا بی ایس انگلش کا چوتھا سمیسٹر چل رہا تھا۔جبکہ آج آخری امتحان ختم ہونے کے بعد وہ قدرے پر سکون دکھائی دیتی تھی۔

"یار آج تو قسم سے بس ہو گئی ہے میری"۔۔۔کتنا زیادہ لکھنا پڑتا ہے۔۔۔تاشہ چلتی چلتی تھکن زدہ لہجے میں بولی۔

"ہاں وہ تو ہے!۔۔۔مگر اچھی بات ہے نا اب تین ماہ کی چھٹیاں ہوں گی!پر سکون طریقے سے انجوائمنٹ کروں گی میں تو"۔۔۔۔صالحہ تائیدی انداز میں بولتی اپنا منصوبہ بتانے لگی۔

"ایں!۔۔۔تم کہاں انجوائمنٹ کرو گی!۔۔۔وہ بھی گاوں جا کر"۔۔۔۔تاشہ چہرے پر حیرانی تاری کئے معصومیت سے بولی۔

"تم تو بالکل بدھو ہو یار!۔۔۔گاوں تو بس ایک ہفتے کے لئے جا رہے ہیں!۔۔۔اس کے بعد پورا اسلام آباد گھوموں گی میں"۔۔۔۔۔صالحہ چہرے پر آئی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

"اور تم سناو!۔۔۔تمہارا فیانسی کب واپس آ رہا ہے تمہیں رخصت کروانے"۔۔۔۔اب کی بار صالحہ شریر لہجے میں بولی جس پر تاشہ جھینپ سی گئی۔

"وہ بس دو مہینے میں آ جائیں گے"۔۔۔تاشہ کے چہرے پر اپنے ہونے والے شوہر کے ذکر باعث جو رنگ بکھرے تھے اگر اس وقت وہ سامنے ہوتا تو اپنا سب کچھ اس لڑکی پر لٹا دیتا۔

"اوہ"۔۔۔کو ذرا کھینچ کے لمبا کیا گیا۔"لڑکی بلش کر رہی ہے!۔۔۔ویسے یہ بلش بعد کے لئے بچا کر رکھو میری جان"۔۔۔۔صالحہ شریر لہجے میں بولی جس پر تاشہ جھینپ گئی۔

"اچھا یار وہ ذرا سامنے دیکھو"۔۔۔۔ان سے قریب دس فٹ کے فاصلے پر لائبریری کے انٹرینس پر دو لڑکے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جن کو تاشہ نے پوائنٹ آوٹ کیا۔

"ہاں کیا ہوا ان کو؟"۔۔۔صالحہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ صنم کا بوائے فرینڈ ہے نا"۔۔۔تاشہ ان دونوں پر پر سوچ نگاہیں جمائے بولی۔

"نہیں وہ کوئی اور نمونے ہیں!۔۔۔یہ وہ نمونہ نہیں ہے"۔۔۔۔صالحہ پر اعتمادی سے بولی۔

"نہیں یار یہ وہ ہی ہے"۔۔۔تاشہ بضد تھی۔

"میری آئی سائیٹ سکس بائی سکس ہے!۔۔۔۔تم مانو یا نا مانو یہ وہ نہیں ہے"۔۔۔۔صالحہ بھی ڈٹ گئی۔

"شرط لگی!"۔۔۔۔تاشہ چیلنجنگ انداز میں بولی۔

"کتنے کتنے کی"۔۔۔۔صالحہ بھی اب بالوں کو جھٹکا دیتی بولی۔

"بیس بیس روپے کی"۔۔۔تاشہ دانت نکالتی ہوئی بولی۔جس پر صالحہ نے چند لمحے کو سوچا اور پھر بولی۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔اور اب وہ دونوں لائبریری سے ملحقہ راہداری میں آگے بڑھنا شروع ہو چکی تھیں۔قریب چھ فٹ کا فاصلہ رہ گیا جب تاشہ رک گئی۔

"یار شرط لگانا حرام ہے!۔۔۔۔چل واپس چلیں"۔۔۔۔تاشہ واپس مڑتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا سیدھی طرح چل!۔۔۔اب شرط لگائی ہے تو پوری بھی کر۔"۔۔۔صالحہ اس کا بازو تھام کر گھسیٹنے والے انداز میں اس کو چلاتی ہوئی بولی۔

"اچھا نا آرہی ہوں!۔۔۔"تاشہ منمناتی ہوئی بولی۔جبکہ صالحہ اس کو گھسیٹتی ہوئی مختصر سیڑھیاں عبور کرتی لائبریری کی جانب بڑھ گئی۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ میری آئی سائیٹ سکس بائی سکس"۔۔۔ان لڑکوں کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک جتاتی نظر تاشہ پر ڈالتی صالحہ بولی جس پر تاشہ سر جھٹک کر مسکرادی۔

"میں بڑی خوش تھی کہ صالحہ سے شرط جیت جاوں گی پر تم ہمیشہ جیت جاتی ہو!۔۔"۔۔۔۔تاشہ سر جھٹک کر مسکرا کر بولی۔

"خیر میں یہ بلو شرٹ والا لڑکا سمجھا تھا! سیم اس کے جیسا لگ رہا تھا"۔۔۔۔تاشہ بیگ سے پیسے نکالتے ہوئے بولی۔

"ہیں!۔۔۔کیا مجھے لگا شائد بلیک شرٹ والے لڑکے کی بات کر رہی ہو!۔۔۔لاو دو میرے بیس روپے"۔۔۔۔صالحہ نے لاپرواہ انداز میں کہتی ہاتھ پیسے لینے کے لئے آگے بڑھایا جبکہ تاشہ کا پیسے نکالتا ہاتھ رکا۔

"میں تو یہ اس والے لڑکے کا کہا تھا تم نے کونسا سمجھا"۔۔۔۔تاشہ اب کہ جانچتی نظروں سے بولی جس پر صالحہ نے سامنے موجود نیلی شرٹ والے لڑکے کی جانب اشارہ کیا۔

"چلو بھاگو بیٹا!۔۔۔اب کوئی پیسے نہیں!۔۔۔میں تو اس والے کی شرط لگائی تھی"۔۔۔تاشہ ہتھے سے اکھڑتی بولی۔

"یہ ناانصافی ہے!۔۔۔تاشہ شاشہ۔۔۔۔مجھے میرے پیسے دو"۔۔۔۔صالحہ غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"دس روپے بنتے ہیں!۔۔۔کیونکہ تم آدھی شرط جیتی ہو"۔۔۔۔تاشہ شان بے نیازی سے دس روپے اس کی جانب بڑھاتی ہوئی بولی۔جبکہ صالحہ نے کھا جانے والی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آئندہ سے تیرے ساتھ میں دس ہزار کی شرط لگاوں گی بیٹا!۔۔۔پھر دیکھتی ہوں کدھر جاتی ہے تو"۔۔۔۔۔صالحہ غصے سے بڑبڑائی جس پر تاشہ مسکرا دی۔دھیرے دھیرے لائبریری کے احاطے سے ان دو شوخ و چنچل لڑکیوں کی آوازیں پست ہوتی گئیں اور بالآخر آنا بند ہو گئیں۔

اسماعیل صاحب کے گھر آیا جائے تو شمائلہ بیگم اور سدرہ تیاریوں میں مصروف دکھائی دیتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"امی ہم جاتو ایک ہفتے کے لئے رہے ہیں مگر آپ تیاریاں تو ایک مہینے کی کر رہی ہیں"۔۔۔۔۔سدرہ بیڈ پر موجود کپڑوں کے پھیلاوے کو دیکھتی ہوئی بولی جس پر شمائلہ بیگم مسکرا دیں۔

"بیٹا تمہارے بابا کا ارادہ ایک ہفتے سے زیادہ رکنے کا ہے کیونکہ کافی عرصے بعد وہ اپنے آبائی گاؤں جا رہے ہیں"۔۔۔۔شمائلہ مسکرا کر بولیں۔

"اچھا سدرہ بیٹا مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا"۔۔۔۔شمائلہ اب کہ تھوڑی سنجیدگی سے بولیں۔

"جی امی پوچھیے!۔۔۔آپ کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔سدرہ متانت سے بولی۔

"تمہاری پھوپھو نے تمہارا رشتہ مانگا ہے!۔۔۔اس سب کے متعلق تمہارے بابا تم سے بات کر چکے ہیں!۔۔۔لیکن تمہاری رائے ہم دونوں کے لئے اہم ہے اگر کوئی پسند ہو تمہیں تو بلا جھجک بتا سکتی ہو!۔۔۔ہمیں اپنی بیٹی پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ جو

بھی پسند کرے گی سب سے منفرد اور اچھا ہی کرے گی"۔۔۔شائلہ مان بھرے لہجے میں بولیں۔جبکہ سدرہ کے دماغ میں عمر کی باتیں گونجیں مگر وہ صرف عمر کا اظہار تھا سدرہ اس سب میں انوالوڈ نہیں تھی۔اس کے دل میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔

"نہیں امی!۔۔۔میں نے اس سب کے متعلق کبھی سوچا ہی نہیں!۔۔۔مجھے یقین ہے کہ بابا اور آپ کی پسند منفرد ہو گی"۔۔۔سدرہ عاجزی سے بولی۔

"مگر بیٹا دیکھ لو!۔۔۔بالفرض کل کو بات طے ہوتی ہے تو کیا گاؤں میں تم ایڈجسٹ کر لو گی"۔۔۔شائلہ بیگم اب کہ اپنا خدشہ بیان کرتی بولیں جس پر سدرہ مسکرا دی۔

"امی آپ جانتی ہیں!۔۔۔سب سے اہم چیز کیا ہوتی ہے زندگی میں"۔۔۔چند لمحے کو ٹھہری پھر رکی سانس ہوا کے سپرد کی اور بولی۔

"عزت،مان، بھروسہ اور سکون!۔۔۔یہ آپ کو جس جگہ بھی میسر ہو گا آپ اس جگہ خود بخود کھینچتے چلے جائیں گے۔پھر وہ چاہے گاوں ہو یا شہر!"۔۔۔۔سدرہ کی باتیں شائلہ بیگم کی تشویش کو کم کرنے کے لئے کافی تھیں۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ میری بیٹی اتنی سمجھدار ہو گئی ہے"۔۔۔۔شائلہ خوش ہوتی ہوئی بولیں۔

"امی بس یہ سب آپ ہی سے سیکھا ہے"۔۔۔۔سدرہ متبسم لہجے میں بولی۔

"کاش!۔۔۔وہ شیطانی آتما بھی کچھ سیکھ لیتی!"۔۔۔۔۔شائلہ یاسیت سے بولی جس پر سدرہ بے اختیار ہنس پڑی۔

www.novelsclubb.com

"امی سیکھ جائے گی وہ!ابھی بچی ہے"۔۔۔۔سدرہ مدافعانہ انداز میں بولی۔

"اسی امید پر تو دنیا قائم ہے میری بچی"۔۔۔۔۔شائلہ بھی اتنا کہہ کر مسکرا دی۔

حویلی میں جشن کا سماں برپا تھا۔پر طرف شادیانے بج رہے تھے۔جبکہ جواد اس قدر شور شرابے پر آنکھیں ملتا اٹھ کھڑا ہوا۔سب سے آخری کمرہ سونے کے لئے منتخب کرنے کے باوجود بھی وہ اس ہنگامے کی زد میں آچکا تھا۔نیند تو اب اڑ ہی گئی تھی تو کیوں نا بستر سے بھی اٹھ جاتا وہ۔کمفرٹر ہٹاتا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اک نگاہ گھڑی پر دوڑائی۔گھڑی نو کا ہندسہ دے رہی تھی۔منہ کے زاویے بگاڑتا وہ کمرے سے شب خوابی کے لباس میں ہی باہر نکلا۔سامنے ہی حوریہ بیگم ملازموں کو ہدایات دیتی نظر آرہی تھیں۔

"امی جان یہ سب کیا ہے؟اتنی صبح صبح شور مچا رکھا ہے آپ لوگوں نے"۔۔۔۔جواد بے زار لہجے میں بولا۔

"بیٹا جی ہمدان کی شادی ہے اور آپ کے چچا اور ان کے گھر والے آج کے ناشتے پر مدعو ہیں!۔۔۔بس اسی لئے شور مچا ہوا ہے"۔۔۔۔حوریہ بیگم تفصیل سے آگاہ کرتیں ایک مرتبہ پھر ملازموں کو ہدایات دینے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"لیکن یہ ڈی جے کیوں یہاں بلا رکھا ہے"۔۔۔۔جواد ناگواری سے بولا۔

"بیٹا شاہوں کے پتر کی شادی ہے!۔پورے گاؤں کو پتا لگنا چاہیئے نا"۔۔۔۔اب کہ عقب میں سے یہ بات کہنے والے خود سجیل شاہ تھے۔جو داخلی راہداری سے چلتے ہوئے آرہے تھے۔ان کے ساتھ ہی ہمدان اور زینیا بھی تھے۔زینیا کل شام ہی کی طرح تیار تھی جس پر جواد کو ایک مرتبہ پھر سے ناگواری نے آن گھیرا جس کا اندازہ زینیا بخوبی لگا سکتی تھی۔مگر اس ناگواری کی وجہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

"یہ بات تو ویسے ہی سب بخوبی جانتے ہیں کہ شاہوں کے بیٹے کی یہ دوسری شادی ہے"۔۔۔۔جواد اب کہ طنزیہ انداز میں بولا جس پر سجیل شاہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا۔

"اور ایسی خوشیاں غالبا پہلی شادی کی بار ہی جچتی ہیں!۔۔۔نا کہ دوسری!۔۔۔وہ بھی پہلی بیوی کو ذلیل و رسوا کر کے"۔۔۔۔طنز میں بجھے تیر تھے جو بے دریغ جواد

چلا رہا تھا۔اچانک سے ہی فضا گھٹن زدہ ہو گئی تھی۔ سجیل شاہ کی ساری شوخی ہوا ہو چکی تھی۔

"کم آن جے ڈی!۔۔۔تم جانتے تو ہو کہ یہ یہاں کی روایات میں سے ہے!۔۔۔اور پھر ہمارا مذہب بھی تو اس بات کی اجازت دیتا ہے"۔۔یہ بولنے والی اب کہ زینیا تھی جس پر جواد نے سر سے پیر تک اس کو طنزیہ نگاہوں سے گھورا۔

"دین دونوں میں انصاف کرنے کی ہدایات بھی دیتا ہے!۔۔۔اپنی محدود سی انفارمیشن میں یہ اضافہ بھی کر لیں"۔۔۔جواد زینیا کو گھورتا ہوا بولا جبکہ ہمدان اس تمام عرصے میں خاموش تھا۔

www.novelsclubb.com

"جے ڈی میری جان!۔۔۔تم پریشان مت ہو میں تمہاری دونوں بھابھیوں کو سنبھال لوں گا"۔۔۔۔ہمدان اب کہ بحث ختم کرنے کی خاطر بولا۔

"لیٹس سی!۔۔۔میں ذرا فریش ہوں لوامی!۔۔۔آپ لوگ ناشتہ کریں"۔۔۔ہمدان کو جواب دیتا جواد آخر میں حوریہ بیگم کو مخاطب کرتا وہاں سے

چلا گیا جبکہ زینیا اور سجیل شاہ اس ہتک پر اب تک نالاں تھے۔ مگر مصلحت کی خاطر خاموش تھے۔

"چلئے آئے ناشتہ کرتے ہیں ٹھنڈا ہو رہا ہے!"۔۔۔یہ کہنے والے مبین شاہ تھے جو ابھی ابھی منظر میں شامل ہوئے تھے۔

سجیل شاہ کی حویلی میں آیا جائے تو ہر طرف برقی قمقموں سے روشن دکھائی دیتی تھی۔ سر شام ہی برقی قمقمے روشن کر دیئے جاتے اور صبح صادق تک جلتے رہتے۔ حویلی کے ہر کونے پر پھولوں کی سجاوٹ کی گئی تھی۔ جہاں پھول اپنی خوشبو بکھیر کر ماحول کو تراوٹ بخش رہے تھے وہیں راہداری میں سے گزر کر حویلی کے وسط میں موجود سرمئی و سفید رنگ کے کمرے میں داخل ہو تو پھولوں کی تراوٹ کمرے کے ماحول کے باعث سوگواری میں بدل گئی تھی۔

"آپا جان آپ بتائیے کہ میرا کیا قصور ہے!۔۔۔میں کیا وارث نا دے سکی تھی ہمدان شاہ کو جو وہ یوں مجھ سے بے گانہ ہو رہے ہیں"۔۔۔۔۔بسماء شکایتی لہجے میں اپنی گود میں موجود اپنے ایک سالہ بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولی۔جس پر سنبل نے تاسف سے سر جھٹکا۔

"بسماء یہ سب اس حویلی کی روایات میں سے ہے!۔۔۔میں اور تم اس معمالے میں بے بس ہیں!۔۔۔میری حیثیت تو تم پر خود ہی واضح ہے!"۔۔۔۔سنبل یاسیت بھرے لہجے میں بولی۔

"مجھے ایسا لگتا تھا کہ امی جان اس حویلی کو وارث نا دے سکیں شائد اس لئے بابا نے دوسری شادی کی!۔۔۔لیکن میں غلط تھی!۔۔۔یہ سب ایک پری پلینڈ منصوبہ ہوتا ہے،، جس کو خود ساختہ روایت کا نام دے کر نجانے کتنی لڑکیوں کی حق تلفی کرتے ہیں یہ لوگ"۔۔۔۔سنبل تنفر سے بولی۔

"مجھے پہلے سمجھ نہیں آتی تھی کہ آنی آخر کیوں اتنی ڈبریسڈ رہتی تھیں!۔۔۔مگر اب سمجھ میں آرہا ہے سب کچھ"۔۔۔۔بسماء گود میں سورہے ارحم کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اسی لئے وہ منع کرتی تھیں ماموں کو!۔۔۔کہ بسماء کو اس جہنم میں مت دھکیلیں!۔۔۔اور ماموں جان نے بھی بابا سے کڑوڑوں روپے کا قرضہ لے کر اپنے ہاتھ ان کو دے دیئے تھے!۔۔۔اور ان کے لئے تو بس اتنا کافی تھا کہ ان کی بیٹی ایک اونچے گھرانے میں رہے گی!"۔۔۔۔۔سنبل متاسف دکھائی دیتی تھی۔لہجے سے کرب ہر طور پر عیاں تھا۔

www.novelsclubb.com

"مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ حویلی اک سراب ہے!۔۔۔۔جو دور سے خوشنما دکھائی دیتا ہے اور قریب جانے پر ریت کے سواء کچھ نہیں!اور ریت بھی کبھی سکون مہیا کر سکی ہے کیا"۔۔۔۔۔سنبل استفہامیہ انداز میں بولی۔

"لیکن ہمدان نے تو مجھ سے کہا تھا کہ ان کو میں ایک ہی کافی ہوں!۔۔۔اور ابھی ہماری شادی کو دو سال کا عرصہ ہی ہوا ہے اور وہ دوسری شادی کرنے چلے ہیں"۔۔۔۔بسماء ہنوز صدمے میں تھی۔بات بھی کونسا چھوٹی تھی۔اس پر ستم شکوہ تک نا کر سکتی تھی۔ابھی وہ دونوں محو گفتگو تھیں جب ہمدان کمرے میں داخل ہوا۔تو سنبل نے اس کی جانب دیکھنا تک گوارہ نا کیا اور کمرے سے واک آؤٹ کر گئی۔جبکہ بسماء نے اک شکوہ کناں نگاہ ہمدان پر ڈالی اور پھر ارحم کو تھپکنے لگی جس کی نیند میں خلل پڑ رہا تھا۔

"بسماء"۔۔۔۔دھیمی آواز میں اس کا نام پکارا جس کا اشارہ تھا کہ وہ اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہے۔جس پر بسماء ارحم کو بیڈ پر لٹاتی خود اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی فرمائیں"۔۔۔۔۔لیا دیا سا جواب آیا۔

www.novelsclubb.com

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ شادی خاندانی روایات کے باعث کرنا میری مجبوری ہے!۔۔۔لیکن میں تمہاری حق تلفی کبھی نہیں کروں گا!۔۔۔اور تم بھی سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرنا"۔۔۔۔ہمدان اتنا کہہ کر چند ثانیے خاموش ہوا۔

"شہناز میری خالہ زاد ہے اور اس کے ساتھ میری منگنی بچپن میں ہی ہو گئی تھی مگر میرا رجحان تمہاری طرف تھا!۔۔۔اور یقین جانو میں تم سے دستبردار قطعی نہیں ہوں گا"۔۔۔۔۔ہمدان اب کہ بسماء کے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔

"آپ میری حق تلفی تب ہی کر چکے تھے جب آپ نے میرے علاوہ کسی دوسری عورت کو اپنا نام دینے کا سوچا تھا"۔۔۔۔بسماء بھرائے لہجے میں تنفر سے بولی۔

"اور مرد کبھی بھی مجبور نہیں ہوتا ہے ہمدان علی شاہ!۔۔۔کبھی بھی نہیں!۔۔۔۔یہ روایات صرف ایک کوور اپ ہیں!۔۔۔باقی تو نعیم شاہ کی اکلوتی بیٹی شہناز کی جائیداد کا حصول ہی حقیقت ہے"۔۔۔۔بسماء اتنا کہہ کر وہاں سے جانے کے لئے مڑی لیکن رکی اور ہمدان کو کالر سے پکڑ کر غرائی۔

"آپ مجھ سے دستبردار نہیں ہوں گے نا!۔۔۔۔ مگر بسماء یوشع آپ کی محبت سے دستبردار ہو چکی ہے!۔۔۔۔ سمجھوتے کا لفظ میری لغت میں نہیں ہے"۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ رکی نہیں اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ پیچھے ہمدان کی سماعتوں میں ابھی تک اس کے الفاظ گردش کر رہے تھے۔اک نظر پلنگ پر سوئے ارحم کو دیکھا اور بوجھل سانس ہوا کے سپرد کی۔

"یہ سب ٹھیک نہیں ہے!۔۔۔دل دکھانا تو گناہ کی بات ہے"۔۔۔دل نے اک دہائی دی۔ جس کی دماغ نے فوری نفی کی۔

"اب بہت دیر ہو چکی ہے"۔۔۔اور یہی چیز ان سب کی زندگیوں میں اک اندیکھی دلدل بنا رہی تھی۔

سرخ و سنہرے رنگ کے امتزاج سے بنے لہنگے میں وہ اپنی مکمل تیاری لئے آئینے کے سامنے کھڑی اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔دکھنے میں وہ کوئی اپسرا ہی معلوم ہوتی

تھی۔اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت داخل ہوئیں۔وہ ہلکے آسمانی رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھیں۔دوپٹہ سر پہ ٹکائے، کندھوں پہ شال اوڑھے وہ اپنی عمر کے مطابق گریس فل لگ رہی تھیں۔ان کے چہرے پر فکر کی پرچھائیاں واضح تھیں۔

"شہناز بیٹا!۔۔۔ابھی بھی وقت ہے،اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لو!۔۔۔یہ نا ہو کل کو پچھتانا پڑے تمہیں"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم فکر مندی سے بولیں۔اس کے برعکس شہناز کے چہرے پر طمانیت کا بسیرا تھا۔

"امی آپ جانتی ہیں نا!۔۔۔کہ جس چیز سے میری وابستگی ہو جائے میں پھر اس کو چھوڑتی نہیں ہوں"۔۔۔۔۔شہناز مستفسر تھی۔

"اور ہمدان سے تو میری نسبت بچپن کی تھی!۔۔۔۔جس کے رستے میں سجیل شاہ حائل ہوا!۔۔۔مگر اب قسمت مجھ پر مہربان ہے تو میں کیوں نافائدہ اٹھاوں"۔۔۔۔شہناز سجیل شاہ کا ذکر کرتے ہوئے متنفر دکھائی دیتی تھی۔

"مگر اس کا ایک بچہ بھی ہے!۔۔۔اور بیوی بھی جوان ہے،۔۔۔۔کہیں اس کا دل نا تم سے پھر جائے"۔۔۔۔۔فاخرہ پریشان دکھائی دیتی تھیں۔

"امی اگر اس کی پہلی بیوی میں اتنے گٹس ہوتے تو وہ کبھی بھی مجھ سے شادی کرنے پر راضی نا ہوتا!۔۔۔۔عورت پر دوسری عورت تب ہی مسلط کی جاتی ہے جب وہ اپنی جگہ اپنی مرضی سے چھوڑتی ہے"۔۔۔۔۔شہناز اپنی ماتھا پٹی کو ہاتھ کی مدد سے درست کرتی ہوئی بولی۔اور یہ بات تو سچ تھی کہ بسماء یوشع ہمدان شاہ کی محبت سے خود دستبردار ہوئی تھی۔اپنے حق کے لئے لڑی نہیں تھی۔

"مگر میری بچی تم نہیں جانتی کہ اس شادی کے پیچھے کی اصل وجہ کیا ہے!۔۔۔سجیل شاہ کیونکر تمہیں اب اپنی بہو بنانے کے لئے راضی ہوئے ہیں"۔۔۔۔فاخرہ بیگم دل میں سوچ کر رہ گئیں۔

"امی آپ یہی سوچ رہی ہیں نا کہ میں کچھ نہیں جانتی!۔۔۔افسوس!۔۔۔کاش میں کچھ بھی نا جانتی ہوتی"۔۔۔۔۔شہناز نے بھی اپنی ماں کے متفکر چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے سوچا۔

"امی!۔۔۔ابو اگر آج یہاں ہوتے تو کتنا خوش ہوتے نا!۔۔۔۔شہناز اپنی ماں کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بولی۔

"ہاں!۔۔۔۔شائد"۔۔۔۔فاخرہ نے غائب دماغی سے جواب دیا جبکہ شہناز نے بوجھل سانس خارج کی۔بسا اوقات یہ سانسیں ہی ہم پر بہت بھاری پڑتی ہیں، جن کے بوجھ تلے ہم دبنے لگتے ہیں،اس بات کا اندازہ اب ہونا شروع ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسماعیل شاہ اپنے اہل وعیال کے ہمراہ مبین منزل پہنچ چکے تھے۔صالحہ قدرے پرجوش دکھائی دیتی تھی۔

"واو!۔۔۔بابا یہ کتنی بڑی حویلی ہے!۔۔۔۔آپ کی بہن کا گھر تو بہت بڑا ہے"۔۔۔۔صالحہ اپنے سامنے حد نگاہ تک پھیلی عمارت کو دیکھتے ہوئے مسحور کن انداز میں بولی۔

"جی بیٹا!۔۔۔ان کا دل اس سے بھی بڑا ہے"۔۔۔۔۔اسماعیل بھی مسکراتے ہوئے بولے۔

"پر دل بڑا ہو نا تو بیماری ہوتی ہے نا بابا"۔۔۔۔صالحہ ماتھے پر ہاتھ رکھتی سوچنے والے انداز میں بولی جس پر شائستہ بیگم نے اس کو گھورا۔

"ایک بات میری یاد رکھ لو صالحہ!۔۔۔یہاں پر کوئی الٹی سیدھی بات، یا اوٹ پٹانگ حرکت کی تو مجھ سے اچھے رویے کی امید مت رکھنا"۔۔۔۔۔شائستہ بیگم کڑے لہجے میں بولیں۔وہی کسی کے گھر مہمان جاو تو امیوں کی نصیحتیں!۔۔۔صالحہ نے دل میں سوچا۔

"ارے شائستہ !۔۔۔بچی ہے مذاق کر رہی ہے کچھ نہیں ہوتا"۔۔۔۔اسماعیل صاحب ماحول گرم ہوتا دیکھ کر بولے۔

"بچی نہیں ہے !۔۔۔پورے بیس سال کی ہو گئی ہے یہ، !۔۔۔اور عقل اس کے ٹخنوں میں ہے"۔۔۔۔شائستہ بیگم کڑے تیور لئے بولیں۔

"امی محاورہ تو کم سے کم ٹھیک بول لیا کریں !۔۔۔۔۔گھٹنوں میں ہوتا ہے"۔۔۔۔۔صالحہ کسی بھی نصیحت کا اثر لئے بغیر بولی۔

"تمہاری عقل کی بات ہو رہی ہے بیٹا !۔۔۔۔تو وہ ٹخنوں میں ہی پائی جائے گی"۔۔۔۔شائستہ بیگم اب کہ مسکرا کر بولیں جس پر صالحہ دانت پیس کر رہ گئی۔

"اچھا نا بس کریں آپ دونوں !۔۔۔۔ہم صدر دروازے پر پہنچ گئے ہیں، پھوپھو بھی آ رہی ہیں سامنے سے !۔۔۔۔!اپنی ولڈ وار تھری بعد میں لڑ لیجئے گا"۔۔۔۔سدرہ ان کی بے تکی بحث سے زچ آتی بولی۔ جس پر خاموشی کا راج ہوا۔

"ماشااللہ کتنی بڑی ہو گئی ہو تم دونوں!۔۔۔آخری بار جب دیکھا تھا بالکل چھوٹی بچیاں تھیں تم لوگ"۔۔۔۔۔حوریہ بیگم پرجوش لہجے میں سدرہ اور صالحہ کو دیکھتے ہوئے بولیں جس پر وہ دونوں بھی مسکرا دیں۔

"اور شمائلہ تمہارا کیا حال ہے!۔۔۔اتنے سالوں میں بالکل بھی نہیں بدلی ہو!۔۔۔پہلے دن کی طرح خوبصورت اور اسمارٹ ہو"۔۔۔۔حوریہ خوشدلی سے شمائلہ سے گلے ملتے ہوئے بولی۔

"یہ تو آپ کا حسن نظر ہے آپا!۔۔۔وگرنہ گردش ایام کی گرد تو سب پر پڑتی ہے"۔۔۔۔شائستہ اپنی تعریف پر جھینپتی ہوئی بولیں۔

www.novelsclubb.com

"بھائی تو کسی کو یاد ہی نہیں ہے!۔۔۔نند بھابھی کی باتیں جاری ہیں بس"۔۔۔۔اسماعیل شاہ مصنوعی خفگی سے بولے۔

"ارے میرا سوہنا ویر!۔۔۔۔تیری راہ ہی تو تک رہی تھی اب تک میں"۔۔۔۔حوریہ بیگم اسماعیل شاہ کا ماتھا چومتی بولیں۔

"اب آپ کیا ہمیں دروازہ پر ہی اسٹے کروائیں گی پھوپھو"۔۔۔۔یہ کہنے والی صالحہ تھی جس پر شائستہ بیگم نے اس کو گھوری سے نوازا۔

"نہیں میرا بچہ!۔۔۔۔چلو اندر باقی سب بھی تم لوگوں کا انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔یہ کہہ کر حوریہ بیگم ان کو اندر کی جانب لے کر بڑھیں۔

بلند و بالا عمارت کے ویٹنگ ایریا میں کئی امیدوار اپنی اپنی باری کا انتظار کرتے دکھائی دیتے تھے۔

ان میں سے ایک جانا پہچانا چہرہ زیان لغاری کا تھا جس کے ماتھے پر سردی کے باوجود ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔گھبراہٹ،رائیگاں جانے کا خوف،رد ہو جانے کی تکلیف نجانے کتنی سوچیں اس کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں۔جبکہ انٹرویو آفس میں نظر دوڑائی جائے تو ورک ٹیبل دکھائی دے گی۔جس پر اک جانب لیپ ٹاپ اور دوسری جانب پینسل،بال پوائنٹس،پڑی ہوئی تھیں۔کمرے میں داخل

ہونے پر اندر والے کو سب سے پہلے دیوار پر ٹنگی پینٹنگ نظر آتی تھی جو سیاہ و نیلے رنگ کے امتزاج سے بنائی گئی تھی۔ پاور سیٹ پر بیٹھے نوجوان کے چہرے سے سنجیدگی چھلکتی تھی۔ ایسی سنجیدگی جو سامنے والے کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا دے۔ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے وہ تمام لوگ جو باہر بیٹھے تھے ان کی حرکات کا مشاہدہ کر رہا تھا۔

"مستقیم!۔۔۔زیان احمد لغاری کو بھیج دو!۔۔۔۔باقی سب کو فارغ کر دو!۔۔۔۔اور ہاں اس کو ابھی ہمارے حتمی فیصلے کے متعلق مت بتانا"۔۔۔۔۔وہ شخص تحکم سے کہتا سیدھا ہو بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے سر"۔۔۔وہ شخص اتنا کہتا باہر نکل گیا۔ اور سامنے موجود زیان احمد لغاری کو ایک نظر دیکھا۔ تھوڑی گھبرائی شکل مگر ذہین سیاہ آنکھیں۔

"زیان احمد لغاری!۔۔۔۔اٹس یور ٹرن ناو"۔۔۔۔اپنے نام کی پکار پر زیان ٹائی کی ناٹ سیدھی کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی باقی سب کو مخاطب کیا۔

"لیسن ایوری ون !۔۔۔یہ آج کا لاسٹ انٹرویو ہے !۔۔۔آپ سب جا سکتے ہیں، باقیوں کو پھر کال کر دی جائے گی"۔۔۔۔ مستقیم تحکم سے کہتا راہداری میں سے تیزی سے غائب ہو گیا۔

"اب پتا نہیں دوبارہ کب موقع ملے گا"

"نجانے بلائیں گے بھی یا نہیں"

"کتنی مشکلوں سے ایک نوکری کی آس لگی تھی"

اور اسی طرح کے کئی جملے کاریڈور کی فضا میں گردش کر رہے تھے۔

جبکہ اس سیاہ و نیلے رنگ والی پینٹنگ والے آفس میں آیا جائے تو زیان اور وہ دوسرا شخص آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

"جی تو آپ ہیں مسٹر زیان احمد لغاری"۔۔۔۔گھمبیر مردانہ آواز نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا۔

"یس سر!"۔۔۔زیان نے بھی دو لفظی جواب دے کر چپ سادھ لی۔

"آپ سے چند ایک سوالات پوچھوں گا!۔۔۔بنا گھبرائے سوچ سمجھ کر صحیح جواب دیجئے گا"۔۔۔۔سنجیدہ سا حکمیہ لہجہ تھا۔

"اس سب سے پہلے میں اپنا تعارف کروادوں!۔۔۔میرا نام باسط علی شاہ ہے!۔۔۔۔علی اینڈ سنز کمپنی کا سی ای او"۔۔۔۔کیا رعب تھا کیا دبدبہ تھا۔مگر وہ کیا سوالات کرنے والا تھا یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔وقت ہی آپ کی قسمت طے کرتا ہے۔کب، کہاں، کیسے اور کیوں!۔۔۔ان سب سوالات کے جوابات سوائے وقت کے آپ کو کوئی نہیں دے سکتا ہے۔

سر شام ہی حویلی کے برقی قمقموں کو روشن کر دیا گیا تھا۔شادیانے بجائے جا رہے تھے۔

"صالحہ،سدرہ تم لوگ تیار ہو تو جلدی سے باہر آجاو"۔۔۔۔۔شائستہ بیگم اپنی شال کندھوں پر درست کرتے ہوئے بولیں۔

"جی امی تیار ہوں میں!۔۔۔چلو صالحہ جلدی کرو یار اور کتنی دیر لگانی ہے!"۔۔۔ سدرہ آئینے کے سامنے کھڑی صالحہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔جو کہ ریڈ لپ اسٹک ہونٹوں پر لگا رہی تھی۔

"صالحہ تمہیں کتنی مرتبہ سمجھایا ہے!۔۔۔ریڈ کلر کی لپ اسٹک مت لگایا کرو"۔۔۔۔۔سدرہ دبی آواز میں غصے سے بولی۔

"آپی یار تم چپ کر جاو!۔۔۔کچھ فیشن سینس بھی ہوتی ہے جس سے تم بالکل عاری ہو"۔۔۔صالحہ سدرہ کی بات ہوا میں اڑاتی بولی۔جبکہ سدرہ نفی میں سر ہلاتی باہر کو چل دی۔

"کیا ہوا صالحہ کدھر ہے؟"۔۔۔شائستہ بیگم صالحہ کو یوں اکیلے دیکھ کر مستفسر ہوئیں۔"وہ آرہی ہے آپ چلیں"۔۔۔سدرہ اتنا کہتی اپن شال دونوں کندھوں پر درست کرتی شائستہ بیگم کے قدموں کے ساتھ قدم ملانے لگی۔

"ان کو کیا پتا!۔۔۔ریڈ کلر ہی آپ کی پہچان بناتا ہے"۔۔۔صالحہ اپنی شال اٹھاتی ایک کندھے پر ڈالتی بالوں کو دوسرے کندھے پر ڈالتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔چند قدم راہداری میں چلنے کے بعد ہی اس شائستہ اور سدرہ نظر آگئی۔

"امی جان!ذرا آرام سے اتنی بھی کیا جلدی ہے"۔۔۔صالحہ کی شوخ و چنچل آواز عقب سے ابھری جبکہ ارد گرد گزرتے نوکر بھی اس منچلی لڑکی کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔جس کا ہر انداز نرالا تھا۔

"تم ہمیشہ پیچھے رہ جاتی ہو!۔۔۔تمہاری یہ عادت کبھی نہیں جائے گی"۔۔۔۔شائستہ بیگم نے متاسف لہجے میں کہا۔

"امی ایسا مت کہا کریں!۔۔۔میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہر گز نہیں ہوں"۔۔۔۔صالحہ برا مناتی ہوئی بولی۔

"اور میں نے تم سے کہا تھا کہ بال مت کھولنا!۔۔۔پھر بھی تم بال کھولے ہیں!۔۔۔تضاد اس پہ ریڈ لپسٹک"۔۔۔۔شائستہ اب کہ اس کی تیاری کو تکتے ہوئے بولیں جس پر صالحہ نے ان ہی کی نقل کرتے ہوئے منہ کے زاویے بگاڑے۔

www.novelsclubb.com

"امی میں روز روز تھوڑی ایسے تیار ہوتی ہوں!۔۔۔۔کبھی کبھار بال کھولنے سے کچھ نہیں ہوتا ہے"۔۔۔۔صالحہ لاپرواہی سے بولی۔چلتے چلتے باتوں کے دوران وہ لوگ احاطے میں پہنچ چکے تھے جہاں سب مہمان اکٹھا تھے۔

یہ سب چہرے صالحہ اور سدرہ کے لئے نئے تھے مگر شائستہ ان سب سے بخوبی واقف تھیں۔

شادی کے سارے انتظامات مبین منزل میں ہی کئے گئے تھے کیوں کہ یہ شاہوں کا آبائی گھر تھا۔

"شائستہ ادھر آو تم میرے پاس!۔۔۔۔ تمہیں کچھ لوگوں سے ملوانا ہے"۔۔۔۔۔ حوریہ بیگم شائستہ کو اپنے ساتھ لے گئیں۔ جبکہ پیچھے صالحہ اور سدرہ اکیلی رہ گئیں۔

"لڑکیو!۔۔۔ کیا ہو رہا ہے یہاں پر"۔۔۔۔ عقب سے شائستہ کی آواز ابھری جس پر ان دونوں نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا۔ وہ پچیس سالہ خوش شکل لڑکی تھی جو سرخ و سبز رنگ کے لباس میں ملبوس تھی۔ سیاہ شال کندھوں پر ڈالے وہ جاذب نظر دکھائی دیتی تھی۔

"کچھ نہیں شائستہ آپا!۔۔۔فی الحال تو دلہا دلہن کا انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔۔یہ کہنے والی صالحہ تھی جس پر شائستہ مسکرا دی۔

"فکر مت کرو وہ لوگ آتے ہی ہوں گے!۔۔۔۔چلو آؤ تم لوگوں کو اپنی باقی کزنز سے ملواوں"۔۔۔۔شائستہ رسانیت سے کہتی ان دونوں کو ساتھ لے گئی۔

جبکہ دوسری جانب حوریہ بیگم خوشدلی سے اپنی بھابھی یعنی شائستہ بیگم کا تعارف کروا رہی تھیں۔

"اچھا تو یہ تھی وہ شہر کی لڑکی جس کے پیچھے اسماعیل شاہ نے وڈیرے شاہ سے ٹکر لی تھی"۔۔۔۔عقب میں موجود اک انجانی عورت کا تبصرہ شائستہ بیگم کی سماعتوں میں پڑا۔

"ہاں بھئی!۔۔۔تبھی تو وڈے شاہ بیمار پڑ گئے تھے!۔۔۔۔بھئی سچ کہتے ہیں کہ عورت بھائی مروا دیتی ہے!۔۔۔باپ بیٹا چھڑوا دیتی ہے"۔۔۔۔۔ایک اور طویل تبصرہ تھا جس پر انہوں نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔پسند کی شادی کوئی گناہ تو

نہیں!۔۔۔جس کی راہ میں یہ لوگ حائل ہو جاتے ہیں۔اور ان کو کون بتلائے کے وڈیرے شاہ مان چکے تھے ان دونوں کے رشتے کے لئے بالآخر!۔۔۔کن کن کو سمجھاتیں وہ!۔۔۔۔کس کس کا منہ بند کرواتیں وہ۔سو ضبط کرنا ہی مناسب سمجھا۔جبکہ ان جملوں کی بازگشت حوریہ بیگم کی سماعتوں میں بھی پڑ چکی تھی اور شائستہ کی مارے ضبط کے بھینچی ہوئی مٹھیاں وہ دیکھ سکتی تھیں۔

"شبانہ بہت افسوس ہوا سن کر کہ تمہاری بہو گھر کے کام کاج میں تمہارا ہاتھ نہیں بٹاتی ہے!۔۔۔اچھے گھرانوں کی لڑکیوں کو یہ باتیں زیب نہیں دیتی ہیں"۔۔۔۔حوریہ بیگم ان میں سے ایک عورت کو مخاطب کرتی ہوئی بولیں جس کی زبان کو فوری طور پر بریک لگ گئی۔اور چہرے کے تاثرات مضحکہ خیز دکھائی دینے لگ گئے۔

"اور شبنم باجی!آپ کا سن کر بھی بڑا افسوس ہوا۔۔۔کہ آپ کی بہو بھی آپ کے بیٹے کو لے کر شہر شفٹ ہو گئی اور تمہیں اس بڑھاپے میں بھی دوسری بہو کی

www.novelsclubb.com

خدمتیں کرنی پڑتی ہیں"۔۔۔۔۔کیا لہجہ تھا۔۔۔ان کا۔۔۔کیا افسوس کیا تھا انہوں نے۔ابھی وہ مزید کچھ کہتیں باقی خواتین خود بخود وہاں سے کھسک گئیں۔جبکہ شبنم اور شبانہ بھی اپنا سامنہ لے کر پلٹ گئیں۔

پھر حوریہ بیگم شائستہ کی جانب مڑیں اور اس کے سرخ چہرے کو دیکھا۔اور ان کی آنکھیں۔۔۔جو نم تھیں۔اظہار تشکر سے۔۔۔وہ مسکرا پڑیں۔

"لوگوں کی باتوں پر خود کو اذیت مت دیا کرو شائستہ!۔۔۔ان کو منہ توڑ جواب دیا کرو!۔۔۔تم اس گاوں کے سردار کی بڑی بہو ہو!۔۔۔۔ان کی اتنی ہمت نہیں ہونی چاہیئے کہ تم پر انگلی اٹھائیں"۔۔۔۔۔حوریہ بیگم اب کہ نصیحت کرنے والے انداز میں بولیں جس پر شائستہ کو بھی ان پر ٹوٹ کر پیار آیا۔وہ ہمیشہ بڑی بہن کے پیار کو ترسی تھیں اور آج ان کو وہ پیار اور بہن کا مان حوریہ بیگم کی صورت میں مل گیا تھا۔

"اور تم مجھے بہت پیاری ہو!۔۔۔ تبھی تو اپنی بیٹی کا نام بھی تمہارے نام پر رکھا ہے تاکہ وہ بھی تمہاری طرح خوبصورت اور طرحدار نکلے"۔۔۔۔۔ حوریہ بیگم محبت آمیز لہجے میں بولیں۔

"اچھا چلو اب باقی لوگوں سے بھی مل لیں"۔۔۔۔۔ شائستہ کے چہرے کے نارمل تاثرات دیکھ کر حوریہ بیگم بولیں جس پر وہ بھی اثبات میں سر ہلا گئی۔

زیان شام گزرے گھر واپس لوٹا تھا جس پر صغری بیگم جو اس کے انتظار میں لاونج میں موجود صوفے پر بیٹھی ہوئیں تھیں فوری طور پر اس کی جانب لپکیں۔

"اتنی دیر لگا دی تم نے بیٹا!۔۔۔ کب سے تمہاری راہ تک رہی ہوں میں"۔۔۔۔۔ صغری بیگم متفکر دکھائی دیتی تھیں۔

"امی بس وہ انٹریو دینے گیا تھا تو انہوں نے ہی شام تک روکے رکھا"۔۔۔۔۔زیان تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

"ناجب میں کہتی ہوں کہ اپنے ابا کی دکانیں سنبھال!۔۔۔ان کا کرایہ کیا تھوڑا ہے گزر بسر کرنے کو!۔۔۔تجھے موا نوکری کی پڑی ہوئی ہے"۔۔۔۔۔صغری بیگم خفا دیکھائی دیتی تھیں۔

"امی میں دکانوں کے لئے بھی وقت نکالتا ہوں اور نوکری کرنا میرا خواب ہے!۔۔۔اور پھر تجربہ حاصل کر کے اپنا بزنس سیٹ کرنا"۔۔۔۔زیان اب کہ تھوڑا پر عزم دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مگر میرا پتر!۔۔۔نوکری ملنا کونسا آسان کام ہے"۔۔۔۔صغری بیگم بھی کہاں اتنی جلدی ماننے والی تھیں۔

"امی مجھے نوکری مل گئی ہے وہ بھی کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر کی"۔۔۔۔زیان اب کہ ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر چوم کر بولا جس پر صغری بیگم متحیر سی رہ گئیں۔

"واہ!۔۔۔ بھئی۔۔۔نوکری مل گئی اور خالی منہ اٹھا کر گھر آ گئے ہو تم"۔۔۔۔نائمہ جو ابھی ابھی کچن سے نکلی تھی زیان کو یوں خالی ہاتھ دیکھ کر بولی۔

"ایک بات بتاؤ آپا تم مجھے!۔۔۔۔ہر وقت گھر پر ہی رہتی ہو یا ہاسپٹل بھی جاتی ہو"۔۔۔۔زیان نائمہ کے طنز پر اسی کو طنز کرتا بولا۔

"بات مت گھماوزی بیٹا!۔۔۔میں اپنے ڈیوٹی آورز پورے کر کے ہی آتی ہوں!۔۔۔اور ایک تم ہو جو دن بدن کنجوس ہوتے جا رہے ہو"۔۔۔۔۔نائمہ دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر بولی۔

"ارے بابا!۔۔۔لایا ہوں۔۔۔کیا ہو گیا ہے!۔۔۔اظہر چچا وہ مٹھائی کا ڈبہ لائیے گا"۔۔۔۔گارڈ کو آواز لگاتا زیان اب نائمہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"اماں!۔۔۔آپا کے سر میں سفید بال تو اب سامنے ہی نظر آنے لگ گئے ہیں، بہت جلد نظر کا چشمہ بھی لگ جائے گا۔۔۔اس سے پہلے جھریاں پڑنا شروع ہوں ان کی

شادی کر دیں"۔۔۔۔زیان محظوظ کن لہجے میں بولا جبکہ نائمہ اپنی اس قدر تعریف پر انگشت بدنداں کھڑی رہ گئی۔

"ہاں!۔۔۔ایک دو رشتے آئے ہیں تیری بہن کے!۔۔۔کوئی مناسب لگتا ہے تو دیکھ کر بات کرتی ہوں"۔۔۔

صغری بھی متفکر سی بولیں۔

"امی میں جب تک اپنی اسپیشلائزیشن نہیں کر لیتی ہوں تب تک شادی کا نام بھی مت لیجئے گا!۔۔۔۔اور ابھی میں صرف چھبیس سال کی ہوں!۔۔۔یہ آپ کا ننھا منھا کاکا خود اپنا بیاہ رچانے کے چکروں میں ہے"۔۔۔۔نائمہ بھی حساب بے باق کرتی بولی۔

"ارے لڑکی چھبیس سال کی ہو گئی ہے تو!۔۔۔اور ایک میں تھی جس کو تیرے نانا نے سولہ سال کی عمر میں بیاہ دیا تھا"۔۔۔۔۔صغری بیگم بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھیں۔

"وہ دراصل شناختی کارڈ پر غلطی سے آپ کی عمر دس سال کم لکھوادی تھی نانا نے!"۔۔۔۔نائمہ پر سوچ لہجے میں بولی جس پر زیان کا بلند آواز قہقہہ سنائی دیا۔اور صغری بیگم کا جوتے کو جاتا ہاتھ اظہر چچا کی آمد کی وجہ سے اپنی جگہ لوٹ آیا۔

"آپا ویسے اتنا بھی سچ نہیں بولنا چاہیئے تھا تمہیں"۔۔۔۔زیان مٹھائی کا ڈبہ صغری بیگم کی جانب بڑھاتا ہوا بولا۔جس پر انہوں نے ڈبہ پرے دھکیل دیا۔

"کیسی بے ادب اولاد ملی ہے مجھے!۔۔ماں کا ادب لحاظ تو ختم ہو ہی گیا ہے!۔۔۔اوپر سے شوگر کی مریضہ ماں کو مارنے کا ارادہ کئے بیٹھا ہے یہ نکما۔۔۔۔ویسے ہی کہہ دو جان چھوڑ دوں تم لوگوں کی"۔۔۔۔صغری بیگم واویلا کرنے والے انداز میں بولیں جس پر زیان اور نائمہ دونوں نے دہل کر ان کی جانب دیکھا۔

"امی ہم تو بس مذاق کر رہے تھے!۔۔۔۔آپ ایسا تو مت کہیں!۔۔۔بابا کہ بعد اب صرف آپ ہی ہمارے پاس رہ گئی ہیں"۔۔۔۔نائمہ روہانسی سی بولی جبکہ زیان

نے بھی مٹھائی کا ڈبہ پرے رکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔اب مٹھائی کا ڈبہ بیچارا اپنا سا منہ لے کر اک کونے میں پڑا تھا اور یہ دونوں اپنے مذاق کی بھرپائی کر رہے تھے۔

شائلہ بیگم کھانے کی تیاری میں مصروف تھیں جب عمر کو نک سک سا تیار دیکھ کر حیران ہوئیں۔

"بیٹا ابھی صبح ہی تو آئے ہو تم!۔۔۔اتنی جلدی کہاں جا رہے ہو اب"۔۔۔۔وہ تھوڑی پریشان ہوئیں۔

"امی ادھر ہی ہوں میں!۔۔۔بس ایک دوست کی شادی ہے آج وہیں پر جا رہا ہوں میں"۔۔۔۔عمران کو تسلی دیتا بولا۔

"اچھا اچھا!۔۔۔کب تک واپس آو گے"۔۔۔۔۔شائلہ بیگم نے اگلا سوال داغا۔

"جی صبح تک واپس آجاوں گا میں"۔۔۔۔۔عمر سر کھجاتا بولا جس پر شائلہ بیگم نے اب کی بار نفی میں سر جھٹکا۔

"مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ تم پاکستان دوست کی شادی کے لئے آئے ہو!۔۔۔۔ناکہ ہم سے ملنے کے لئے"۔۔۔شائلہ بیگم دکھ سے بولیں۔

"اف او!۔۔۔میری پیاری امی جان۔۔۔میں بس صبح آجاوں گا اور صبح کا پورا دن آپ کے ساتھ گزاروں گا!۔۔۔وعدہ"۔۔۔۔عمران کو دونوں بازووں کے حلقے میں لیتا پیار سے بولا۔

"جانتی ہوں میں یہ سب ڈرامے تمہارے!۔۔۔صبح آو گے اور بارہ بجے تک سوئے رہو گے پھر کہو گے امی فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے"۔۔۔۔شائلہ بیگم سخت خفا دکھائی دیتی تھیں۔

"امی جان!۔۔۔۔ صبح آپ لوگوں کے لئے ایک سرپرائز بھی ہے!۔۔۔اور آپ مجھے جتنی جلدی جانے دیں گی اتنی جلدی میں واپس آؤں گا نا"۔۔۔ عمر لاڈ سے بولا۔

"اچھا!۔۔۔ چلو ٹھیک ہے!۔۔۔۔دھیان سے جانا!۔۔۔۔اور اپنا خیال رکھنا"۔۔۔۔۔ شائلہ بیگم اس پر دعائیں پڑھ کر پھونک مارتی ہوئیں بولیں۔اور کون جانتا تھا کہ اگلی صبح کیا ہو گا۔انسان اپنی مرضی کے پلانز بناتا ہے مگر زندگی کیا موڑ لیتی ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتاتا ہے۔

سرپر سہرا سجائے ہمدان شاہ اپنی تمام تر وجاہت سمیت جاذب نظر لگ رہا رہا تھا۔جبکہ اس کے برابر میں موجود نک سک سی تیار بسماء کا روپ حیران کن تھا۔سیاہ رنگ کے پیروں تک آتے لمبے فراک میں ملبوس!۔۔۔۔بالوں کو لوز کرلز کئے۔۔۔اور ہیوی اسموکی میک اپ کئے وہ کئی دل جیتنے کا شاہکار دکھائی دیتی

تھی۔ مگر اس وقت ہمدان شاہ نئی اڑان بھرنے کی تیاری میں اس سے گریز برت رہا تھا یا شائد اس کی چمک سے نابلد تھا۔

"پہلی مرتبہ سے زیادہ دوسری مرتبہ خوبصورت لگ رہا ہوں نا میں"۔۔۔۔۔سوالیہ لہجہ میں بسماء کو دیکھتے ہوئے سوال پوچھا۔ جس پر بسماء نے زہر خندہ مسکراہٹ لئے اس کی جانب دیکھا۔

"خوش فہمیاں ہمیشہ سے انسان کو لے ڈوبی ہیں!۔۔۔فینٹسی کی دنیا سے باہر آجایئے مسٹر ہمدان شاہ، یہاں آپ کسی سلطنت کے بادشاہ نہیں ہیں معمولی سی شاہ حویلی کے ناہونے والے وارث ہیں"۔۔۔۔۔بسماء اک ادا سے کہتی ہمدان کو سلگا گئی۔ جبکہ ہمدان سیخ پا ہوتا اس تک آیا اور بازو سے دبوچ کر غرایا۔

"میں نے تمہاری بہت باتیں سن لی ہیں!۔۔۔اب مزید نہیں سنوں گا! اس سے پہلے میں ساری تمیز بالائے طاق رکھ دوں یہاں سے چلی جاو تم"۔۔۔۔۔۔ہمدان کڑے تیور لئے بولے جس پر بسماء نے طنزیہ انداز میں گردن جھٹکی۔

"ہمدان علی شاہ!۔۔۔جو شخص حقوق ہی پورے نہیں کر سکتا ہے نا!۔۔۔وہ تمیز کی بات کرتا بھی اچھا نہیں لگتا ہے!۔۔۔اور میں تو بالائے طاق پہلے ہی جا چکی ہوں!۔۔میرے لئے اپنے تمام تر لحاظ بھی بالائے طاق رکھ دیجئے"۔۔۔۔بسماء ایک جھٹکے سے بازو چھڑواتی بولی جس پر ہمدان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔

جو بھی تھا یہ لڑکی اس کی محبت تھی اور اس کے بچے کی ماں!۔۔۔اور یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اس کے ساتھ وہ ناانصافی کر رہا ہے!۔۔۔مگر کچھ چیزیں زندگی میں کرنا ناگزیر ہو جاتی ہیں،اور ان کے نتائج اس سے بھی بڑھ کر ناگزیر۔

"میں نے تمہیں بالائے طاق نہیں رکھا ہے!۔۔۔تم خود طاق میں جانا چاہو تو میں تمہیں روکوں گا نہیں!۔۔۔ایک اور بات یہ کمرہ تمہارا نہیں ہے اس لئے اس کمرے سے سوفٹ کی دوری پر رہنا"۔۔۔۔۔ہمدان وارن کرنے والے انداز میں بولا۔

"جب آپ کی محبت کو طاق میں رکھ چکی ہوں!۔۔۔تو آپ سے دور رہنے میں کونسی مشکل مجھے پیش ہو گی!۔۔۔اور اس کمرے سے تو کیا اب آپ مجھے"۔۔۔سینے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا اور بولی۔"خود سے سوفٹ دور دیکھیں گے"۔۔۔۔اتنا کہتے بسماء رکی نہیں اور اس پھولوں سے سجے کمرے سے باہر چل دی۔جس کی تمام تر تراوٹ اس کے جاتے ہی پھیکی پڑ گئی۔ہمدان نے جتنا اس سب کو آسان سمجھا تھا یہ اس سے کئی گنا زیادہ ٹیڑھی کھیر ثابت ہوا تھا۔

اور ہوتا بھی کیوں نا!۔۔۔عہد شکنوں کو یوں معافی بھی تو نہیں ملا کرتی نا۔

شائستہ صالحہ اور سدرہ کو لے کر باقی کزنز کے درمیان آچکی تھی۔اور اب ان کا باری باری تعارف کروا رہی تھی۔

"زینیا یہ ہیں سدرہ!۔۔۔اسماعیل ماموں کی بڑی بیٹی"۔۔۔۔۔شائستہ خوش اخلاقی سے بتانے لگی۔جبکہ زینیا نے سر سے پیر تک سدرہ کو اسکین کیا۔جو سفید رنگ کے

لمبے کلیوں والے فراک میں ملبوس تھی۔ جس کے بازو آگے سے چوڑی دار تھے۔اور کندھوں پر مہرون رنگ کی شال اوڑھے ہوئے تھی۔ چہرے پر میک اپ برائے نام ہی تھا۔ایک قدرتی کشش تھی جو دیکھنے والے کو اس سے محسوس ہوتی تھی۔

"اور یہ ہے صالحہ !۔۔۔ہماری نٹ کھٹ سی چھوٹی بہن"۔۔۔۔۔شائستہ اس کی نظروں میں ابھرتے تعجب کی پرواہ کئے بغیر بولی۔ جبکہ زینیا صالحہ کو دیکھ کر چند لمحے کو دم بخود رہ گئی۔ یہ چہرہ ہو بہو اک چہرے سے مماثلت رکھتا تھا! مگر کس سے یہ وہ فی الوقت یاد نا کر سکی۔ باقی اس کا پہناوا کیا تھا اس سب پر وہ غور کر ہی نا پائی۔

www.novelsclubb.com

"اور یہ ہیں زینیا!۔۔۔ سجیل چچا کی چھوٹی بیٹی"۔۔۔۔شائستہ اب ان دونوں کو زینیا کا تعارف کروانے لگی۔

جبکہ صالحہ جو کب سے کھڑی اس کی آرٹیفیشل لک پر غور کر رہی تھی مسکرا دی۔

"شائستہ !۔۔۔ان کو سنبل آپا!۔۔۔ بڑی امی کی بیٹی سے نہیں ملواو گی کیا"۔۔۔۔زینیااب کہ مسکراتے ہوئے بولی جس پر شائستہ نے گہری سانس لی۔کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی یہ لڑکی۔

"میں صرف بڑی امی کی بیٹی ہی نہیں ! سجیل شاہ کا خون بھی ہوں !۔۔۔اور تمہاری بڑی بہن"۔۔۔۔عقب میں سے سنبل کی آواز ابھری جس پر ان چاروں نے اس کی جانب دیکھا۔جو آتشی رنگ کی قمیض اور سفید رنگ کے شرارے میں کندھوں پر سنہری شال اوڑھے کھڑی تھی۔سنہری لمبے بال پشت پر آبشار کی مانند کھلے چھوڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آہ!۔۔۔میری پیاری آپا تم آگئی !۔۔۔مجھے تو لگا نہیں آو گی آخر تمہیں ایسی گیدر رنگز پسند نہیں ہیں نا"۔۔۔۔زینیا خوشآمادی انداز میں بولی۔

"میرے بھائی کی شادی ہے میں کیسے نا آتی"۔۔۔۔ سنبل اب کہ استہزائیہ انداز میں بولی۔

"وہ بھائی جس کی ایک عدد حسین بیوی اور بیٹا پہلے سے موجود ہیں!۔۔۔ مگر جائیداد کے لالچ میں وہ ان کو بھلائے بیٹھا ہے"۔۔۔۔۔اب کی بار بسماء کی آواز ان سب کی سماعتوں میں پڑی۔ جس کی آمد کی توقع ہر گز وہاں پر موجود کسی شخص نے نہیں کی تھی۔ ہر گزرنے والا، والی ششدر نگاہوں سے اس کو تک رہے تھے جو ایک سالہ ارحم کو واکر میں لئے آگے بڑھ رہی تھی۔

"ک۔۔ کیا۔۔ مطلب ہے اس سب کا"۔۔۔۔اب کی بار سب سے پہلے سدرہ نے سوال کیا۔ جس کو اس بات سے سب سے زیادہ شاک لگا تھا۔

"مطلب یہ کہ اس حویلی کی یہ روایت ہے کہ پہلی شادی محبت رچا کر کرو! اور دوسری جائیداد کی سازشیں"۔۔۔۔۔بسماء زہر خندہ لہجے میں بولی جبکہ سدرہ کو اپنی سماعت پر یقین نا آیا۔ جبکہ صالحہ بھی کافی حیران تھی۔

"انٹرسٹنگ!۔۔۔مجھے لگتا تھا پاکستان میں صرف لڑکا لڑکی کی مرضی کے بغیر شادی ہوتی ہے!۔۔۔ مگر یہاں تو صورتحال میری سوچ سے زیادہ گھمبیر

ہے"۔۔۔۔۔صالحہ پر سوچ انداز میں بولی۔جس میں شرارت کا عنصر شامل تھا یا وہاں موجود ان سب کو لگا۔لیکن در حقیقت جو بھی تھا سچ تھا۔

"ارے بسماء بیٹا تم!۔۔۔کیسی ہو۔۔۔ان سے ملو یہ شائستہ میری بھابھی ہیں"۔۔۔۔حوریہ بیگم جو وہاں سے گزر رہی تھیں پہلے پہل تو متحیر ہوئیں!۔۔پھر اپنی حیرت پر قابو پاتیں بولیں۔

"میں ٹھیک ہوں تائی جان!۔۔۔۔اور آپ دونوں سنائیں کیسی ہیں"۔۔۔۔۔بسماء ان سے ہشاش بشاش لہجے میں پوچھ رہی تھی جبکہ صالحہ،سدرہ اور شائستہ ہنوز متحیر تھیں۔کیسی عورت تھی جو بھری جوانی میں شوہر کو کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھنے کے باوجود سج دھج کر اس کی اس نابلد خوشی میں شریک ہو رہی تھی۔

اس منظر کو ہم کچھ دیر یہیں پر روک کر چند دن پہلے کا منظر دیکھتے ہیں۔

یہ منظر اسی آفس کا ہے جہاں نیلے و سیاہ رنگ کی پینٹنگ دیوار پر آویزاں ہے۔

چند دن پہلے :-

آپ جانتے ہیں باقی امیدواروں کو رخصت کر دیا گیا ہے اور صرف آپ کو یہاں رہنے دیا گیا ہے "۔۔۔۔باسط نے زیان کے چہرے پر نظریں گاڑے کہا جیسے اس کے اندر تک اتر جانا چاہتا ہو۔

"نہیں !۔۔۔مجھے اس بات کا علم ابھی آپ سے ہی ہوا "۔۔۔۔زیان نے پر اعتمادی سے جواب دیا۔

"وجہ جاننا چاہو گے "۔۔۔۔باسط ہنوز اسی لہجے میں بولا۔

"جی ضرور "۔۔۔۔دوسری جانب بھی اشتیاق ابھرا۔

"کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت ہے !۔۔۔ایک بہت ہی اہم مقصد کے لئے !۔۔۔نا کہ اس کمپنی کو سنبھالنے کے لئے "۔۔۔۔۔باسط پر اسرار لہجے میں بولا۔

"پہلے تمام تفصیل سن لو! اس کے بعد جو چاہے فیصلہ کرنا"۔۔۔۔باسط اب کہ کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگاتا بولا جس پر زیان نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔

"بتایئے!۔۔۔۔میں سن رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔زیان نے بھی بغیر کسی پیش رفت کے آفر قبول کرنے کا سوچ لیا تھا۔اور جو کام اس کو باسط علی شاہ نے بتایا تھا اس کا سن ک اچانک سے اس کو فضا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی۔بے اختیار اس کا ہاتھ اپنی ٹائی کی ناٹ تک گیا!۔۔۔مگر پھر باسط کی استہزائیہ مسکراہٹ دیکھ کر واپس پہلو میں آ گرا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں!۔۔۔۔تمہارا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا"۔۔۔۔۔باسط اس کو کنفیوزڈ دیکھ کر بولا۔

"نہیں!۔۔۔میں کسی اور نہج پر سوچ رہا ہوں! اگر میں کامیاب نا ہو سکا پھر آپ کیا کریں گے"۔۔۔۔زیان استفہامیہ انداز میں بولا۔

"تو پھر تمہاری جگہ کسی اور کو ہائر کر لوں گا میں"۔۔۔۔۔باسط آگے کو جھک سرگوشی نما آواز میں بولا جس میں بہت سی وارننگز پنہاں تھیں۔اور اس کی ناکامی کی صورت میں اس کی جگہ کیسے کوئی اور لیتا یہ بات بھی زیان بخوبی جانتا تھا۔

"اور یہ ہیں شہناز علی شاہ!۔۔۔میری بڑی بہن!۔۔۔۔جو یہ کام تمہیں کرنے کو کہیں گی تم بنا کوئی سوال جواب کئے وہ کام مکمل کرو گے"۔۔۔۔۔اب کی بار شہناز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے باسط بولا۔جس پر زیان نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں۔

"امید ہے ہماری ٹیم میں تم ایک اچھا اضافہ ثابت ہو گے"۔۔۔۔اب کی بار شہناز دوستانہ انداز میں بولی جس پر زیان خفیف سا مسکرا دیا۔

موجودہ رات:-

سدرہ ان سب باتوں سے تنگ آتی بنا کسی سے کچھ کہے وہاں سے الٹے پاوں مخالف سمت میں چل دی۔

بسماء اور اس کی باتیں!۔۔۔اس سب کو سن کر ہضم کرنا آسان کام نا تھا۔اف یہ حویلی اور اس کی روایات!۔۔۔۔اس کا سر درد کرنے لگا۔اپنے مستقبل کا سوچ کر ہی اس کے دل میں ہول اٹھنے لگے۔

اچانک سے اپنا ہاتھ کان پر لگنے سے اس کو احساس ہوا کہ اس کا جھمکا اتر کر گیا ہے۔اب تو اس کو مزید کوفت ہونے لگی تھی۔

وسیع رقبے پر مشتمل یہ حویلی کسی محل سے کم نا تھی!مگر سدرہ کے لئے اک تنگ و تاریک زندان کی مانند تھی۔

نظریں ادھر ادھر دوڑائیں!۔۔۔یہاں پر لوگوں کا رش کم تھا۔وہ واپسی کے رستے پر چلنے لگی۔مگر جھمکا نا مل سکا۔

"دوبارہ سے واپس جا کر دیکھوں"۔۔۔۔پر سوچ انداز میں واپسی کے رستے پر نظر دوڑائی۔"رہنے دو"۔۔۔۔پھر اپنا ارادہ ترک کرتی مڑ گئی۔

"ایکسکیوزمی!۔۔۔کیا آپ اس کو ڈھونڈ رہی تھیں"۔۔۔۔اپنے عقب سے آتی مردانہ آواز پر سدرہ پلٹی۔سامنے ہی جواد کھڑا تھا۔سدرہ نے سرسری سی نگاہ اس پر دوڑائی۔تصویروں سے زیادہ حسین وہ حقیقت میں دکھتا تھا۔سدرہ نے بے اختیار سوچا پر اپنی سوچ پر دو حرف بھیجتی ہاتھ آگے بڑھا گئی۔

"جی یہ میرا ہی ہے!۔۔۔لائیے دیں مجھے"۔۔۔۔سدرہ رعب سے بولی جس پر جواد کو بے اختیار ہنسی آئی۔

www.novelsclubb.com

تصویروں میں جتنی وہ معصوم دکھتی تھی اس سے کہیں زیادہ حقیقت میں تھی۔

"مگر مجھے کیسے پتا کہ یہ آپ کا ہے"۔۔۔۔جواد کو اچانک شرارت سوجھی جس پر اس کا سدرہ کی جانب بڑھتا ہوا ہاتھ واپس پلٹ گیا۔

جبکہ سدرہ نے اب غیض بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے بال کان سے ہٹا کر بولی۔"یہ دیکھیں!۔۔۔اس کا جڑواں میرے اس کان میں ہے"۔جبکہ جواد اس کی اس حرکت پر بے اختیار مسکرا دیا۔یہ لڑکی اس کا دل جیتنے کا فن بخوبی جانتی تھی۔اور خود اس بات سے بے خبر تھی۔

"اچھا پر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ یہ یہاں پر کیسے گر گیا!۔۔۔اور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اکیلی!۔۔۔کیونکہ یہاں پر عورتیں تو نہیں آتی ہیں حویلی کی"۔۔۔۔جواد جھمکا ہنوز مٹھی میں دبائے بولا۔

"اف کتنے سوال پوچھتا ہے"۔۔۔۔سدرہ نے کوفت سے سوچا۔

"کیا سوچ رہی ہیں!۔۔۔دراصل زیادہ سوال کرنا میری عادت ہے بچپن کی"۔۔۔۔جواد اس کے خیالات بھانپتا بولا۔

"اور یہ عادت کوئی اچھی عادت نہیں ہے"۔۔۔۔سدرہ اس کے سوال کو نظر انداز کرتی اس کے سوال کرنے پر چوٹ کرتی ہوئی معصومیت سے دوبدو بولی۔

"اب لائیے دیجئے!۔۔۔باقی سب ڈھونڈ رہے ہوں گے مجھے"۔۔۔۔سدرہ نے دوبارہ سے اپنا ہاتھ جواد کے آگے پھیلایا۔مگر اب کی بار جواد نے اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلا دیا۔اور سدرہ نے جھمکا اٹھالیا اور واپس جانے کو مڑ گئی۔

"ڈھونڈ تو میں بھی کب سے رہا تھا آپ کو"۔۔۔۔۔سرگوشی نما آواز سدرہ کی سماعت سے ٹکرائی جس پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔مگر جواد وہاں سے جا چکا تھا۔مگر پھر اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکتی آگے بڑھ گئی۔

آج قسمت نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے روبرو کر دیا تھا۔اور وہ اک ان دیکھے عہد کی ڈور میں بندھ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

سجیل شاہ ہمدان کو لینے کے لئے اس کے کمرے میں پہنچتے ہیں تو وہ ان کو وہاں پر نہیں ملتا ہے۔اور دوسری جانب ہمدان فون کان سے لگائے بولنے والے کے کہنے پر چلتا ہوا حویلی کے عقبی حصے میں آجاتا ہے۔یہاں پر کوئی ذی روح نا دکھائی دیتا تھا۔

"میں پہنچ گیا ہوں!۔۔۔اب سامنے آو جلدی سے"۔۔۔۔۔ہمدان رعب جھاڑنے والے انداز میں بولا۔جس پر دوسری جانب جو شخص تھا اس کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

"تھوڑا بائیں طرف جاو!۔۔۔اور جو عقبی راستے کو باہر کو گلی جاتی ہے اس میں پہنچ جاو!۔۔۔میں وہیں پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔۔۔دوسری جانب سے گھمبیر آواز ابھری جس پر ہمدان کو سرخ جھنڈا دکھائی دینے لگا۔مگر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ آگے بڑھنے لگا۔اچانک ہی اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔اس سے پہلے کے وہ پلٹ کر دیکھتا نو وارد نے اس کے سر پر کوئی چیز اس قدر زور سے دے ماری کے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔پھر دھیرے دھیرے

وہ زمین پر ڈھے گیا۔اک ہلکی سی کراہ کے ساتھ ہاتھ اپنے سر تک لے گیا۔آخری چیز جو اس نے ہوش کھونے سے پہلے محسوس کی تھی وہ اس کے سر سے بہتا خون تھا۔

"زندگی پھولوں کی سیج کبھی نہیں ہو سکتی ہمدان شاہ!۔۔۔یہ کہنے والا دوسری مرتبہ سیج سجاتا اچھا نہیں لگتا!۔۔۔خیر باقی حساب کتاب میرے گھر چل کر دینا۔"۔۔۔وہ آدمی ہمدان پر جھکا سرگوشی نما آواز میں بولا۔مگر ہمدان بے سود پڑا رہا۔پھر اپنے دونوں ساتھیوں کو اشارہ کیا جس کی تعمیل میں وہ لوگ ہمدان کو اٹھا کر وین میں ڈال چکے تھے۔سیاہ وین بنا نمبر پلیٹ کے!کوئی بھی سراغ پیچھے نا چھوڑ کر وہ لوگ جا چکے تھے۔

جبکہ سجیل شاہ ہمدان کو وہاں موجود نا پا کر پریشان ہو گئے۔اور کمرے سے باہر نکل کر ادھر ادھر نظر دوڑائی۔

www.novelsclubb.com

"شفیق!۔۔بات سنو!۔۔۔ہمدان کو دیکھا ہے تم نے"۔۔۔وہاں سے گزر رہے ایک ملازم کو آواز دے کر پوچھا۔

"جی صاحب!۔۔۔۔چھوٹے صاحب حویلی کے عقبی حصے کی طرف گئے تھے"۔۔۔۔وہ ملازم مودب سا بولا۔

"ٹھیک ہے تم جاو"۔۔۔ملازم کو جانے کا کہہ کر خود وہ حویلی کے عقبی رستے کی جانب چل دیئے۔

"ہمدان کا اس وقت وہاں جانے کا مقصد!۔۔۔ایک تو یہ لڑکا کچھ بھی ڈھنگ سے نہیں کرتا ہے"۔۔۔۔سجیل شاہ من ہی من میں اس کو صلواتیں سناتے آگے بڑھ رہے تھے۔پھر موبائل نکال کر اس کا نمبر ڈائل کیا۔بیل جا رہی تھی مگر جواب ندارد۔

عقبی حصے میں موجود گلی میں کچھ چمکتا ہوا ان کو دکھا۔آگے بڑھنے پر معلوم ہوا کہ وہاں پر ہمدان کا موبائل گرا ہوا ہے اور ساتھ ایک نوٹ بھی لکھا ہوا ہے۔

کاغذ کو اٹھا کر سرعت سے مٹھی میں دباتے وہ موبائل کو بھی اٹھا گئے جس کی اسکرین ٹوٹ کر اب مکڑی کے جال کا منظر پیش کر رہی تھی۔ٹارچ آن کرنے پر ان کو وہاں خون کے چند قطرے اور پھر خون اور رگڑ کے نشان دکھائی دیئے۔ان نشانوں کی پیروی میں ایک ہاتھ میں نوٹ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے موبائل پکڑے وہ چلتے جا رہے تھے۔ مگر چند قدم چلنے کے بعد ہی وہاں سے نشان غائب ہو گئے۔اتنا تو وہ سمجھ چکے تھے کہ یہاں پر کچھ ایسا ہوا ہے جو کہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر پھر الٹے پاوں واپس گئے۔دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔اپنا جانشین یوں کھو دینا آسان نہیں ہوتا۔یکایک اپنے ارد گرد موجود چیزوں سے ان کو وحشت سی محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی۔قدم منوں بھاری ہونے لگ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہشام صاحب کے گھر میں آیا جائے تو شائلہ بیگم رات کے کھانے کی تیاری میں مصروف دکھائی دیتی تھیں۔ جبکہ خجستہ اپنے کمرے میں موجود کتابوں میں سر دیئے دکھائی دیتی تھی۔ اسٹڈی ٹیبل پر جابجا نوٹس بکھرے پڑے تھے۔

"خجستہ میری بیٹی!۔۔۔ کھانا تیار ہے آکر کھالو"۔۔۔ شائلہ اس کو آواز لگاتی بولیں۔ جس پر اس نے سر اٹھا کر گھڑی کی جانب دیکھا تو وہ آٹھ کا ہندسہ دے رہی تھی۔

"اچھا امی آرہی ہوں"۔۔۔ خجستہ بال پوائنٹ کاغذ پر رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

باہر کھانے کی ٹیبل پر ہشام اور شائلہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔

"امی ویسے کیا پکایا ہے آج آپ نے"۔۔۔ خجستہ کرسی کھینچ کر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"کڑوے کریلے جو کہ تمہیں بالکل بھی پسند نہیں!۔۔۔ بنائے تو عمر کے لئے تھے مگر پھر وہ تو چلا گیا کسی دوست کے ہاں!۔۔۔ میں نے کہا ہم لوگ کھالیں گے خیر

ہے"۔۔۔شائلہ بیگم پلیٹ اٹھاتی بولیں جس پر خجستہ نے بے زار تاثرات سے ان کی جانب دیکھا۔

"امی مانا کہ مذاق کرنا آپ کی عادت ہے!۔۔مگر اتنا مذاق بھی صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا ہے"۔۔۔خجستہ ڈھکی ہوئی ٹرے سے س ڈھکن ہٹاتی بولی جہاں پر اس کا فیورٹ مٹن پلاو اپنی اشتہاء انگیز خوشبو کے سنگ اس کو اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔

"امی ویسے آج تو آپ نے کمال کا پلاو بنایا ہے!۔۔۔دیکھنے میں ہی اتنے مزے کا لگ رہا ہے"۔۔۔خجستہ پر جوش ہوتی بولی۔

"ویسے یہ عمر کس دوست کی طرف گیا ہے اپنے"۔۔۔ہشام صاحب نے اب کی بار استفسار کیا جس پر شائلہ بیگم نے کندھے اچکا دیئے۔

"مجھے نہیں معلوم شائد اس کے کسی دوست کی شادی تھی"۔۔۔شائلہ بیگم اپنی معلومات کے مطابق بولیں۔

"خجستہ تم جانتی ہو اس دوست کے متعلق"۔۔ہشام صاحب اب خجستہ کو مخاطب کرتے مستفسر ہوئے۔

"ن۔۔ نہیں تو!۔۔۔مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ وہ کون سے دوست کے گھر گئے ہیں"۔۔۔۔خجستہ سرعت سے انکار کر گئی۔ مگر ہشام علی کو کچھ تھا جو کھٹک رہا تھا۔ مگر پھر خاموشی سے وہ اپنا کھانا کھانے لگے۔

جبکہ دوسری جانب عمر مبین منزل پہنچ چکا تھا اور اس وقت جواد سے گلے مل رہا تھا۔

"جے ڈی! تو نے تو کافی گروم کر لیا ہے خود کو"۔۔۔عمر خوشدلی سے بولا۔

ہاں بس دیکھ لو!۔۔۔اب میں وہ جے ڈی نہیں رہا جس کو تم لوگ تنگ کرتے تھے

"صحیح کہا تم نے"۔۔۔۔عمر ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ سامنے سے آتی سدرہ پر نگاہ اٹک گئی۔ارد گرد سب کچھ جیسے رک سا گیا ہو اور وہ اپسرا اس کی نگاہوں کے سامنے تھی۔

ایک پل کو تو اس کو اپنی آنکھوں پر یقین نا آیا مگر پھر اک جانب سے صالحہ آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے کچھ کہنے لگی تو عمر کو اپنی بصارت پر یقین آیا۔

"ہیلو!۔۔۔ عمر کدھر کھو گئے"۔۔۔ جواد اس کو یوں محو دیکھ کر بولا اور اس کی نظروں کے تعاقب میں نظریں گھمائیں۔ مگر وہاں کسی کو موجود نا پا کر سر جھٹکا۔

"کہیں بھی نہیں!۔۔۔ مجھے ایسا لگا تھا وہاں پر کوئی ہے!۔۔۔ مگر وہاں پر کوئی نہیں تھا۔۔۔ میرا وہم ہو گا شائد"۔۔۔ عمر اپنی ہی بات کی نفی کرتا ہوا بولا۔

"چلو چل کر ہمدان سے مل لیں"۔۔۔ عمر جواد سے کہتا آگے بڑھ گیا جبکہ جواد نے بھی تائید کی۔

www.novelsclubb.com

کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ اپنے حواسوں میں واپس آ رہا تھا۔ دماغ فی الحال کچھ بھی سوچنے سے انکاری تھا۔

چند لمحوں بعد بصارت واضح ہوئی تو کمرے کی تاریکی میں اس نے زور زور سے آنکھیں جھپکیں۔ شائد کچھ نظر آجائے۔

ابھی پہلا احساس ہی ختم نہیں ہوا تھا کہ دوسرا احساس اس پر حاوی ہونا شروع ہوا اور وہ خود کو رسیوں میں جکڑا ہوا محسوس کرنا۔

ہلنے کی کوشش کی مگر ہل نا پایا۔

تیسرا وار اب کہ وحشت کا تھا۔ اندیکھے کے خوف کا۔ جبھی دروازہ کھلا اور کمرے کی تاریکی نیم تاریکی میں بدلی۔ ہمدان کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ نووارد دھیرے دھیرے اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔

"شادی مبارک سننے سے پہلے ہی شادی خانہ بربادی میں بدل جانے پر کیسا محسوس ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔ سرد سنسناتی آواز نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا ہوا۔

جبکہ ہمدان نے اتنے عرصے میں اس بات پر غور ہی نہیں کیا کہ چند لمحوں پہلے وہ کہاں کس جگہ تھا۔یہی زندگی ہوتی ہے، ہم نہیں جانتے ہمیں ہمارا اگلا قدم کس جگہ، کس زمین، کس مقام پر پڑے گا۔ہم ہر چیز جو سوچ رکھتے ہیں حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔اور ہم اس سے ہمیشہ نابلد ہوتے ہیں۔

"کون ہو تم!۔۔۔اور مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہو!۔۔۔اور مجھ سے کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔اپنی وحشت پر قابو پاتے ہمدان حلق تر کرتا بولا۔

"رومیو!۔۔۔۔آرام سے۔۔اتنی بھی کیا جلدی ہے میرے متعلق جاننے کی"۔۔۔۔مقابل سنسناتے لہجے میں بولا۔

"اور رومیو!۔۔۔نئی جولیٹ کی یاد تو نہیں ستا رہی ہے تمہیں"۔۔۔۔۔مقابل نے استہزائیہ انداز میں سوال داغا جس پر ہمدان نے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"سب سمجھ گیا ہوں میں!۔۔۔ تمہیں کس نے بھیجا ہے۔۔۔ مگر اپنے مالک کو جا کر ایک بات واضح کر دو ان اوچھے ہتھکنڈوں سے وہ مجھے زیر نہیں کر سکتا ہے"۔۔۔۔ ہمدان اب کہ مضبوط لہجے میں بولا۔

"اور اس سے کہنا کہ مردوں کی طرح سامنے سے وار کرے!۔۔۔ پیٹھ پیچھے عورتیں وار کرتی ہیں"۔۔۔۔ ہمدان اب تمسخر اڑاتا ہوا بولا۔

"مردوں کی طرح وار کیا ہے تبھی تمہیں اٹھایا ہے!۔۔۔ وگرنہ اس وقت، اس جگہ تمہاری بہن بھی ہو سکتی تھی"۔۔۔۔ عقب میں سے گھمبیر سنسناتی آواز پر ہمدان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ "اور دیکھو تو کون کہہ رہا ہے کہ عورتیں پیٹھ پیچھے وار کرتی ہیں! جو خود پیٹھ میں چھرا گھونپنے کا مجرم ہے"۔

اس آواز کو وہ بخوبی پہچانتا تھا۔ مگر نہیں!۔۔۔ کیا کبھی مرے ہوئے بھی واپس آ سکتے ہیں۔ ہمدان نے اپنے ہی خیال کی نفی کی۔ وہ جو سمجھا تھا یہ بساط اس کے الٹ تھی بالکل۔

"تم کون ہو"۔۔۔ہمدان نے گھٹے گھٹے لہجے میں سوال کیا۔

"وہی جس کو مرا ہوا سمجھ کر ہسپتال کے باہر پھینک دیا تھا تم نے!۔۔۔اور تمہاری وہ ایک مہربانی!۔۔۔مجھے میری زندگی لوٹا گئی"۔۔۔عقب میں کھڑا شخص سرگوشی کرنے والے انداز میں اس کے کان کے قریب جھک کر بولا جس پر ہمدان کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"باسط علی شاہ!"۔۔۔ہمدان زیر لب بڑبڑایا۔

"ہاں!۔۔۔باسط علی شاہ۔۔۔نعیم علی شاہ کا اکلوتا جانشین اور شاہ حویلی کا اصل حقدار"۔۔۔باسط سرد لہجے میں باآواز بلند بولا۔جبکہ ہمدان اس اچانک افتاد پر حیرت میں گھرا ہوا تھا۔

"تم۔۔۔تم زندہ ہو!۔۔۔مگر تمہیں تو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے مارا تھا"۔۔۔ہمدان بے یقینی سے بولا۔

" صحیح کہا!۔۔۔جو باسط تمہیں بھائی سمجھتا تھا وہ کب کا مر چکا ہے!۔۔۔اب جو باسط تمہارے سامنے ہے وہ تمہارا کارما ہے"۔۔۔۔۔باسط سرگوشیانہ انداز میں بولا۔جبکہ ہمدان اب آنے والے وقت کا سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا۔

بیوٹیشن کمرے میں کھڑی شہناز کا دوپٹہ سیٹ کرتی اس کو فائنل لک دے رہی تھی۔

"میں نے جتنی بھی لڑکیاں تیار کی ہیں ان سب میں آپ کا کوئی جواب نہیں!۔۔۔اتنی مکمل خوبصورتی کبھی کسی پر نہیں آئی"۔۔۔۔بیوٹیشن شہناز کے حسن کی معترف تھی۔جبکہ اس کی بات پر شہناز آسودگی سے مسکرا دی۔

"کاش نصیب بھی اتنا ہی اچھا ہوتا میرا"۔۔۔۔شہناز نے دل میں سوچا۔جبھی ایک لڑکی ہانپتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ثریا!۔۔۔تم ایسے کیوں کانپ رہی ہو"۔۔۔۔شہناز نے اچنبھے سے اس کو پوچھا۔کچھ ایسا تھا جو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

"وہ۔۔وہ۔۔۔سجیل۔۔۔شاہ۔۔۔کی۔۔حویلی۔۔۔سے۔۔۔فون۔۔۔آیا۔۔۔تھا۔۔۔کہ۔۔۔برات۔۔۔نہیں آئے۔۔۔گی"۔۔۔۔ثریا نے اٹکتے اٹکتے بات مکمل کی اور وہاں موجود باقی لوگوں کے سروں پر بم پھوڑا۔جبکہ شہناز کے قدم اب کمرے سے باہر کی طرف تھے۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی چلتی جا رہی تھی اس بات سے بے فکر کے اس کا دوپٹہ جو سر پر سیٹ تھا اب اتر کر کندھے پر لٹک رہا تھا۔اپنی ماں کے کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا سن رہی ہوں میں امی جان!"۔۔۔۔۔شہناز بے یقین لہجے میں بولی۔

جبکہ فاخرہ بیگم نے جب نظریں اٹھا کر شہناز کی جانب دیکھا تو شہناز سکتے میں آ گئی۔روئی روئی سرخ آنکھیں!۔۔۔شرمندگی!۔۔۔غصہ۔۔۔بے بسی۔۔۔کیا نا تھا ان کی آنکھوں میں۔

"کتنا منع کیا تھا میں نے تمہیں کہ مت اس جانب قدم بڑھاو!۔۔۔شاہ حویلی ایک اندھا کنواں ہے جس میں گرنے والے کا کوئی مستقبل نہیں ہے"۔۔۔۔فاخرہ بیگم بھرائے لہجے میں بولیں۔

"پہلے تمہارے باپ کو نگلا شاہ حویلی نے!۔۔۔اور اب تمہارے نصیب کو نگل گئی"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم تنفر سے بولیں۔جبکہ شہناز چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے قریب آئی اور ان کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گئی۔اور دونوں ہاتھ ان کے گھٹنوں پر دھرے ان کے ہاتھوں پر رکھ دیئے۔

"امی!۔۔۔آپ پریشان کیوں ہیں؟۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔مجھے پوری بات تو بتائیں"۔۔۔۔شہناز خود کو کمپوز کرتی قدرے تحمل سے بولی۔

"ہمدان شاہ لاپتہ ہے!۔۔۔سجیل شاہ نے آنے سے انکار کر دیا ہے۔جبکہ میں اچھے سے جانتی ہوں کہ یہ سب انہوں نے ہماری رہی سہی عزت کا تماشہ بنانے کے لئے کیا ہے"۔۔۔۔فاخرہ بیگم یاسیت سے بولیں۔

"امی!۔۔۔آپ پریشان مت ہوں۔۔۔اس بے عزتی کی قیمت ان کو چکانی پڑے گی!"۔۔۔شہناز ان کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کرتی بولی۔

"اور ہمدان شاہ!۔۔۔اس سے کہیں زیادہ کا قرض دار ہے"۔۔۔شہناز پراسرار لہجے میں بولی۔

"پتا نہیں کیا بنے گا ہمارا!۔۔۔میرے شوہر اور بیٹے کو تو کھا ہی گئے ہیں،۔۔۔اب ایک بیٹی ہے اس کو بھی نہیں بخش رہے یہ لوگ"۔۔۔فاخرہ ہنوز شکوہ کناں تھیں۔

"امی!"۔۔۔شہناز دبی آواز میں زور دے کر بولی۔"آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں!۔۔۔ہمارا جو کچھ کھو گیا ہے وہ جلد یا بدیر ہمیں واپس مل کر رہے گا۔۔۔پورا نا سہی اتنا ضرور ملے گا جتنا ہمارے لئے ناگزیر ہے"۔۔۔شہناز رازدارانہ انداز میں بولی جس پر فاخرہ بیگم ٹھٹکیں۔

"اس سب کا کیا مطلب ہے"۔۔۔فاخرہ بیگم اب متحیر و مستفسر تھیں۔

"وقت آنے پر سب کچھ جان جائیں گی آپ!۔۔بس اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔وہ اپنے بندوں کو کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑتا ہے!اور پھر وہ لوگ جو ہر فیصلے میں اس کی مصلحت پر شکر ادا کرتے ہیں"۔۔۔۔شہناز تسلی دینے والے انداز میں بولی۔

"اب میں لوگوں کو کیا جواب دوں گی اس سب کا"۔۔۔۔فاخرہ بیگم اب نئی فکر میں مبتلا تھیں۔

"لوگوں کو جواب دینا میرا کام ہے!۔۔۔۔آپ اپنے کمرے میں آرام کریں۔ابھی آپ کو اس کی شدید ضرورت ہے"۔۔۔۔شہناز اب کھڑی ہوتی بولی۔اور کمرے سے باہر جانے کو مڑی۔

www.novelsclubb.com

"امی!۔۔۔۔آپ نے بہت تکلیفیں جھیلی ہیں۔اب مزید اور نہیں"۔۔۔۔۔شہناز یونہی کھڑے کھڑے بولی اور کمرے سے باہر چل دی۔پیچھے فاخرہ بیگم نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔آنسو تواتر سے بہنا شروع ہو چکے تھے۔

صالحہ سدرہ کو لئے مین حال کی جانب آچکی تھی۔

"آپی کدھر چلی گئی تھی تم!۔۔کتنا پریشان ہو گئی تھی میں"۔۔۔۔صالحہ متفکر لہجے میں بولی۔

"میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں! جس کے لئے تم یوں پریشان ہو رہی ہو"۔۔۔۔سدرہ بے زاریت سے بولی۔

"آپی کیا ہو گیا ہے تمہیں؟سب ٹھیک تو ہے؟"۔۔۔۔صالحہ اب کہ اچنبھے سے بولی۔جس پر سدرہ نے سر جھٹکا۔وہ باقی سب کی کہی گئی باتوں کی فرسٹریشن اپنی بہن پر نہیں نکال سکتی تھی۔

"کچھ نہیں!۔۔۔بس وہ مجھے تھوڑی گھٹن ہو رہی تھی گیدرنگ میں! تبھی کارنر سائیڈ چلی گئی"۔۔۔سدرہ اب کہ نرم لہجے میں بولی۔

"غضب ہو گیا!۔۔۔جی غضب ہو گیا!۔۔۔چھوٹے صاحب کو کوئی اغواء کر کے لے گیا ہے"۔۔۔۔ملازمہ ہڑبڑی مچاتی بولی جس پر وہاں موجود تمام لوگ ششدر رہ گئے۔شاہ حویلی!جس میں سینکڑوں پہرے دار ہمہ وقت موجود رہتے تھے وہاں پر کوئی کیسے یہ سب کر سکتا تھا۔سنبل،بسماء،شائستہ سمیت سب حیرت زدہ تھے۔

جبکہ سدرہ اور صالحہ ابھی پچھلے جھٹکے سے ہی باہر نہیں نکلی تھیں ایک اور نئی اڑتی خبر ملنے پر چکرا کر رہ گئیں۔"یہ حویلی ہے یا چڑیا گھر!۔۔۔کوئی نا کوئی سرکس چلا رہتا ہے یہاں پر"۔۔۔۔صالحہ بے زاریت سے بولی۔

جبکہ سنبل اور زینیا دونوں سجیل شاہ کی طرف بھاگی تھیں جو شکستہ قدم اٹھاتے مجمعے کے بیچ و بیچ آن کھڑے ہوئے تھے۔ہاتھ میں پکڑے کاغذ ہنوز ابھی تک ویسے ہی تھا۔

"بابا!۔۔۔بھائی کو کیا ہوا ہے؟۔۔۔یہ سب لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟"۔۔۔۔دونوں ایک ساتھ متفکر لہجے میں بولیں۔

جبکہ مبین شاہ اسٹیج پر گئے اور مائیک کے آگے کھڑے ہو گئے۔

"آپ سب لوگوں کے یہاں آنے کا بہت شکریہ!۔۔۔ مگر کچھ گھریلو معملات کی بنا پر آج کی دعوت کو یہیں پر ختم کیا جاتا ہے!۔۔۔ آپ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ مبین شاہ اتنا کہہ کر اسٹیج سے اتر آئے اور سجیل شاہ کے پاس آ کھڑے ہوئے۔

اسماعیل، شائستہ اور حوریہ بھی آ چکے تھے۔

"چلئے بھائی صاحب!۔۔۔ کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں"۔۔۔۔۔ مبین ساکت کھڑے سجیل شاہ کا کندھا ہلاتا بولا جس پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔

"ہمدان!۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔ اس کو کیسے لے جا سکتا ہے!۔۔۔۔ اس کی آنے والی سات نسلوں کو ناتڑ پایا تو میرا نام سجیل شاہ نہیں"۔۔۔۔ سجیل شاہ اب کہ ہذیانی انداز میں دھاڑے جس پر وہاں موجود عورتیں اک پل کو سہم گئیں۔ جبکہ صالحہ کا ردعمل اب بھی سب سے نرالا تھا۔

"ایک بیٹا تھا!۔۔۔وہ تو سنبھلا نہیں۔آئے بڑے سات نسلوں کو آگ لگانے"۔۔۔۔صالحہ اتنا کہتی بال جھٹکتی اپنے کمرے کی جانب جا چکی تھی جبکہ سدرہ بس اس کو دیکھتی رہ گئی۔نجانے کہاں سے پایا تھا ایسا دماغ اس نے۔

"بھائی صاحب چلیں بھی!۔۔۔یہاں لوگوں کو ہمارا مذاق بنانے کا موقع نا دیں"۔۔۔۔اسماعیل اب کہ سجیل کے کندھے پر دباؤ ڈالتا بولا۔جس پر وہ سب اندر کی جانب بڑھ گئے۔

جبکہ سدرہ جو کہ اندر کی جانب کو پلٹنے والی تھی سامنے موجود عمر کو خود کو تکتا پا کر وہیں رک گئی۔اور حیران ہوئی کہ اس وقت اس کا یہاں پر کیا کام۔مگر اک ناگوار نظر ڈال کر وہاں سے مڑ گئی جبکہ عمر کے چہرے پر اداس مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔

"جے ڈی!۔۔۔ہمدان کدھر ہے یار؟۔۔۔۔مجھے ملوایا نہیں تو نے"۔۔۔۔سدرہ کے جاتے ہی عمر نے ہمدان سے سوال کیا جس پر جواد جو کہ فون پر مصروف تھا فون بند کرتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہمدان کو کوئی اغواء کر کے لے گیا ہے!۔۔۔ابھی ابھی تھانے کے ایس-ایچ-او کا مجھے فون آیا ہے۔ سجیل چچا کا دوست ہے وہ، سب سے پہلے انہوں نے اس کو فون کیا ہے اور چھان بین کا کہا تھا۔۔۔ابھی وہ مجھ سے اس سب کی تفصیل پوچھ رہا تھا۔۔۔جبکہ مجھے یہ بات خود اس سے علم ہوئی ہے"۔۔۔۔جواد لہجے میں حیرت سموئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"مگر یہ سب ہوا کیسے"۔۔۔۔عمر حیرت سے بولا۔

"یار مجھے تو خود ابھی پتا چلا ہے!۔۔۔چل اندر چل کر چچا سے پوچھتے ہیں"۔۔۔۔جواد اس کو بھی ساتھ لیتا اب اندر کی جانب بڑھ گیا۔جبکہ باقی مجمع بھی چہ مگوئیاں کرتا چھٹنا شروع ہو چکا تھا۔

ہمدان شاہ کا نیا کمرہ جو آج پھولوں کی سیج بنا ہوا تھا اب تن تنہا اپنا منہ چڑا رہا تھا۔ایسے میں وہ سیاہ آنکھوں اور سیاہ بالوں والی لڑکی اس کمرے میں آئی اور ایک ایک چیز کو چھو کر دیکھنے لگی۔

"معلوم نہیں اس وقت تم کہاں ہو؟ مگر نجانے کیوں تمہاری گمشدگی میرے دل کو ایک سکون بخش رہی ہے"۔۔۔۔بسماء آسودہ لہجے میں بولی۔

"جانتے ہو میں نے سوچا تھا کہ تم سے الگ ہو جاوں گی!۔۔۔اور مانا کہ یہ ایک کٹھن مرحلہ تھا مگر دیکھو!۔۔۔جب کوئی مصمم ارادہ کرو تو قسمت خود آپ پر مہربان ہو جاتی ہے"۔۔۔۔۔بسماء بیڈ پر موجود گلاب کی پتیوں کو ہاتھ میں پکڑتی بولی۔پھر ان کو ناک کے قریب لے گئی اور ان کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔

"مہکتا گلاب!۔۔۔پھولوں کی سیج!۔۔۔۔محبت بھرا لمس۔۔۔ہر کسی کی قسمت میں نہیں ہوتا ہے"۔۔۔۔بسماء آنکھیں موندیں بولی۔

"چند لمحے پہلے تم اپنی نئی دنیا بسانے جا رہے تھے!۔۔۔اور میری دنیا اجاڑنے!۔۔۔ مگر دیکھو تمہاری قسمت کی ستم ظریفی۔۔۔ تم سے ہی وفا نا کر سکی"۔۔۔۔بسماء یاسیت سے بولی۔

"تم سے دستبردار تو میں کب کی ہو چکی ہوں!۔۔۔ مگر قسمت یوں تمہیں مجھ سے دور کر دے گی کبھی سوچا بھی نا تھا"۔۔۔۔اب کہ بسماء بھرائی آواز میں بولی۔

"جب تمہاری محبت سے دستبردار ہو ہی چکی ہوں میں!"۔۔۔۔رکی اور دل پر ہاتھ رکھا۔"یہاں یہ تکلیف کیسی؟۔۔۔یہاں اٹھتا درد کیسا"۔۔۔۔بسماء ہمدان کو تصور میں لاتی مستفسر ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سچ ہے کہ عورت سے زیادہ سنگدل کوئی نہیں!۔۔۔ لیکن اس سے زیادہ بے بس بھی کوئی نہیں"۔۔۔۔۔بسماء اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنا عکس دیکھتی ہوئی بولی۔

آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو چکے تھے۔کمرہ اپنی رعنائیوں کو دھیرے دھیرے کھو رہا تھا۔

"نجانے اس وقت تم کہاں ہو گے ؟۔۔۔کس حال میں ہو گے !۔۔۔نہیں معلوم"۔۔۔۔اب کہ ضبط کے مارے درد کرتے گلے میں سے رندھی آواز نکلی۔

"آخر کو کیوں کیا تم نے ایسا ہمدان شاہ؟۔۔۔کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔کیوں۔۔کیا ایسا!۔۔۔۔میری محبت میں تو کمی نا تھی"۔۔۔۔بسماء اب کہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی اور دبی دبی آواز میں چلائی۔

"مگر تم جیسے بیوپاریوں کے لئے محبت تو اصحاب کہف کے سکوں کی مانند ہے نا!۔۔۔۔جو نایاب تو ہیں مگر تمہاری سلطنت میں ان کا سکہ نہیں چلتا"۔۔۔۔۔بسماء خود کلامی کرتی بولی۔

"مگر میں اصحاب کہف کی مانند تم سے چھپ کر کسی غار میں پناہ نہیں لوں گی!۔۔۔اپنے حق کے لئے لڑ کر رہوں گی کسی بھی قیمت پر"۔۔۔ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے بسماء بولی۔

چند لمحے قبل مبین منزل اور شاہ حویلی جہاں روشن و منور تھی!۔۔۔صرف چند لمحوں بعد تنگ و تاریک ہو گئی تھی۔بالکل اس لڑکی کے دل کی طرح جو یہاں سیاہ لباس میں، سرخ گلابوں سے سجے کمرے میں گریہ وزاری کر رہی تھی۔

اگلی صبح شاہوں کے لئے خاصی گھٹن زدہ طلوع ہوئی تھی۔باہر ماحول ٹھنڈا ہونے کے باوجود حویلی کے اندر آتش فشاں پک رہے تھے۔

"بھائی صاحب سارا علاقہ چھان مارا ہے!۔۔۔سی سی ٹی وی فوٹیجز بھی نکلوالی ہیں۔۔۔مگر کچھ بھی حاصل نہیں ہوا ہے"۔۔۔۔مبین شاہ پریشان لہجے میں بولے۔اس وقت کمرے میں ایس ایچ او پرویز کے علاوہ یہ تینوں موجود تھے۔

"میں آپ سے چند ایک سوال کرنا چاہتا ہوں! سجیل صاحب۔۔اگر آپ اجازت دیں تو"۔۔۔۔ایس ایچ او مودب انداز میں بولا۔یہ۔اسپیشل پروٹوکول سیاسی پارٹی ہونے کے باعث تھا جبھی ایس ایچ او خود یہاں پر آیا تھا تفتیش کرنے۔

"بولو!۔۔۔سن رہا ہوں"۔۔۔۔سجیل شاہ رعب سے بولے۔جبکہ آنکھوں کی سرخی اور چہرے کی پژمردگی اس بات کی وضاحت تھی کہ وہ کس قدر خوف زدہ تھے۔

"آپ کی آخری بار کب بات ہوئی تھی ہمدان شاہ سے"۔۔۔۔ایس ایچ او اب کہ پیشہ ورانہ انداز میں سوال جواب کرنا شروع ہو چکا تھا۔

"کل رات سات بجے!۔۔۔اس کے بعد میں مہمانوں کے بیچ میں آ گیا تھا"۔۔۔سجیل شاہ لہجے میں رعونت سموئے بولے۔

"اور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہمدان شاہ کا اغواء ہوا ہے!۔۔۔وہ ویسے بھی تو کہیں پر جا سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ایس ایچ او نے اب نیا سوال داغا۔

"حویلی کے عقبی حصے میں اپنی انسپیکشن ٹیم کو بھیج دو! تمہیں خود ہی سب معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ سجیل شاہ اب کہ بے زاری سے بولے۔

"ٹھیک ہے!۔۔۔آپ کو کسی پر شک ہے؟۔۔۔کوئی ایسا شخص جس سے آپ کی عداوت ہو"۔۔۔۔۔ایس ایچ او کے اس سوال پر سجیل شاہ نے مبین شاہ کی طرف کڑی نظروں سے دیکھا۔

"نہیں!۔۔۔میری کسی سے بھی کوئی دشمنی نہیں ہے"۔۔۔۔اور پھر نفی میں سر ہلاتے بولے۔وہ تو یہ خود بھی نہیں جانتے تھے کہ اس بار وار کہاں سے ہوا ہے؟۔۔۔اور کس نے کیا ہے!۔۔۔ محض قیاس آرائیاں کسی کام کی نا تھیں۔

تنگ و تاریک کمرے میں ہمدان ہنوز ویسے ہی رسیوں میں جکڑا ہوا موجود تھا۔اب کہ رسیوں سے بندھے ہونے کے باعث اس کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔سر کا پچھلا حصہ بھی شدید درد کر رہا تھا۔

ان سب تکلیفوں کے احساس کے بعد اس کو اپنا حلق خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

"پانی!۔۔۔کوئی ہے کیا"۔۔۔۔ہمدان گھٹی گھٹی آواز میں چلایا۔جبھی اک جانب سے کمرے کی لائٹ آن ہوئی تو طویل عرصے بعد روشنی سے ٹکرانے کے کے بعد اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔

"دولہے میاں!۔۔۔۔بہت پیاس لگی ہوئی ہے آپ کو؟"۔۔۔۔سامنے ہی باسط چہرے پر ہڈی گرائے سنسناتے لہجے میں بولا۔جس پر ہمدان نے ایک نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"سیاہ آنکھیں،خندہ پیشانی،سفید چمکتی ہوئی رنگت ہاں بائیں آنکھ کے قریب زخم کا نامندمل ہونے والا نشان موجود تھا۔۔۔۔وہ بالکل ویسا ہی دکھتا تھا۔۔مگر آنکھوں کی سرد مہری جان لیوا تھی"

"تم کیا چاہتے ہو مجھ سے"۔۔۔ہمدان پست آواز میں بولا۔

"بدلہ!۔۔۔بدلہ چاہتا ہوں"۔۔۔۔باسط زہر خندہ لہجے میں بولا۔

"کیسا بدلہ؟۔۔۔میں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی"۔۔۔۔ہمدان اتنا کہہ کر رکا۔اور سانس لی۔

"جو تمہارے ساتھ ہوا تم اس کے حقدار تھے"۔۔۔۔ہمدان حقارت آمیز لہجے میں بولا۔

"اور اگر اب میں کہوں کے جو تمہارے ساتھ ہو گا اس سب کے تم حقدار ہو گے تو"۔۔۔۔۔باسط نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکا کر پوچھا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔۔۔۔۔ہمدان تمسخرانہ انداز میں بولا۔

"تمہاری بہن تو خود اس بات سے انجان میری سیج سجائے بیٹھی تھی بیچاری!۔۔۔۔چچ۔۔۔افسوس اب لوگ کیا باتیں بنا رہے ہوں گے اس کے

متعلق"۔۔۔۔ہمدان بظاہر متاسف دکھائی دیتا تھا مگر لہجے کی ہنسی صاف بتاتی تھی کہ وہ باسط کی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا۔

"میری بہن کی فکر تم مت کرو!۔۔۔۔اس کی حفاظت کرنے کے لئے میں موجود ہوں!۔۔۔مگر اس وقت اللہ کی کرنی دیکھو تم میرے رحم و کرم پر پڑے ہو!۔۔۔۔کیا ہوا گر تمہاری تھوڑی سی زبان کاٹ دوں میں؟۔۔۔کافی زبان دراز ہو گئے ہو تم"۔۔۔۔۔باسط پر سکون انداز میں ببل چباتا بولا جبکہ ہمدان کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں آ گئیں۔

"وہ کیا ہے نا تمہارا ایک عدد بیٹا ہے جو ابھی صرف ایک سال کا ہے!۔۔۔اور ایک خوبصورت بیوی بھی"۔۔۔۔۔باسط اب کان کی کوکھجاتا محظوظ کن تاثرات لئے بولا۔

"میری بیوی اور بیٹے تک مت جانا!۔۔۔وگرنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔۔۔۔ہمدان بلند آواز میں غرایا۔

"میری بہن تک جاتے ہوئے تم نے یہ سوچا تھا کیا؟"۔۔۔باسط اب کہ معصومیت سے بولا۔جس پر ہمدان دانت پیس کر رہ گیا۔

"اب مجھے یہاں پر چوروں کی طرح چھپا کر رکھنے کا مقصد بتاؤ گے تم"۔۔۔۔ہمدان اب کے بے زاریت سے بولا۔

"بتا تو چکا ہوں بدلہ چاہتا ہوں!۔۔۔۔جو تم نے مجھ سے چھینا ہے وہ واپس دو گے تم مجھے"۔۔۔۔باسط اب کہ مضبوط لہجے میں بولا جس پر ہمدان طنزیہ ہنسی ہنسا۔

"بھول ہے تمہاری!۔۔۔۔کہ میں ایسا کروں گا"۔۔۔۔ہمدان سر کو نفی میں ہلاتا بولا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے تو اچھے بھی کریں گے بس تھوڑی دیر اور انتظار کرو"۔۔۔۔۔باسط اتنا کہتا ایک بار پھر کمرے کو تاریکی میں بدلتا باہر چل دیا جبکہ ہمدان ایک مرتبہ پھر وحشت میں گھر گیا۔

ایس ایچ او اظہر اپنی تفتیش مکمل کرتا اب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"جائے وقوعہ سے برآمد ہونے والی آخری چیز ہمدان علی شاہ کا موبائل فون تھا آپ کے مطابق!۔۔۔۔آپ کو یقین ہے کہ اس کے علاوہ ایسا کچھ نہیں تھا"۔۔۔۔جاتے وقت کا آخری سوال دہرایا۔

سجیل شاہ نے اپنی مٹھی میں دبائے کاغذ کو نامحسوس انداز میں مٹھی میں بند کرنے کی کوشش کی جیسے ابھی کوئی چوری پکڑی جائیگی۔

"نہیں اس کے علاوہ ایسا کچھ نہیں تھا وہاں پر"۔۔۔۔سجیل شاہ رعب دار لہجے میں بولے۔

"ٹھیک ہے وہاں پر موجود بلڈ کی ڈی این اے رپورٹس میں نے فارنزک بھجوادی ہیں!۔۔۔دو دن میں آپ کو مل جائیں گی"۔۔۔۔ایس ایچ او اتنا کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ سجیل شاہ ایک مرتبہ پھر صوفے پر ڈھے گئے۔

"بابا!۔۔بھائی کا کچھ پتا چلا"۔۔۔۔یہ زینیا تھی جو اس وقت اپنے بھائی کے غم میں ہلکان ہو رہی تھی اور اس بات کا ثبوت اس کا میک اپ سے مبرہ چہرہ تھا۔

جس پر ایک لمحے کو صالحہ کی ہنسی چھوٹ گئی مگر سدرہ کے چٹکی کاٹنے پر اس نے اپنا بازو سہلانا شروع کر دیا۔

"بہت جلد پتا لگ جائے گا میری بیٹی!۔۔۔تم فکر کیوں کرتے ہو"۔۔۔۔۔سجیل شاہ اس کو تسلی دیتے بولے۔

"میرا خیال ہے بابا آپ جانتے ہیں کہ ہمدان کہاں پر ہے!۔۔۔وگرنہ آپ اتنے پر سکون نا بیٹھے ہوتے"۔۔۔۔اب کی بار یہ بولنے والی سنبل تھی جس پر سب نے

اس کی جانب حیران نظروں سے دیکھا۔جبکہ سنبل اسی طرح پر سکون بیٹھی ہوئی تھی۔

"لگتا ہے سنبل تم اپنا ہوش گنوا بیٹھی ہو"۔۔۔سجیل شاہ کڑے تیور لئے بولے جبکہ صالحہ اور سدرہ تو ان کے پل پل بدلتے رویے کو دیکھ کر حیران تھیں۔

ایک جانب محبت و شفقت!۔۔۔دوسری جانب حقارت و نفرت!۔۔۔کیا تھا یہ سب؟۔۔۔ان دونوں کی سمجھ سے تو باہر تھا۔

"میں اپنے پورے ہوش و حواس میں ہوں بابا!۔۔۔مگر میری بات پر غور ضرور کیجئے گا!۔۔۔ہو سکتا ہے آپ کے کسی کام آجائے"۔۔۔سنبل اسی انداز میں بولی جس پر سجیل شاہ نے بمشکل ان سب کی موجودگی میں خود کو کچھ بھی سخت کہنے سے باز رکھا۔

"سنبل بیٹا!۔۔۔ تمہیں بسماء بلا رہی تھی۔۔۔اس کو کوئی کام تھا تم سے"۔۔۔۔حوریہ بیگم جو ابھی ابھی آئی تھیں ماحول گرم دیکھتی سنبل سے بولیں۔چونکہ سجیل شاہ کی غصیلی نظریں بار بار اس کی جانب اٹھتی تھیں۔

"جی اچھا آرہی ہوں"۔۔۔۔اب کہ سنبل نے جس تابعداری کا مظاہرہ کیا تھا اس پر تو صالحہ عش عش کر اٹھی تھی۔

"میں تو سمجھتی تھی صرف سجیل انکل ہی رنگ بدلتے ہیں!۔۔۔مگر اس حویلی کے تمام لوگ ہی اس کام میں ماہر ہیں"۔۔۔۔صالحہ سدرہ کے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی جس پر سدرہ نے اس کو گھوری سے نوازا۔جبکہ شائستہ یہ سارہ منظر بخوبی دیکھ رہی تھیں۔اور وہ جانتی تھیں کہ اب ان کی لاڈلی کو ایک عدد ڈوز دینے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

عمر اور جواد اس وقت حویلی کے عقبی حصے میں موجود تھے۔اور رگڑ و خون کے نشانات کو دیکھ رہے تھے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ حرکت کس نے کی ہو گی"۔۔۔۔۔عمر جواد کے چہرے کو تکتا ہوا بولا۔جیسے کچھ جانچنا چاہ رہا ہو۔

"سجیل چچا کی نعیم تایا کے علاوہ کسی سے دشمنی نہیں تھی!۔۔۔اور ان کو تو ایک عرصہ ہو گیا ہے اس دنیا سے رخصت ہوئے"۔۔۔جواد سوچ سوچ کر بول رہا تھا۔جس پر عمر نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔

"مطلب بھائیوں کی آپس میں لڑائی؟۔۔۔کتنا مضحکہ خیز لگتا ہے سننے میں یہ سب"۔۔۔۔۔عمر ہنستا ہوا بولا۔

"اس میں مضحکہ خیز بات کیا ہے!۔۔۔۔حقیقت ہے یہ تو"۔۔۔۔۔جواد اس کے یوں مسکرانے پر حیران ہوا۔

"مطلب یار بھائی بھائی کا اسپورٹر ہوتا ہے!۔۔۔اس کا بازو ہوتا ہے!۔۔۔تو پھر ان دونوں میں کیوں کر لڑائی تھی"۔۔۔عمر نے اب اپنی الجھن سامنے رکھی۔

"تو کیا تم ہابیل اور قابیل کا قصہ بھول گئے؟یوسف علیہ السلام کے برادران کو بھول گئے؟۔"۔۔۔جواد نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائی۔

"نہیں بھولا نہیں ہوں!۔۔۔مگر ان ہابیل اور قابیل کی لڑائی کی وجہ عورت تھی!۔۔۔برادران یوسف علیہ السلام کے حسد کی وجہ یوسف علیہ السلام کا بلند مقام و مرتبہ تھا!۔۔۔مگر تمہارے تایا اور چچا کے مابین کیا دشمنی تھی؟"

۔۔۔۔عمر مفصل رو میں بولا تو جواد مسکرا دیا۔

"تایا اور چچا میں بھی اقتدار کی جنگ تھی!۔۔۔کرسی کی جنگ"۔۔۔۔جواد اب کہ دھیمی آواز میں بولا جیسے کوئی گہرا راز بتا رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں وہ لوگ سیاست میں ایک نام رکھتے ہیں۔۔۔ مگر۔۔۔اقتدار کے لئے بھائی بھائی کا دشمن بن جائے!۔۔۔یہ کوئی دانشمندی نہیں"۔۔۔۔۔عمر پر سوچ نگاہیں زمین پر مرکوز کئے بولا۔

"خیر!۔۔۔۔نعیم تایا تو نہیں رہے!۔۔۔۔سجیل چچا کا پتا نہیں اب کیا بنتا"۔۔۔۔جواد متاسف لہجے میں بولا۔

جواد اور عمر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے جب دونوں کی نظر سجیل شاہ کے کمرے سے نکلتی ہوئی صالحہ اور سدرہ پر گئیں۔سدرہ ماتھے پر تیوری لئے صالحہ سے کچھ کہہ رہی تھی اور وہ ہاتھ جھلاتی اس کی بات مذاق میں اڑا رہی تھی۔

عمر نے یہ منظر دیکھ کر منہ موڑ لیا جبکہ جواد کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔

دو الگ الگ کیفیات والے لوگ ایک ہی جگہ پر ایک ہی شخص کے ہاتھوں چاروں شانے چت تھے!۔۔۔ایک اس کو پانے کی امید میں تو ایک اس کو کھونے کے غم میں۔

فاخرہ بیگم اس وقت عورتوں کے جھرمٹ میں گھری ہوئی تھیں جو بیٹی کی براءت واپس چلے جانے پر اظہار افسوس کیلئے وہاں موجود تھیں۔

"بڑا افسوس ہوا بھئی فاخرہ!۔۔۔ایک تو اتنی مشکل سے رشتہ ملا اور وہ بھی ہاتھ سے چلا گیا"۔۔۔۔ایک عورت متاسف انداز میں دلاسہ دیتی بولی جس پر فاخرہ نے خود پر ضبط کے کڑا پہرہ بٹھایا۔

"جی!۔۔۔بس جو اللہ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے"۔۔۔۔فاخرہ عاجزانہ انداز میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"بھئی ضرور لڑکی میں ہی کوئی عیب ہو گا تبھی تو عین موقع پر لڑکے والے آنے سے انکاری ہو گئے"۔۔۔۔ایک عورت کی دوسری عورت سے مدھم سی سرگوشی گونجی۔

"ہاں بھلا ایسے بھی کوئی کرتا ہے!۔۔۔ہو سکتا پہلے سب سے چھپائی ہو بات کسی اور سے معلوم ہوئی ہو"۔۔۔۔۔دوسرے عورت نے جوابی کارروائی کی جس پر فاخرہ بیگم نے دانتوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر لیا۔

"بھئی جن لڑکیوں کے دروازے پر آئی بارا تیں مڑ جائیں نا پھر ان کے لئے اچھے رشتے نہیں آتے ہیں"

"ایسی لڑکیوں کو لوگ منحوس گردانتے ہیں"

"بھئی سنا تھا بچپن میں باپ اور بھائی کی موت کا باعث بنی تھی یہ! اور اب اپنی بد بختی کا"

www.novelsclubb.com

"جن لوگوں کے پیر ایک مرتبہ زمین سے اکھڑ جائیں نا تو پھر زمین پر جمنے مشکل ہو جاتے ہیں"

"تو اور کیا!۔۔۔ کبھی دیکھا ہے ٹھکرائی ہوئی لڑکیوں کے اچھے رشتے آتے"۔۔۔یہ تمام سرگوشیاں تھیں جن کی بازگشت پر وہاں سے گزرتی شہناز کے قدموں کو منجمد کر گئی تھی۔وہ جو ابھی ابھی یونیورسٹی سے واپس آئی تھی ان سب کی باتیں سن کر طیش میں گھر گئی۔اس کے اندر جوار بھاٹا پکنے لگا۔دل تو چاہا کہ ان سب کو ایک ہی جست میں توپ کے آگے کھڑا کر کے بمباری کر دے لیکن پھر خود کو کمپوز کرنے لگ گئی۔

"ون"۔۔۔۔لمبی سانس کھینچی۔"ٹو"۔۔۔۔سانس باہر نکالی۔"۔۔۔تھری"۔۔۔۔۔اب کہ سانس اندر کو کھینچا اور روک لیا۔"۔۔۔فور"۔۔۔۔اور چند لمحوں بعد سانس خارج کرتی اب وہ قدرے پر سکون لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

(جب کبھی حالات ایسے ہوں کہ کچھ سمجھ نا آئے! بہت غصہ آئے اور سمجھ بھی نا آئے تو ایک لمبی سانس لینا۔ پھر دوسری سانس پر اس کو چند لمحے ہولڈ کرنا اور ایک ٹھنڈی سانس اندر کھینچ کر روکے رکھنا۔ چند لمحوں بعد اس کو خارج کر دینا)

اپنے بابا کے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجے جس پر اس کی آنکھوں میں نمی در آئی۔

اب اس کے قدم مہمان خانے کے دروازے کی جانب تھے۔ آنے والا وقت کیا لاتا اس کی خبر بس خدا کو یا اس کی اس بندی کو تھی۔ جو بڑے بڑے طوفانوں کو سر کرنے کی ٹھان بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

عمر اس وقت جواد کے کمرے میں ہی بیٹھا ہوا تھا جب زینیا دندناتی ہوئی اس کے کمرے میں آئی مگر عمر کو دیکھ کر دروازے پر ہی رک گئی۔

"جے ڈی مجھے تم سے بات کرنی ہے کیا تم تھوڑی دیر کے لئے باہر آ سکتے ہو"۔۔۔۔۔زینیا منت کرنے والے لہجے میں بولی جس پر جواد بے زار سانس خارج کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"لگتا ہے یہ تمہیں پسند کرتی ہے"۔۔۔۔پیچھے سے عمر کا مضحکہ خیز جملہ سنائی دیا جس پر جواد نے سر جھٹکا اور تھوڑا سا رخ موڑ کر بولا۔

"میں جس کو پسند کرتا ہوں میرے لئے صرف وہی معنی رکھتی ہے!۔۔۔۔اور اس کے جیسی ہزار اس پر قربان"۔۔۔۔۔جواد اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چل دیا جبکہ عمر پیچھے یونہی گم سم سا بیٹھا تھا۔اس نے محبت تو کی تھی مگر کوشش نہیں کی تھی۔ مگر اب کیا کہہ سکتے تھے گزرا وقت واپس تو بالکل بھی نہیں آتا۔

"ہاں بولو کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"۔۔۔۔جواد سخت آواز میں بولا جس پر زینیا نے ٹھنڈی سانس بھری۔

"ہر وقت مرچیں کیوں چبائیں ہوتی ہیں تم نے"۔۔۔۔زینیا زچ کرنے کو بولی۔

"اگر کوئی ضروری بات نہیں ہے تو پھر میں چلتا ہوں یہاں سے"۔۔۔۔۔جواد اتنا کہہ کر مڑا لیکن زینیا کی آواز پر رک گیا۔

"تم جانتے ہو نا کہ ہمدان بھائی کہاں پر ہیں"۔۔۔۔وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی یہ اندازہ لگانا جواد کے لئے مشکل تھا۔

"نہیں میں اس سب کے متعلق بالکل نہیں جانتا ہوں!۔۔۔۔اور یہ خرافات تمہارے دماغ میں کیوں کر آئی"۔۔۔۔جواد آبرو اچکاتا بولا جس پر زینیا مسکرا دی۔

"کیوں کہ یہ اس حویلی کی پرانی ریت ہے!۔۔۔بنا بتائے پیٹھ میں چھرا گھونپنا"۔۔۔۔۔زینیا تنفر سے بولی۔

"اس بات پر اپنے گریبان میں جھانکو تو زیادہ بہتر ہے!۔۔۔بجائے اس کے کہ مجھے مورد الزام ٹھہراو تم۔"۔۔۔۔جواد اتنا کہتا رکا نہیں اور واپسی کو قدم موڑ لئے جبکہ زینیا پھنکارنے کے سے انداز میں پلٹ گئی۔

سدرہ راہداری میں سے گزر رہی تھی جب اک ستون کی اوٹ سے عمر منظر پر ابھرا۔وہ بنا اس کی جانب دیکھے آگے بڑھنے لگی مگر اس کی آواز پر اس کے قدم بے ساختہ رک گئے۔

"کیا ایک مرتبہ بھی میرے متعلق سوچنا گوارہ نہیں کیا آپ نے"۔۔۔۔۔عمر شکوہ کناں تھا۔

"میں نے صرف اپنے متعلق سوچا!۔۔۔آپ بھی میرے بجائے اپنے متعلق سوچیں"۔۔۔سدرہ سخت لہجے میں بولی۔

"کیا ایک لمحے کو بھی مجھ پر ترس نہیں آیا آپ کو"۔۔۔۔۔عمر ہنوز ویسے ہی بولا۔

"نہیں میں نے خود پر ترس کھایا ہے!۔۔۔اپنے بابا کے اور اپنے تقدس پر ترس کھایا ہے"۔۔۔۔۔سدرہ اب کہ مزید درشتی سے بولی جس پر عمر نے اپنا ماتھا پیٹا۔وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لوہے کی سلاخوں کے ساتھ سر پٹخ رہا تھا جس کا حاصل صرف اور صرف تکلیف تھی راحت نہیں۔جبکہ سدرہ خود غرض بنی ہوئی تھی۔کیونکہ کبھی کبھار آپ کی خود غرضی ہی آپ کی اور آپ سے جڑے لوگوں کی جان بخشی کرواتی ہے۔کچھ موڑ زندگی کے ایسے ہوتے ہیں جہاں پر اگر انسان اپنے سوا کسی دوسرے پر ترس کھا لے تو وہ ترس اس کی زندگی بھر کا پچھتاوا بن جاتا ہے۔

"انسان کو اتنا خود غرض بھی نہیں ہونا چاہیئے ویسے"۔۔۔۔عمر اب کہ نروٹھے لہجے میں بولا۔

"انسان کو اتنا بزدل بھی نہیں ہونا چاہیئے"۔۔۔عزیزہ بھی دوبدو بولی جس پر عمر کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"میں نے کب بزدلی کا مظاہرہ کیا"۔۔۔۔۔عمر تحیر میں گھر کر بولا۔

"ہمیشہ ہی!۔۔۔۔یہ سب جانتے بوجھتے کہ ہمارے گھروں میں رشتے بڑوں کی باہمی رضامندی سے طے ہوتے ہیں!آپ مغربی تہذیب کے دلدادہ صرف لڑکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی ہی رائے لینے آتے رہے ہیں!۔۔۔کچھ اصول وضوابط بھی ہوتے ہیں"۔۔۔۔۔سدرہ جتاتی ہوئی بولی جس پر عمر کا ماتھا ٹھنکا کہ اس پہلو پر اس سے قبل اس نے غور کیوں نا کیا۔

"مگر اب میرا رشتہ جواد علی شاہ سے طے ہونے کو ہے!۔۔۔سو اس سب کے متعلق سوچنا چھوڑ دیں آپ"۔۔۔۔سدرہ اتنا کہتی رکی نہیں جبکہ عمر جواد کا نام سنتے سکتے میں آ گیا۔اس کا رقیب اتنے قریب تھا اور وہ اسی سے دور تھا۔یکایک اس کو حویلی کے اندر گھٹن محسوس ہونے لگی۔ہوا میں آکسیجن کی کمی اس وقت جتنی عمر کو محسوس ہوئی تھی شائد ہی کبھی ہوئی ہو۔وہ شکستہ قدم اٹھاتا اس حویلی سے باہر چلا گیا دوبارہ کبھی نا واپس آنے کے لئے۔

شہناز مہمان خانے کے دروازے پر دستک دیتی اندر بڑھ گئی جبکہ وہاں موجود تمام عورتوں نے اس کو دیکھ کر افسوس بھری آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

"بہت دکھ ہوا بیٹا تمہارا سن کر!۔۔۔۔اتنی پیاری بچی ہو ماشااللہ مگر نصیب سے کون لڑ سکتا ہے"۔۔۔۔ان میں سے ایک ادھیڑ عمر عورت بولی۔جبکہ شہناز استہزائیہ ہنسی۔جس پر وہ از خود حیران رہ گئیں۔

"آنٹی میری قسمت پر کف افسوس ملنے کی بجائے اپنی قسمت پر اس کو مل لیں تو زیادہ اچھا ہے"۔۔۔۔شہناز طنزیہ لہجے میں بولی جس پر وہ ادھیڑ عمر عورت گڑ بڑا گئی اور نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں سمجھیں تو میں سمجھا دیتی ہوں!۔۔۔دوسروں کے گھر افسوس کرنے کی بجائے اپنی بیٹی کے پاس بیٹھ کر اس کا غم ہلکا کر لیں جس کا شوہر اس کو ہر دوسرے دن زدوکوب کرتا ہے"۔۔۔۔۔شہناز پھنکارنے کے سے انداز میں بولی جس پر وہاں موجود تمام خواتین ششدر رہ گئیں اور اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"اور آپ زکیہ آنٹی!۔۔۔آپ کہہ رہی تھیں ناشائد یہ کہ پیر زمین سے اکھڑ جائیں تو دوبارہ جمنے مشکل ہو جاتے ہیں!۔۔۔تو آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کے یہ کوئی آپ کے نقلی بال نہیں ہیں جنہیں آپ کو جوڑنے میں دقت پیش آتی ہے بلکہ یہ شہناز علی شاہ کے قدم ہیں جن کو کوئی اکھاڑ نہیں سکتا"۔۔۔۔اب کہ شہناز نے ان میں سے دوسری عورت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس کا ہاتھ اپنے سر کو جاتا ہوا رکا۔سب مضحکہ خیز نظروں سے اس عورت کی جانب دیکھ رہے تھے جبکہ فاخرہ بیگم اسٹل ششدر تھیں۔

"اور شبانہ آنٹی آپ کی بیٹی گھر سے بھاگی تھی نا!۔۔۔پھر بھی اس کی براءت لے کر آئے تھے وہ۔۔۔تو خاطر جمع رکھئے کہ میری ڈولی بھی دوبارہ اٹھ جائے گی"۔۔۔شہناز سب کو پھنکارنے کے سے انداز میں جواب دیتی لاجواب کر گئی جبکہ وہاں موجود باقی عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے چائے تو پیتی جائیں آپ سب اتنی مشقت اٹھا کر آپ آئی ہیں نعیم علی شاہ کے مہمان خانے میں"۔۔۔۔۔شہناز تمسخرانہ انداز میں بولی جبکہ وہ عورتیں باری باری کر کے کمرے سے نکل گئیں۔

"چلو بھئی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا"

"کیسی منہ پھٹ لڑکی ہے!۔۔۔۔شرم لحاظ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے"۔

"بھئی غلطی کر دی یہاں پر آ کر"۔۔۔یہ تمام سرگوشیاں تھیں جو وہ عورتیں ایک دوسرے سے کرتی ہوئیں جا رہی تھیں۔جب وہ سب عورتیں چلی گئیں تو شہناز نے فاخرہ بیگم کی جانب دیکھا تو انہوں کی آنکھوں میں نمی ہلکورے لے رہی تھی۔وہ دوڑ کر آ کر ان سے لپٹ گئی۔

"امی اگر آپ رونا چاہتی ہیں تو رو لیں۔مگر خود کو اسٹریس مت دیں"۔۔۔شہناز ان کے گرد بازو حمائل کئے بولی۔

"تم نے کب سے اتنی بد تمیزی سیکھ لی نازو بیٹا"۔۔۔۔فاخرہ بیگم رندھی آواز میں بولیں۔

"بس پانچ منٹ پہلے سے امی"۔۔۔۔شہناز اتنا کہہ کر ہنس دی جبکہ اس کے اس معصومیت بھرے انداز پر فاخرہ بیگم بھی ہنس دیں۔

"امی جانتی ہیں آپ!۔۔۔بابا جب ہاسپٹل میں تھے نا اپنی آخری سانسوں پر تو میں نے ان سے ایک وعدہ کیا تھا!۔۔۔۔آپ کو اور باسط کو ہر سرد و گرم سے بچانے کا!۔۔۔تو آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں ان گھٹیا لوگوں کو اپنی پیاری سی امی کو پریشان کرنے دوں گی"۔۔۔۔شہناز اب کہ پیار بھرے لہجے میں بولی جبکہ باپ کے ذکر پر آنکھوں میں نمی ہلکورے لے رہی تھی۔کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی لڑکی تھی جو چند لمحے پہلے مار دھاڑ پر اتری ہوئی تھی وہی ہے۔

"نازو!۔۔۔۔باسط کہاں پر ہے۔۔۔۔پانچ سال ہو گئے ہیں۔۔۔ترس گئی ہوں میں اس کو دیکھنے کو"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم رندھی ہوئی آواز میں بولیں۔

"امی بس تھوڑا سا اور انتظار کر لیجئے بس!۔۔۔۔پھر آپ کا بیٹا آپ کے پاس ہو گا"۔۔۔۔شہناز ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی۔جبکہ فاخرہ بیگم نے بھی اس کے بال سہلانے شروع کر دیئے۔

یہی ان ماں بیٹی کا رشتہ تھا۔اور شہناز سے زیادہ پوزیسو شائد ہی کوئی ان کے گھر میں ہوتا اپنی فیملی کے لئے۔

وہ اپنی فیمی کی خاطر کسی کی جان لے بھی سکتی تھی اور اپنی جان دے بھی سکتی تھی۔

صالحہ اس وقت شائستہ بیگم کے زیر حراست تھی اور وہاں سے بازیاب ہونے کو پر تول رہی تھی۔

"صالحہ تم میں عقل نام کا مادہ موجود ہے بھی کہ نہیں"۔۔۔۔شائستہ بیگم غیض بھرے لہجے میں بولیں۔

"امی آپ مجھ سے اس طرح سوال کیوں کر رہی ہیں"۔۔۔صالحہ بے تکا سا بولی جس پر سدرہ نے اپنی امڈ آنے والی ہنسی روکی۔

"میں دیکھ رہی ہوں پچھلے تین دنوں کی تمہاری کارروائیاں! جو کہ کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہیں مجھے"۔۔۔شائستہ بیگم کڑے تیور لئے بولیں۔

"امی اب میں نے کیا کر دیا ہے"۔۔۔صالحہ منہ پھلائے بولی۔

"تم اچھی طرح سے جانتی ہو یہ سب جو میں تم سے کہہ رہی ہوں!۔۔۔ہر بات میں لقمہ دینا اور اس کا مذاق اڑانا بند کر دو تم"۔۔۔شائستہ بیگم اب کہ غصے بھرے لہجے میں نصیحت کرتی بولیں۔

"امی آپ کو ایک بات بتاؤں میں؟" صالحہ معصومیت بھرا لہجہ اپناتی بولی۔

"میرے آنے سے ہی یہ حویلی!۔۔۔حویلی لگنی شروع ہوئی ہے!۔۔۔وگرنہ تو یہ ہسپتال کا انتہائی نگہداشت کا کمرہ ہی دکھتی تھی"۔۔۔صالحہ جتنی معصومیت سے

بولی تھی اتنی ہی جلدی شائستہ بیگم کا ہاتھ جوتے تک گیا مگر حوریہ بیگم کی آمد کے باعث وہ لحاظ کر گئیں۔

"شائستہ وہ ہمدان آگیا ہے آجاو!۔۔۔اسماعیل نے کہا ہے کہ تمہیں بھی بلا لوں"۔۔۔۔حوریہ عجلت میں کہتی باہر کو چل دیں جبکہ وہ تینوں پیچھے ورطہ حیرت میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

"واہ بھئی!۔۔۔پہلی شادی ہے جس میں لڑکا گھر چھوڑ کر بھاگ کر واپس آگیا ہے!۔۔۔خیر لڑکا ہے کونسا لڑکی ہے"۔۔۔صالحہ اپنی پرانی ٹون میں بولی جبکہ شائستہ اس کو گھورتی ہوئی باہر کی جانب چل دیں۔

"تم نا کبھی عقل کی بات بھی کر لیا کرو صالحہ!۔۔۔کبھی سدھرنا مت"۔۔۔سدرہ افسوس سے سر جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کا ارادہ بھی شائستہ کے پیچھے جانے کا تھا جبکہ صالحہ نے صرف ہنکارہ بھرا۔

www.novelsclubb.com

سنبل اس وقت بسماء کے کمرے میں موجود تھی جہاں بسماء اپنی گود میں موجود ارحم کو ہولے ہولے تھپک رہی تھی۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ بابا جانتے ہیں کہ ہمدان کہاں پر ہے۔۔۔ مگر بابا تو اس وقت مجھ پر برس ہی پڑے"۔۔۔۔۔ سنبل منہ بسورتے بولی جس پر بسماء کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"تمہیں سجیل بابا کا پتا تو ہے!۔۔۔۔ وہ تھوڑا غصے کے تیز ہیں۔۔۔ تمہیں اس بات کا"۔۔۔۔ بسماء اب کہ ارحم کو کارٹ میں لٹاتی بولی۔ جبکہ سنبل نے بوجھل سانس خارج کی۔ اس کا بھائی اپنا ہنستا بستا سنسار اجاڑنے پر تلا تھا۔ صرف چند روپوں کے لئے۔

"اچھا چلو ہمدان آگیا ہے۔۔۔۔ ذرا دیکھ لوں اس کو میں۔۔۔ تم چلو گی ساتھ"۔۔۔۔۔ سنبل بسماء کے تاثرات بغور دیکھتی ہوئی بولی جبکہ بسماء نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کچھ نہیں ہوتا آجاو میری جان!۔۔۔جو وجہ تھی ناراضگی کی وہ تو ختم ہو چکی ہے۔۔۔۔ سنبل پچکارنے کے سے انداز میں بولی دور اندر کہیں وہ بھی جانتی تھی کہ بسماء بھی اس بات کے لئے بے تاب تھی کہ وہ ہمدان کو دیکھے۔

"نہیں تم چلی جاو!۔۔۔ارحم سو رہا ہے۔۔۔۔"۔۔۔۔بسماء بے دلی سے بولی۔

"تو ارحم کو لے کر آجانا تم میڈم"۔۔۔۔۔۔۔ سنبل اب کہ ہتھیار ڈالتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک ہے!۔۔۔ تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔۔۔۔تم مل لو تب تک"۔۔۔۔۔۔بسماء بے دلی سے کہتی ارحم کے برابر میں لیٹ گئی۔اور سوچنے لگ گئی کہ کیا ان دونوں کے درمیان پھر سے سب کچھ پہلے کی طرح ہو سکتا ہے۔کیا یہ ایک ہفتہ ان کی دو سالہ خوشگوار زندگی سے نکل سکتا ہے۔۔۔۔انتہائی کٹھن دکھائی دینے والا کام۔

سنبل سجیل شاہ کے کمرے میں ہی گئی تو وہاں ہمدان کو زخمی حالت میں پٹیوں میں جکڑے دیکھ کر حیران رہ گئی جبکہ ساتھ والی کرسی پر براجمان باسط کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔

جبکہ باسط نے اک محظوظ کن مسکراہٹ سنبل کی جانب اچھالی۔

"میں نے سوچا کہ اپنے ہونے والے بہنوئی کو میں خود گھر تک چھوڑ آؤں"۔۔۔۔باسط ہمدان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا بولا تو ہمدان کراہ اٹھا۔

"ہمدان!۔۔۔۔باسط تو۔۔۔۔"۔۔۔۔سنبل نے نادانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی۔

www.novelsclubb.com

"دراصل میں زندہ ہی تھا!۔۔۔۔بس کچھ عرصے کے لئے انڈر گراونڈ ہو گیا تھا"۔۔۔۔باسط سنبل کے چہرے پر چھائی الجھن دیکھ کر بولا جس پر سنبل نے تنفر سے سر جھٹکا۔

"پانچ سال بعد!۔۔۔مجھے ایک مرے ہوئے شخص کے زندہ ہونے پر کوئی حیرانگی نہیں ہو گی!۔۔۔۔چونکہ یہ شاہ حویلی ہے اور یہاں کچھ بھی ممکن ہے"

۔۔۔۔ سنبل اتنا کہتی کمرے سے باہر دھپ دھپ کرتے قدموں سے نکل گئی۔آنکھوں کے سامنے پانچ سال پہلے کے منظر چلنا شروع ہو گئے تھے جب شاہ حویلی میں باسط اور نعیم علی شاہ دونوں باپ بیٹوں کا جنازہ پڑا ہوا تھا۔تو کس طرح اس نے اپنے آپ کو بمشکل اس شخص کی محبت کے حصار سے باہر نکالا تھا۔آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئی تھیں۔جبکہ سنبل اپنی آنکھوں کی نمی کو اندر کھینچتی اپنے کمرے میں چل دی۔

www.novelsclubb.com

محبت کے ڈسے ہوئے لوگ پتھر دل اور خود غرض بن جاتے ہیں!۔۔۔۔لیکن شائد اس نے محبت کی نہیں تھی یا محبت نے اس کو ڈسا نا تھا!

ہشام صاحب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے جب عمر گھر داخل ہوا تھا۔

ان کو اچانک ہی اپنے سینے پر دباو محسوس ہوا جس پر عمران کے تاثرات جانچتا ان تک ایک ہی جست میں پہنچا۔

"بابا کیا ہوا آپ کو"۔۔۔۔۔عمر ہشام صاحب کو بے چینی سے سینہ مسلتے ہوئے پوچھا اس سب میں وہ اپنی پریشانی کو تو بھول ہی گیا تھا۔

"بس۔۔بیٹا ذرا سینے پر دباو محسوس ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔ہشام صاحب لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں بولے جبکہ عمر صحیح معنوں میں پریشان ہو چکا تھا۔

"بابا آپ کھانسی کریں زور سے!۔۔۔۔"۔۔۔۔عمران کو ہدایات دیتا ہوا بولا جس پر انہوں نے عمل کیا تو کچھ افاقہ ہوا مگر درد ہنوز برقرار تھا۔بابا آپ رکیں میں گاڑی نکالتا ہوں!۔۔۔۔فکر مت کریں سب ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔عمر سرعت سے باہر کو لپکا اور گارڈ کو بلا کر ہشام صاحب کو گاڑی میں بٹھایا۔

ہشام صاحب مسلسل اپنا سینہ مسل رہے تھے۔

"بابا آپ ہلیں مت!۔۔۔جس پوزیشن میں بیٹھیں ہیں اسی میں بیٹھیں رہیں!۔۔۔بس ہم کچھ ہی دیر میں پہنچ رہے ہیں"۔۔۔عمران سے زیادہ خود کو تسلی دیتا ہوا بولا۔

"خان بابا!۔۔۔امی کو اطلاع دے دیجئے گا کہ ہم لوگ ہسپتال جا رہے ہیں!۔۔۔کچھ دیر میں واپس آجائیں گے فکر مت کریں وہ"۔۔۔۔۔عمران کو ہدایات دیتا فون بند کر گیا جبکہ گاڑی کی رفتار قدرے بڑھا دی۔دل میں سو وسوسے اپنا ڈیرہ جمارہے تھے۔

اولاد چاہے جتنی مرضی قد آور ہو جائے مگر باپ کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔ باپ ہماری زندگیوں کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں جن کو ہم کبھی بھی کھونا نہیں چاہتے ہیں۔

ان سے دوری کا خیال ہی ہمارا دل بند کرنے کو کافی ہوتا ہے۔عمر بھی انہیں وسوسوں میں گھرا گاڑی ہسپتال کے باہر روک چکا تھا۔اور اسٹاف کی مدد سے ہشام صاحب کو آئی سی یو میں شفٹ کروا چکا تھا۔

سجیل شاہ نے ایک نظر کمرے سے باہر گئی سنبل کو دیکھا جبکہ ایک نظر باسط کو دیکھا۔وہ جانتے تھے کہ اس کا ردعمل شدید ہو گا مگر یہ سب تو معمولی سی بات تھی۔

"باسط مجھے خوشی ہے کہ تم ہم سب کے درمیان موجود ہو!۔"۔۔۔سجیل شاہ خوش آمدی لہجہ اپناتے بولے جس پر باسط نے طنزیہ سر جھٹکا۔

"جی میں آپ کو یہ خوشی کا موقع ایک لمبے عرصے کے لئے فراہم کروں گا چچا جان"۔۔۔۔۔باسط گھمبیر لہجے میں بولا جس پر سجیل شاہ کو بے اختیار وہ مڑا ہوا کاغذ اور اس پر لکھی ہوئی تحریر یاد آئی۔کیا آیا وہ باسط کی طرف سے تھی یا کسی اور کی

حرکت تھی وہ۔وہ شش و پنج کا شکار تھے فی الوقت۔جبکہ باسط ان کے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"ہمدان بیٹا!۔۔۔تم اپنے کمرے میں آرام کرو جا کر۔۔۔باقی باتیں بعد میں کریں گے!۔۔۔۔حوریہ آپا باسط کو بھی اس کا کمرہ دکھا دیں جو تیار کروایا ہے"۔۔۔۔اسماعیل شاہ ہمدان کے تھکے انداز کو دیکھتے ہوئے بولے جس پر حوریہ بیگم نے بھی سر ہلا دیا۔

"چلو آؤ تم دونوں کو کمرے تک چھوڑ آوں"۔۔۔۔۔حوریہ بیگم نرم لہجے میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ باسط کو اس کے کمرے تک چھوڑ آئیں!۔۔۔میں اپنے کمرے میں خود چلا جاوں گا"۔۔۔۔ہمدان اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔جبکہ اس کی اس بات پر باسط مسکرا دیا۔اس کی مسکراتی نظریں ہمدان اپنی پشت پر محسوس کر سکتا تھا بخوبی۔

جبکہ سجیل شاہ انہیں سوچوں میں غرق تھے کہ ایسا کیا ہوا تھا کہ ہمدان نے کسی بھی چیز کی وضاحت دینا ضروری نا سمجھی تھی اور یوں ایک دم سے جس شخص کو وہ لوگ مرا ہوا سمجھ رہے تھے زندہ ہو کر واپس آ گیا تھا۔

"چچا جان!۔۔۔آپ بھی کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔۔۔آپ بھی چند لمحے استراحت فرمالیں"۔۔۔۔۔باسط ان کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں دیکھتا ہوا بولا۔جس پر انہوں نے ہوں میں سر ہلا دیا۔

زندگی کبھی کبھار ایسی حقیقتیں ہمارے سامنے لے کر آتی ہے جن کو قبول کرنا ہمارے لئے بہت مشکل ہوتا ہے مگر جب وہ سامنے آئینے کی صورت میں آ جائیں تو ان سے منہ موڑنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

سدرہ واپس کمرے میں آ رہی تھی جب راہداری میں اس کا ٹکراؤ جواد سے ہو گیا۔جواد نے اس کی جانب ایک نرم مسکراہٹ اچھالی۔

"کیسی ہیں آپ!۔۔۔دو دنوں میں ہی حویلی نے آپ کو گھما کر رکھ دیا ہو گا"۔۔۔جواد نے بات کرنے کی غرض سے بے تکا سا موضوع تلاشا جس پر سدرہ مسکرا دی۔وہ مسکرائی تو اس کی تھوڑی کا خم مزید گہرا ہو گیا جس میں ایک پل کو جواد شاہ کھو گیا مگر پھر جلدی سے نظریں ہٹالیں جبکہ سدرہ بھی اس کی یہ بے اختیاری دیکھ چکی تھی مگر نظر انداز کر گئی۔

"حویلی تو نام سے بدنام ہے!۔۔۔اصل میں تو اس حویلی کے لوگوں نے ہیرا پھیری شروع کی ہوئی ہے جناب"۔۔۔۔سدرہ کے جواب پر جواد کی سماعت میں محظوظ کن سا تاثر چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں خیر یہ بھی سچ ہے!۔۔۔۔خیر آپ لوگ آئے تو شادی پر تھے مگر یہاں پر آپ کو ایک ٹریجیڈی مووی دیکھنی پڑ گئی"۔۔۔۔جواد اب کہ دونوں ہاتھ پشت پر باندھتا ہوا بولا۔

"ہاں!۔۔۔بٹ آئی لائک ٹریجڈیز"۔۔۔۔سدرہ اپنی ڈھلکی ہوئی شال کندھوں پر درست کرتی ہوئی بولی جس پر جواد مسکرادیا۔اس کے ذہن میں جو سوال پنپ رہا تھا اس کو الفاظ کی صورت میں وہ کیسے ڈھالتا یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

"ویسے کتنی ملتی جلتی سوچیں ہیں نا ہماری!۔۔۔۔مجھے بھی ایڈونچرز اور ٹریجڈیز بہت پسند ہیں"۔۔۔۔۔جواد اپنی طرف سے دور کی لایا۔

"مجھے ٹریجڈیز صرف دوسروں کی لائف میں پسند ہیں!۔۔۔نا کہ اپنی لائف میں"۔۔۔۔۔سدرہ جتاتی نظروں سے بولی۔جبکہ جواد کے دماغ نے جب اس کی بات کو ڈی کوڈ کیا تھا وہ جان گیا کہ اس کا اشارہ کس جانب تھا اور وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی۔اس سب نے اس کے چہرے پر ایک دلکش سی مسکان بکھیر دی۔اور اس کے دائیں گال میں ہلکا سا گڑھا نمایاں ہوا۔

"یہ تو اور اچھی بات ہے!"۔۔۔۔جواد کو اور کچھ سمجھ نا آیا تو سر کی پشت کھجاتا دیوار پر نظریں جماتا بولا۔

"کیونکہ عقل مند انسان وہی ہوتا ہے جو دوسروں کی زندگیوں سے سبق حاصل کرے!۔۔۔تاکہ اپنی زندگی کو کھلونا بنالے"۔۔۔سدرہ اتنا کہہ کر آگے چل دی جبکہ جواد ابھی تک اس کی باتوں کی گہرائی کو سمجھنے کی کوشش میں تھا۔

یہ بات سچ تھی اس حویلی کی یہ ریت تھی کہ دو شادیاں کی جاتیں مگر اس پر کسی قسم کا دباؤ تو نہیں تھا جو وہ ایسا کرتا۔اور اس لڑکی کو دیکھ کر اس کے دل نے یکبارگی ہی میں خود میں بسالیا تھا۔اس لڑکی کے ہوتے ہوئے دوسری تیسری!۔۔۔یا کسی اور کی گنجائش باقی نارہ جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنی کہانی کو روک کر ہم چند دن پہلے کا منظر دوہراتے ہیں جہاں پر ہمدان اب کی بار رسیوں سے آزاد زمین پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔

"کیسا لگ رہا ہے عرش سے فرش پر آکر"۔۔۔باسط کی سرد آواز پر ہمدان نے بلا کسی تاثر کے اس کی جانب دیکھا۔

چند لمحے پہلے اس کے بھیجے گئے آدمی ہمدان کو خاصا زدوکوب کر کے جا چکے تھے جس کے باعث اس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے۔ کنپٹی کے پاس سے بھی خون کی باریک لکیر گردن تک آتی خشک ہو چکی تھی۔ایک آنکھ کے گرد نیل کا نشان تازہ دکھائی دیتا تھا۔

"تم مجھے مار دو!۔۔۔یہی بہتر رہے گا میرے لئے بھی اور تمہارے لئے بھی"۔۔۔۔۔ہمدان سنسناتے لہجے میں بولا آنکھیں ہنوز سرد تاثر دے رہی تھیں۔

"میں تمہیں ماروں گا!۔۔۔ضرور ماروں گا۔۔۔لیکن اس سے پہلے حساب بھی بے باک کروں گا"۔۔۔۔باسط سرد لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میری بہن سے منگنی کرنے کے باوجود بسماء یوشع!۔۔۔یوشع حیدر خان کی بیٹی سے شادی کی!۔۔۔وجہ جو بھی تھی۔۔۔لیکن کی نا!۔۔۔۔ناصرف میری بہن کو دھوکا دیا بلکہ ہمارے حق پر بھی قبضہ جما کر بیٹھ گئے تم"۔۔۔۔باسط سرد لہجے میں بولا جبکہ آنکھوں کی ویرانی قابل دید تھی۔

"تم نے میری بہن سے اس کی محبت چھینی!

اور مجھ سے میری محبت!

ہمدان علی شاہ"۔۔۔۔۔باسط سر کو دائیں بائیں جنبش دیتا ہوا بولا۔

"کیا مطلب تمہاری محبت؟۔۔۔۔بسماء سے شادی کاروباری معملات کے طور پر طے ہوئی تھی میری۔۔۔اور پھر ہمارے ہاں دو دو شادیوں کا رواج ہے جبھی میں راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔اور شہناز سے بھی اب وعدہ وفا کرنے والا تھا مگر تمہاری محبت کہاں سے آ گئی بیچ میں بتانا ذرا"۔۔۔۔ہمدان اب کہ اچنبھے بھرے لہجے میں بولا۔

"بسماء بنت یوشع حیدر خان میری محبت تھی! جس کو میں نے دل و جان سے چاہا تھا!

کبھی نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا تھا!

کہ میں اس پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا!

اس امید میں کہ ایک دن قسمت اس کو میری جھولی میں ڈال دے گی!

مگر یہ کہاں کا انصاف ہوا کہ جس نے اس کو مانگا بھی نہیں!۔۔۔اس کے لئے تڑپا بھی نہیں۔۔۔وہ بن مانگی دعا بن کر اس کے نصیب میں لکھ دی گئی۔۔۔۔باسط سرد لہجے سے شروع ہو کر یاسیت بھری آواز لئے بولا۔

"خیر!۔۔۔۔قسمت نے ایک ستم ڈھایا۔۔۔دوسرا تم نے اور تمہارے بابا نے۔۔۔مگر اب باری ہماری ہے"۔۔۔۔باسط اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اور میرے آدمی اچھے سے تمہیں بتا چکے ہوں گے کہ تمہیں باسط علی شاہ کو واپس حویلی لے کر جانا ہے اور تمام لوگوں کو کون کون سی وضاحتیں دینی ہیں۔امید کرتا ہوں یاد دہانی کی ضرورت نہیں محسوس ہو گی تمہیں"۔۔۔۔باسط اس کو سرتاپیر گھورتا بولا۔جس پر ہمدان نے تنفر سے سر جھٹکا۔اب اپنے رقیب کو ہی حویلی لے کر جانا پڑے گا۔۔۔۔اف۔۔۔اس سے برا بھی کچھ ہو سکتا تھا کیا کچھ؟

"زندگی اس سے کہیں زیادہ بری ہو سکتی ہے ہمدان علی شاہ!۔۔۔اس لئے میرے ساتھ کسی بھی قسم کی چالاکی کی کوشش مت کرنا!۔۔۔ورنہ میں بہت بری طرح پیش آؤں گا"۔۔۔۔۔باسط دھمکی دیتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

اس کے جاتے ساتھ ہی ایک آدمی ہاتھ میں مرہم پٹی لئے کمرے میں داخل ہوا۔اور ہمدان کے زخموں کو صاف کرتا ان پر مرہم لگانے لگا۔

حالیہ دن میں آیا جائے تو ہسپتال کی راہداری میں عمر بے چینی سے ٹہلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ہشام صاحب کی رپورٹس ابھی تک نا آئی تھیں۔

"یار نائمہ!۔۔۔کب تک آئیں گی بابا کی رپورٹس۔۔۔مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے"۔۔۔۔عمر پریشان لہجے میں بولا جس پر نائمہ نے ٹھنڈی سانس بھری۔اچھا بھلا پڑھا لکھا شخص بھی کام کی نزاکتوں کو نا سمجھتا تھا۔باقی عوام تو پھر بعد کی بات تھی۔

"عمر! دو گھنٹے کا ٹائم مانگا تھا۔۔۔ابھی آدھا گھنٹہ پڑا ہے۔۔۔۔اور بلڈ ٹیسٹ کی رپورٹس تو کل ملیں گی۔۔۔تم پیشنس سے کام لو"۔۔۔۔نائمہ پیشہ ورانہ انداز میں دلاسہ دیتی بولی۔

"سوری یار!۔۔۔اپنی فرسٹریشن میں میں تم سے بھی روڈ ہو گیا"۔۔۔۔عمر اپنی غلطی کا احساس ہونے پر شرمندگی سے بولا۔

اتنے میں ایک ڈاکٹر ان دونوں کی طرف آیا۔

"السلام علیکم!۔۔۔میں ڈاکٹر واسق ہوں۔۔۔آپ کے بابا کا کیس میرے پاس ہی آیا ہے۔۔۔اور میں یہ بتانا چاہ رہا تھا آپ کو کہ ان کو انجائینا(Angina)اٹیک آیا تھا۔"۔۔۔۔۔۔۔واسق پیشہ ورانہ انداز میں بولا جبکہ عمر لفظ انجائنا پر ہی اٹک گیا تھا۔

"مگر بابا کو تو کوئی پریشانی نا تھی!۔۔۔ان کو انجائنا اٹیک کیسے ہو گیا بھلا"۔۔۔۔عمر نا سمجھی سے بولا۔

"آپ فکر مت کریں!۔۔۔ضروری نہیں کہ انجائنا اٹیک کسی وجہ سے ہی ہو۔۔۔۔بڑھتی عمر کے ساتھ دل کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں جس کے باعث دباو بڑھنے کے باعث کبھی کبھار ایسی سچویشن کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اور یہ بس پرا پر ڈائیٹ سے ٹھیک ہو جائے گا!۔۔۔ڈونٹ وری"۔۔۔۔واسق تفصیل سے سمجھانے کو بولا آخر کو وہ اس کی کولیگ کا کزن تھا۔

"ڈاکٹر واسق ٹھیک کہہ رہے ہیں عمر!۔۔۔یہ سینیئر ہارٹ اسپیشلسٹ ہیں!۔۔۔تم ٹینشن مت لو"۔۔۔۔نائمہ بھی تائیدی انداز میں بولی جس پر عمر نے گہری سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

"ہم کچھ دیر تک انکل کو ڈسچارج کر دیں گے!۔۔۔آپ ان کو گھر لے جایئے گا اور ان کا بہت سارا خیال رکھیے گا"۔۔۔۔ڈاکٹر واسق مصافحہ کرتا وہاں سے چلا گیا جبکہ عمر وہیں موجود چیئر پر بیٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سجیل شاہ کی حویلی میں آیا جائے تو وہاں پر سب لوگوں کا عجیب رنگ ڈھنگ تھا۔سب لوگوں میں ہمدان کی واپسی کو لے کر چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔

ہمدان اپنے اور بسماء کے کمرے میں داخل ہوا تو بسماء کو چت لیٹے دیوار کو گھورتا ہوا پایا۔

"کیسی ہو"۔۔۔ہمدان نے اس کو بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا۔جس کے ایک طرف ارحم اس پر اپنا ننھا ہاتھ رکھ کر سو رہا تھا۔

"کیسی ہو سکتی ہوں میں"۔۔۔۔بسماء نے الٹا سوال داغا۔

"بہت خوش ہو گی تم تو"۔۔۔۔ہمدان اب کہ بیڈ پر آ کر بیٹھ چکا تھا اور ایک ہاتھ سے ارحم کے بال سہلانے شروع کر دیئے۔

"میرے پاس خوش ہونے کی کیا وجہ ہے بھلا"۔۔۔۔بسماء نے ہنوز چھت کو تکتے ہوئے سوال کیا جس پر ہمدان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"تمہارا شوہر کسی اور کا ہونے سے بچ گیا! اس سے بڑھ کر خوشی کی بات کیا ہو گی تمہارے لئے"۔۔۔۔ ہمدان اب کہ بسماء کو نظروں کے حصار میں لئے بولا جبکہ بسماء نے ایک نگاہ غلط تک اس پر ڈالنا پسند نہیں کیا تھا۔

"میری محبت میری نہیں رہی!۔۔ شوہر بھی میرا نا رہتا تو کونسا کچھ ہو جانا تھا"۔۔۔ بسماء یاسیت سے بولی۔

"میرے پاس سب کچھ ہوتے ہوئے بھی میں خالی ہاتھ ہی رہ گئی ہوں"۔۔۔ بسماء اب کہ اٹھ بیٹھی تھی اور ہمدان کے چہرے پر نظریں گاڑھے بولی۔ جبکہ اس کا چہرہ دیکھ کر ایک لمحے کو تو وہ ٹھٹک گئی تھی۔ ماتھے پر زخم کا نشان، چہرے پر نیل!۔۔۔ بازو پر بندھی پٹی۔۔۔ بسماء کا دل لرزا۔

"تم نے سب کچھ ہار کر بھی سب کچھ جیت لیا ہے!

تمہاری قسمت نے تم سے سب کچھ لے کر بھی واپس کر دیا ہے"۔۔۔۔ ہمدان بسماء کی اداس نگاہوں سے نگاہیں ملائے بولا جس پر بسماء تلخی سے مسکرائی۔

"اب مجھے س قسمت سے تم تو ہر گز نہیں چاہیے تھے ہمدان علی شاہ!۔۔۔تم نے محبت تو دی مگر عزت،مان و مرتبہ جو ایک عورت کو دینا چاہیئے وہ نہیں دیا!۔۔۔تم نے ہمیشہ سے عورتوں کو کم تر سمجھا ہے۔۔۔اور مجھ سے اب یہ سب مزید برداشت نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔۔بسماء بیڈ سے اٹھ کر پھنکارنے والے لہجے میں بولی۔

"اور آج کے بعد!۔۔۔میرے بیڈ روم میں کبھی بھی داخل مت ہونا ہمدان علی شاہ تم!۔۔وگرنہ انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے"۔۔۔۔بسماء انگلی اٹھا کر تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی جس پر ہمدان ایک پل کو حیران رہ گیا۔جبکہ بسماء کمرے سے باہر چل دی۔ایک ان دیکھی بلند دیوار ان دونوں کے درمیان حائل ہو چکی تھی۔جس کو توڑنا کٹھن دکھائی دیتا تھا۔

سنبل اپنے کمرے میں گہرا اندھیرا کئے صوفے پر نیم دراز تھی۔دوپٹہ ڈھلک کر زمین پر گرا پڑا تھا۔

"امی۔۔۔آپ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئیں!۔۔۔پھر باسط بھی چلا گیا۔۔۔۔بابا نے بھی مجھے خود سے دور کر دیا!۔۔۔ان سب میں سے کوئی ایک بھی واپس نہیں آیا!۔۔۔تو اب باسط تم کیوں آئے ہو واپس"۔۔۔۔۔سنبل سیدھی ہوتی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بولی۔بال چہرے کے اطراف میں گرے ہوئے تھے۔

"یہ۔۔۔سب۔۔۔سچ نہیں ہو سکتا ہے!۔۔۔۔نہیں یہ میرا وہم ہے"۔۔۔۔سنبل سر کو نفی میں جنبش دیتی ہوئی بولی۔

"آخر کیوں!۔۔۔۔میرے امتحانات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے ہیں"۔۔۔۔سنبل ہذیانی انداز میں روتے ہوئے بولی۔جبھی اس کے کمرے کا دروازہ کھولتی بسماء اندر داخل ہوئی تو اس کی سسکیوں سے ٹھٹکی۔

سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر لائٹس آن کیں تو سامنے صوفے پر سنبل سر دونوں ہاتھوں میں گرائے سسک رہی تھی۔

"سنبل آپا!۔۔۔آپا آپ کو کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔بسماء دوڑ کر آ کر اس سے لپٹ گئی۔اور اس کے گرد حصار مضبوط کر لیا۔

"بسماء بس ایک بار کہہ دو کہ وہ سب جھوٹ ہے!

باسط واپس نہیں آیا۔۔۔وہ سب میرا وہم تھا"۔۔۔۔سنبل ہزیانی لہجے میں بولی تو بسماء نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔

"آپا!۔۔۔خود کو سنبھالئے۔۔۔میرا حوصلہ تو آپ بڑھاتی تھیں نا!۔۔۔اگر آپ ہی اپنا حوصلہ کھو دیں گی تو مجھے کون دلاسہ دے گا"۔۔۔۔بسماء اب کہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔اپنی دوست، غم گسار اور بڑی بہن جیسی لڑکی کو یوں ٹوٹا بکھرا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"میں ایک زندہ حقیقت کی صورت میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں! تم آخر کار کیوں یقین نہیں کر لیتی"۔۔۔۔۔باسط جو ادھر سے گزر رہا تھا رونے کی آواز پر

کمرے کی جانب بڑھا اور یوں سنبل کو روتا دیکھ کر رہ نا سکا۔ بکھرے بال، سرخ آنکھیں جو کثرت گریہ کا ثبوت پیش کر رہی تھیں۔

"بسماء!۔۔۔اس سے کہو چلا جائے یہاں سے"۔۔۔۔ سنبل نے باسط کی جانب سے گریز برتتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں سے تب تک نہیں جاؤں گا جب تک تم یہ ماتم بند نہیں کرو گی!۔۔۔میرے مرنے پر ماتم کناں نا ہونے والی میرے جینے کی خبر سن کر کیوں کر ماتم کناں ہے"۔۔۔۔ باسط زہر خندہ لہجے میں بولا جبکہ سنبل ایک جھٹکے سے کھڑی ہوتی سرعت سے اس کے قریب گئی اور اس کا گریبان دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر بولی۔

"تم ایک نمبر کے دھوکے باز ہو!۔۔۔جس نے مجھ سے عہد کر کے اس کو بے دردی سے توڑا!۔۔۔اور اب بے شرموں کی طرح ہماری زندگیوں میں زہر

گھولنے آ گئے ہو"۔۔۔۔۔ سنبل کے لہجے کی پھنکار سن کر بسماء ایک پل کو سہم سی گئی تھی۔

"میرے گریبان سے ہاتھ ہٹالو اپنے!۔۔۔ورنہ دوبارہ ان ہاتھوں کو دیکھنے کے قابل نہیں رہو گی"۔۔۔۔۔ باسط اب کہ سرد لہجے میں بولا۔

"نہیں ہٹاوں گی ہاتھ!۔۔۔کرلو جو کرنا ہے۔۔۔نہیں ڈرتی میں تم سے"
۔۔۔۔۔ سنبل بھی نڈر انداز میں پھنکاری۔ جبکہ باسط نے اتنا سننے کی دیر تھی سنبل کے ہاتھ ایک جھٹکے سے اپنے کالر سے ہٹائے جس پر سنبل لڑکھڑاتی ہوئی اس سے دور ہوئی۔اس وقت اس کو کسی چیز کا ہوش نا تھا۔بکھرے بال،دوپٹہ کہیں اور زمین پر اپنی قسمت پر رو رہا تھا!

اور اس کا بکھرا سراپا باسط کی نظروں کے سامنے تھا جس سے وہ نظریں چرا تا رخ موڑ گیا۔

"میں نے تم سے کوئی عہد نہیں کیا تھا!۔۔۔۔یہ عہد ہمارے بڑوں کا تھا۔۔۔اور اس عہد کی پاسداری بھی ان کا فرض تھی۔۔۔لیکن وہ نا کر سکے"۔۔۔۔باسط اب کہ نرم لہجے میں بولا جبکہ بسماء نے سنبل کی شال اس کے کندھوں پر اوڑھائی۔جس کو اس نے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے جکڑ لیا۔

"اور میں اس سب میں اصل قصوروار نہیں ہوں

!۔۔۔تمہارا مجرم کوئی اور ہے۔۔۔جا کر اس کو تلاش کرو"۔۔۔باسط اتنا کہتا ایک لمحے کو رکا۔

"اور جتنی جلدی ہو خود کو سنبھال لو!

اور یوں کسی غیر مرد کے سامنے اپنا آپا نہیں کھو دیا کرتے ہیں!

ہر مرد باسط علی شاہ نہیں ہوتا ہے"۔۔۔۔باسط اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ سنبل کی سماعتوں میں اس کے الفاظ ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے کبھی خود بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اتنا سخت رد عمل دے گی۔

سجیل شاہ نے اس وقت ہمدان کو کٹہرے میں کھڑا کیا ہوا تھا۔ جبکہ ہمدان بے زاریت سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ آخر تمہیں شادی سے عین ایک دن پہلے غائب ہونے کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔۔ سجیل شاہ غیض بھرے لہجے میں بولے۔

"آپ کے خیال میں میری شکل پر گدھا لکھا ہوا ہے؟۔۔۔۔ یا مجھے کوئی شوق تھا یہ سب کرنے کا"۔۔۔۔ ہمدان اب کہ اکتائے لہجے میں بولا۔

"اور باسط کو تم نے اپنے ہاتھوں سے مارا تھا نا؟۔۔۔ تو پھر وہ زندہ کیسے ہے؟"۔۔۔۔۔۔ سجیل شاہ اب کہ پھنکارے جبکہ ہمدان نے ان کو زچ نگاہوں سے دیکھا۔

"آپ کو ایک مرتبہ بات سمجھ کیوں نہیں آتی بابا!۔۔۔مجھے باسط نے اغواء کروایا تھا۔۔۔اور وہی اس سب کا ذمہ دار ہے"۔۔۔۔۔ہمدان اب کہ دھیمے لہجے میں بولا۔

"اور وہ زندہ کیسے ہے یہ اس کی خوش قسمتی ہے!۔۔۔اور ہماری بد قسمتی ہے"۔۔۔۔۔ہمدان کے لہجے کی شکستگی اب قدرے واضح تھی۔

"نہیں!۔۔۔ہم وہ سب دوبارہ سے شروع کریں گے!۔۔۔یہ کھیل جہاں پر رکا تھا وہیں سے دوبارہ شروع ہو گا"۔۔۔۔۔سجیل شاہ سوچنے کے سے انداز میں بولے۔

www.novelsclubb.com

"لیکن بابا!۔۔۔اب میں شہناز سے شادی کسی بھی صورت نہیں کروں گا"۔۔۔۔۔ہمدان حتمی لہجہ اپناتے ہوئے بولا۔

جبکہ سجیل شاہ نے اس کو مستفسر نگاہوں سے دیکھا۔

"کیوں کہ باسط علی شاہ میرا رقیب ہے!

اور اپنے رقیب کی بہن سے میں اب شادی ہر گز نہیں کر سکتا

ہوں"۔۔۔۔۔۔ہمدان زہر خندہ لہجے میں بولا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس سب سے"۔۔۔۔۔سجیل شاہ نا سمجھی سے بولے۔

"باسط علی شاہ!۔۔۔۔بسماء یوشع حیدر سے محبت کا دعوے دار

ہے!"۔۔۔۔ہمدان دانت کچکچاتا بولا۔اور ساتھ ہی ایک مکا دیوار میں دے مارا۔

"اور یہ سب اس نے کتنی بے باکی سے میرے منہ پر کہہ دیا!۔۔۔۔اور میں وہ

بد قسمت شخص ہوں جس کی ڈور اس کے ہاتھوں میں ہے"۔۔۔۔ہمدان بے بسی

سے بولا جبکہ سجیل شاہ کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ ابھری۔

"تم شہناز سے نکاح کرو گے!

تبھی تو اس کے پچیس سال کی ہونے پر جو پراپرٹی اس کو ملنی ہے ہمیں ملے گی ہمدان"۔۔۔۔ سجیل شاہ مکارانہ انداز میں بولے۔ جبکہ باہر دروازے پر کھڑی سنبل یہ سب سن کر حق دق رہ گئی۔ مطلب اس کا باپ اس حد تک بھی جا سکتا تھا۔ بے جان قدموں کے ساتھ وہ لڑکھڑاتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

"بابا!۔۔۔ میرا ایک بیٹا بھی ہے۔۔۔ میں ایک بار غلطی کر چکا ہوں! مگر بار بار نہیں کروں گا۔۔۔۔ زندگی بار بار موقع نہیں دیتی ہے۔۔۔ میں بسماء یا ارحم دونوں میں سے کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچا سکتا مزید اب"۔۔۔۔۔۔ ہمدان قطعی انداز میں بولا۔

"تم پاگل ہو چکے ہو!۔۔۔۔ تم سے کس نے کہا کہ شہناز کے ساتھ رہنا ہمیشہ!۔۔۔ ان دونوں بہن بھائیوں کو اب صفحہ ہستی سے مٹانا ہے"۔۔۔۔۔ سجیل

www.novelsclubb.com

شاہ سرد انداز میں بولے۔ان کے اندر کا شیطان ان پر پوری طرح سے حاوی ہو چکا تھا۔کمرے میں موت کا سا سماں تھا۔

"لیکن میں اب اپنی اولاد کی یا بیوی کی حق تلفی نہیں کروں گا"۔۔۔۔ہمدان اتنا کہتا اتھ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

سامنے باسط کو دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھٹکا مگر پھر سر جھٹکتا وہاں سے چلا گیا۔اس کو اب فرق نہیں پڑتا تھا کہ اب اس کے متعلق کیا سوچتا ہے۔

جبکہ باسط اپنا اگلا لائحہ عمل طے کرنا شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہشام صاحب کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔اس وقت وہ بستر پر نیم دراز تھے۔

"عمر بیٹا تم پریشان کیوں ہو رہے ہو!

میں بالکل ٹھیک ہوں"۔۔۔۔عمر جوان کے برابر میں ان کا ہاتھ تھام کر بیٹھا ہوا تھا۔

"عمر بھائی!۔۔۔آپ نے بہت غلط کیا۔۔۔۔مجھے یا امی کو بتانا تک گوارہ نا کیا"۔۔۔۔۔خجستہ نروٹھے پن سے بولی۔

"تم پیپر دینے گئی ہوئی تھی بیٹا!

اور تمہارے واپس آنے کے ایک گھنٹے بعد ہم لوگ واپس آ گئے ہیں۔۔۔۔اب میں کیا پوری پلٹن لے کر ہسپتال جاتا"۔۔۔۔عمر خجستہ کو چڑانے کی خاطر بولا اور وہ واقع میں چڑ بھی گئی تھی۔

"آپ بہت خراب ہیں!

بابا آپ ان سے کہئے آپ میرے بابا ہیں۔۔۔ان کے نہیں"۔۔۔۔۔خجستہ اب کے ہشام صاحب کا بازو پکڑتی بولی جس پر عمر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھئی عمر!۔۔۔خجستہ میری بیٹی ہے!۔۔۔تم اس کو تنگ مت کرو"۔۔۔ہشام صاحب مسکرا کر بولے۔

"بابا میں تو آپ کا بیٹا ہی ہوں!۔۔۔۔البتہ خجستہ کا نہیں پتا۔۔۔شائد گود لی ہو"۔۔۔۔۔عمر محضوض کن تاثرات لئے بولا۔

"گود لینی ہوتی تو ایسی اولاد نا لیتی میں"۔۔۔۔۔

شائلہ بیگم اندر آتے ہوئے بولیں جس پر خجستہ نے ناراض نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا۔

"امی آپ ہمیشہ ایسے کرتی ہیں"۔۔۔۔۔خجستہ ناراضی سے بولی۔

اتنے میں صغری تائی نائمہ اور زیان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں تو خجستہ سرعت سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

"میں تو بہت پریشان ہو گئی تھی بھائی صاحب نائمہ سے آپ کی طبیعت کا سن کر! اسی لئے مجھ سے رہا نا گیا تبھی میں فوری آ گئی"۔۔۔۔بیڈ کے پاس موجود چیئر پر بیٹھتی صغری بیگم بولیں۔اور ان کا حال احوال پوچھنے لگیں۔خجستہ اپنے کمرے میں آ چکی تھی۔

"کچھ ہونا ہو!۔۔۔ان کی آمد ضرور ہوتی ہے"۔۔۔۔خفگی سے سوچتی وہ کتاب کھول کر بیٹھ گئی۔کیونکہ کل اس کا آخری پیپر تھا اور مقابلہ بھی سخت تھا۔

حوریہ بیگم اور مبین شاہ،اسماعیل شاہ کی فیملی کو لے کر مبین منزل واپس آ چکے تھے۔جس مقصد کے لئے وہ لوگ یہاں آئے تھے اس کے پیچھے کی حقیقت جان کر شائستہ بیگم قدرے پریشان تھیں۔ان کے وہم و گمان میں بھی یہ سب نا تھا جو انہوں نے فیس کیا تھا۔

جبھی دلبر داشتہ ہوتی وہ اپنا اور باقی سب کا سامان پیک کر رہی تھیں۔

"امی یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟۔۔۔سامان کیوں پیک کر رہی ہیں"۔۔۔۔صالحہ کمرے میں آتی ان کو دیکھ کر بولی جبکہ سدرہ جو موبائل پر مصروف تھی نظر اٹھا کر اس کو دیکھا پھر واپس مصروف ہو گئی۔

"ہم لوگ کل واپس گھر جا رہے ہیں۔کل صبح یا دوپہر میں نکلیں گے"۔۔۔۔شائستہ بیگم بیگ کی زپ بند کرتی ہوئی بولیں۔

"پر امی!۔۔۔ہم تو یہاں ایک ہفتہ رہنے کے لئے آئے تھے!۔۔۔ابھی تو صرف دو دن ہوئے ہیں"۔۔۔۔صالحہ ناسمجھی سے بولی جس پر شائستہ بیگم نے اس کو گھورا۔

"ہم یہاں شادی پر آئے تھے اور جو جو منظر یہاں میں دیکھ چکی ہوں ایک منٹ مزید نہیں رکوں گی"۔۔۔۔۔شائستہ بیگم قطعی انداز میں بولیں۔

"چلیں جیسی آپ کی مرضی میں کیا کہہ سکتی ہوں"۔۔۔۔صالحہ ہتھیار ڈالتی بولی۔

جبکہ اسماعیل صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو ان کو یوں دیکھ کر ٹھٹکے۔ایک نظر پیک ہوئے بیگز پر ڈالی دوسری نظر ان تینوں کے چہروں پر۔صالحہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"شائستہ آپ نے سامان کیوں پیک کر لیا ہے سارا"۔۔۔۔اسماعیل صاحب مستفسر ہوئے۔

"کیونکہ ہم لوگ کل واپس جا رہے ہیں"۔۔۔۔شائستہ بیگم نے خفگی سے جواب دیا۔

"مگر ہم ابھی واپس نہیں جا رہے ہیں!

آپ سارا سامان واپس رکھ لیں!

www.novelsclubb.com

اور بچیوں کا سامان بھی ان کے کمرے میں پہنچا دیں"۔۔۔۔اسماعیل صاحب ان کے لہجے کی خفگی بھانپتے ہوئے نرم انداز میں بولے جس پر شائستہ کی آنکھوں میں سوالیہ تاثر ابھرا۔

"اور آپ میرے ساتھ آئیں پہلے!

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"۔۔۔۔اسماعیل صاحب اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چل دیئے جبکہ شائستہ بیگم بھی ان کی تقلید میں ہو لیں جبکہ صالحہ نے سدرہ کی طرف دیکھا جو ہنوز موبائل پر اسکرولنگ کر رہی تھی۔

اور پھر اپنا موبائل اٹھایا اور آن کر کے واٹس ایپ کھول کر بیٹھ گئی جہاں میسجز کا انبار لگا ہوا تھا۔

شائستہ بیگم خفا دیکھائی دیتی تھیں جبھی وہ خاموشی سے حوریہ بیگم اور مبین شاہ کو دیکھ رہی تھیں۔

"شائستہ ہم سے ایسی کیا کوتاہی سرزد ہو گئی جو تم یوں جانے کی تیاریاں کر رہی ہو"۔۔۔۔حوریہ بیگم شائستہ کو دیکھ کر مستفسر ہوئیں جس کے چہرے پر ان چاہے کہ تاثرات تھے۔

"نہیں آپا!۔۔۔بس جس مقصد کے لئے ہم لوگ یہاں پر آئے تھے وہ تو اب ختم ہو گیا!

اور صالحہ کی بھی یونیورسٹی اسٹارٹ ہونے والی ہے بس اسی لئے واپسی کی تیاری کی ہے"۔۔۔۔شائستہ اپنی بات مکمل کر کہ اب ان کے جواب کے منتظر تھیں۔

"آپ لوگوں کو جس مقصد کے لئے یہاں بلایا تھا شائستہ !۔۔۔اس کے متعلق تو ہم نے اب تک بات نہیں کی"۔۔۔۔اب کی بار مبین شاہ بولے۔اور شائستہ اسی بات سے پہلو تہی کر رہی تھیں۔

"میں نے جواد اور سدرہ کے متعلق اسماعیل سے بات کی تھی!۔فون پر کوئی بھی حتمی فیصلہ دینے سے منع کیا تھا اسماعیل نے!

تبھی ہم نے تم لوگوں کا اب تک انتظار کیا ہے!

اور تم یوں پہلو تہی کر کے جا رہی ہو"۔۔۔۔حوریہ کے لہجے میں شکایت کا عنصر غالب تھا۔

"جی میں جانتی ہوں!

پہلے مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا!

مگر اب جو یہاں کے حالات ہیں مجھے ایک نہیں کافی اعتراضات ہیں"۔۔۔۔۔شائستہ قطعی لہجے میں بولیں۔

"آپ اپنے اعتراضات ہمیں بتا سکتی ہیں!

ہم ان کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے"۔۔۔۔۔اب کہ مبین شاہ بولے۔

www.novelsclubb.com

"میری بچیاں اس ماحول میں ایڈجسٹ نہیں کر سکتی ہیں! اور اس حویلی کے بے ہنگم رواجوں میں وہ لوگ نہیں رہ سکتی ہیں"۔۔۔۔۔شائستہ کے لہجے میں کسی بھی قسم کی لچک موجود نا تھی۔

"شاہ حویلی کے رواج مبین منزل پر لاگو نہیں ہوتے ہیں!

یہ بات آپ بھی بخوبی جانتی ہیں"۔۔۔۔مبین شاہ بارعب انداز میں بولے۔

"آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ میرا اعتراض کیا ہے"۔۔۔۔شائستہ اب کہ حتمی لہجے میں بولیں۔

"اگر آپ کا اشارہ دوشادیاں کرنے کی جانب ہے تو اس کی وضاحت کرتا چلوں!۔۔۔کہ کوئی ایسی یہاں زور زبردستی نہیں کی جاتی ہے۔۔۔اور میرے گھر میں تو اس چیز کا رواج بالکل نہیں!

آپ مجھے دیکھ لیں۔

اسماعیل کو دیکھ لیں۔

یہ سب اسی خاندان کے فرد ہیں مگر ان بے ہنگم روایات کو ہم نے تو نہیں قبول کیا ہے!

اور ہماری اولادیں بھی ایسی کسی روایت کی پیروکار نہیں ہیں"۔۔۔۔ مبین شاہ اب کہ تفصیل دیتے بولے۔

"اور جواد کی سدرہ کے لئے پسندیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی ہم نے اس بارے میں سوچا ہے!

وہ اپنی رضامندی دے چکا ہے ہم لوگوں کو!

اور مجھے امید ہے کہ اب آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا"۔۔۔۔ مبین شاہ حتمی لہجے میں بولے۔

جبکہ شائستہ تذبذب کا شکار دکھائی دیتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"شائستہ تم میری بھابھی سے زیادہ بہن ہو!

تم لوگ آرام سے سوچ سمجھ کر جواب دینا!

کوئی زور زبردستی نہیں ہے کسی بھی طرح کی!

آخری فیصلہ تم لوگوں کا ہی ہوگا۔۔۔کل صبح آکر ہمیں بتا دینا"۔۔۔۔حوریہ اب کہ شائستہ کو پریشان دیکھ کر اس کے کندھے پر ہلکا سا دباؤ ڈالتی بولیں۔جس پر شائستہ بس سر ہلا کر رہ گئیں۔

اپنی بیٹی کے مستقبل کے متعلق فیصلہ لینا اتنا آسان کام نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

پوری زندگی کا معاملہ تھا یہ!

اور وہ ان کی پہلی اور لاڈلی اولاد تھی۔

رات ہوتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کمروں کو چل دیئے تھے۔

شائستہ کمرے میں ادھر سے ادھر بے چینی سے ٹہل رہی تھیں۔اتنے میں اسماعیل شاہ بھی کمرے میں آچکے تھے۔

"کیا ہوا ہے شائستہ ؟۔۔۔آپ ایسے کیوں بے چین ہیں"۔۔۔۔اسماعیل نے حیرانگی سے پوچھا۔

"میری بیٹی کے مستقبل کی بات ہے!

میں کیسے آسانی سے بیٹھ جاؤں"۔۔۔

شائستہ کے لہجے میں ایک ماں کی سی فکر تھی۔

"شائستہ آئیں ادھر بیٹھیں"۔۔۔۔اسماعیل ان کو صوفے پر بٹھا کر خود بھی برابر میں بیٹھ گئے۔

"آپ مجھے بتائیں! ہماری شادی کے وقت جب سب ناراض تھے سب کو راضی کرنے والی کون تھیں؟

جب سب آپ کو تنگ کرنے یا آپ کی ہتک کرنی کی کوشش کرتے تھے تو کون آپ کی سب سے زیادہ طرفداری کرتا تھا؟

اور اب بھی بھری محفل میں کون آپ کا حامی بنا تھا"۔۔۔۔۔اسماعیل شاہ نے پے در پے سوال کئے۔

"اس حویلی کے رواجوں کو آپ بھی جانتی تھیں!

مگر آپ نے مجھ پر بھروسہ کر کے میرا ساتھ نبھایا نا!

تو پھر جواد کے متعلق کیسی بے اعتباری ہے!

اس کے والد بھی بالکل میری طرح کی سوچ رکھنے والے ہیں!

آپ کیوں اتنی بے اعتبار ہو رہی ہیں"۔۔۔۔۔اسماعیل نرمی سے سوال کرتے گئے جبکہ شائستہ کے دماغ کی گرہیں کھلتی گئیں۔

www.novelsclubb.com

"حور یہ بے حد پیار کرتیں ہیں! آپ سے اور ہم سب سے! ان کو یوں بلاوجہ رنجیدہ نا کریں! اس طرح خوش تو آپ خود بھی نہیں رہ سکتی ہیں"۔۔۔۔۔اسماعیل اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گئے۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ! میں ہی شائد زیادہ سوچ رہی تھی!۔۔۔آپ صبح آپا کو ہاں کر دیجئے گا"۔۔۔۔۔شائستہ اب کہ مطمئن دکھائی دیتی تھیں۔

"مجھے آپ سے اسی سمجھداری کی توقع تھی"۔۔۔۔اسماعیل سراہے بنا نا رہ سکے۔

جبکہ سدرہ کے کمرے میں آیا جائے تو صالحہ وہیں پہ ڈیرہ جمائے بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ ماما بابا کونسی سیکرٹ میٹنگ کر رہے ہیں پھوپھو اور پھوپھڑ کے ساتھ"۔۔۔۔صالحہ پر سوچ انداز میں بولی جبکہ سدرہ نے ٹھٹک کر اس کی جانب دیکھا۔

شائد وہ جانتی تھی ان کا زیر بحث موضوع۔ مگر وہ مطمئن تھی چونکہ شائستہ کے خیالات پہلے ہی اسے معلوم ہو چکے تھے سو اس کو زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نا تھی۔

"مجھے کیا معلوم؟۔۔۔اور تم نے کیا اب میرے کمرے میں ہی پڑی رہنا ہے!۔۔۔اٹھو اپنے کمرے میں چلو"۔۔۔۔سدرہ سخت لہجے میں بولی۔

"چلی جاؤں گی!۔۔۔تم کونسا ابھی سو رہی ہو آپی"۔۔۔۔۔صالحہ لاپرواہی سے بولی جبکہ سدرہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

شاہ حویلی میں آؤ تو اک الگ سماں برپا تھا۔

"بڑے بھیا یہ آپ کو اتنی بے دردی سے کس نے مارا ہے"۔۔۔۔یہ زینیا تھی جو بھائی کے واپس آنے پر بے خبر تھی۔کچھ دیر قبل نیند سے بوجھل آنکھیں لئے کمرے سے باہر نکلی تو اپنے سامنے اپنے بھائی کو دیکھ کر پوچھے بنا نا رہ سکی۔

"کسی نے نہیں مارا ہے!

اور جاؤ تم جا کر سو جاؤ!۔۔۔رات کافی ہو گئی ہے"۔۔۔۔ہمدان سرسری سے انداز میں بولا۔

"ویسے آپ نے اچھا نہیں کیا اپنی شادی والے دن گھر سے بھاگ کر! یہی آپ بسماء سے شادی کے ٹائم گھر سے بھاگ جاتے تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی"۔۔۔۔۔زینیا اتنا کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ ہمدان ہکا بکا اس کو دیکھ کر رہ گیا۔شائد نیند میں تھی وہ! خود کو تسلی دی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

کمرے میں آ کر دروازہ بند کرتے جیسے ہی ہمدان پلٹا تو سامنے خالی کمرہ اس کا منہ چڑا رہا تھا۔نا تو وہاں بسماء تھی نا ارحم۔

ہمدان سر جھٹکتا بستر پر دراز ہو گیا۔

چند لمحوں بعد بسماء ارحم کو لئے کمرے میں داخل ہوئی تو ہمدان کو سامنے موجود پا کر ٹھٹکی۔ پھر غصے سے بیڈ کے قریب آ رکی۔ ارادہ تو ہمدان کو کمرے سے باہر نکالنے کا تھا مگر مصلحت کی خاطر ارحم کو بے بی کارٹ میں لٹاتی خود صوفے پر بیٹھ گئی اور ہمدان کو تکنے لگی۔ یہ سچ تھا کہ وہ آج بھی اس شخص سے بے پناہ محبت کرتی تھی مگر اس کی غلطی کی اتنی چھوٹی سزا تو نہیں ہو سکتی تھی۔ ہمدان نے خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تو پٹ آنکھیں وا کیں اور اک نرم مسکراہٹ بسماء کی جانب اچھالی۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ پیار الگ رہا ہوں کیا میں تمہیں؟۔۔۔۔جو ایسے دیکھ رہی ہو"۔۔۔۔۔ہمدان لہجے میں شرارت سموئے بولا۔

"پیارے لگنا تو مجھے تم اس وقت ہی بند ہو گئے تھے جب دوسری شادی کا ارادہ کیا تھا!

اب صرف مجھے زہر لگتے ہو"۔۔۔۔بسماء روکھے لہجے میں بولی جس پر ہمدان نے منہ بنالیا۔

"اور جب میں نے کہا تھا کہ میرے کمرے میں دوبارہ قدم مت رکھنا! تو پھر کیوں آئے ہو دوبارہ"۔۔۔۔بسماء سخت لہجے میں بولی۔

"کوریکشن ڈیئر مسز!۔۔۔یہ ہم دونوں کا کمرہ ہے"۔۔۔۔ہمدان اب کہنی پر سر ٹکاتے گردن ترچھی کئے بولا۔بسماء جو سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ڈوپٹہ گلے مفلر کی صورت لٹکائے صوفے پر ڈھیلی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی سیدھی ہو بیٹھی۔

"ابھی کل ہی کوئی مجھ سے کہہ رہا تھا کہ میں اس کے اور اس کی نئی نویلی دلہن کے کمرے سے دور رہوں!۔۔۔۔اب خود ندیدوں کی طرح میرے کمرے میں پڑا ہے"۔۔۔۔وہ بسماء ہی کیا جو حساب برابر نا کرے۔

"رات گئی بات گئی!۔۔۔غصہ تھوک دو جانم"۔۔۔۔ہمدان مخمور لہجے میں بولا جس سے فی الوقت بسماء کو کوفت ہو رہی تھی۔

"یہ فضول کے ناموں سے مجھے بلانے کی ضرورت نہیں ہے!۔۔۔ناہی میرے ساتھ فلرٹ کرنے کی ضرورت ہے"۔۔۔۔۔بسماء دوٹوک لہجے میں بولی۔

"اف!۔۔۔تم نے مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے جو اپنی ہی بیوی سے فلرٹ کرے گا وہ بھی شادی کے دو سال بعد"۔۔۔۔ہمدان سوالیہ انداز میں بولا جس پر بسماء نے ضبط سے دانت پیسے۔

"تم ابھی اسی وقت اٹھو!۔۔۔۔اور نکلو میرے کمرے سے"۔۔۔۔۔بسماء کا انداز وارن کرتا ہوا تھا۔

"نکال سکتی ہو تو نکال لو"۔۔۔۔ہمدان ابھی بھی ویسے ہی بولا۔

"ٹھیک ہے میں ہی چلی جاتی ہوں"۔۔۔۔بسماء اتنا کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اس کے تعاقب میں ہمدان کا بلند قہقہہ ابھرا تھا۔

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا جب باسط اپنے گھر پہنچا۔ایک کنال پر مشتمل یہ بنگلہ روز اول کی طرح شاندار دکھائی دیتا تھا۔پورے پانچ سال بعد وہ گھر لوٹا تھا۔ان پانچ سالوں میں اس نے ایک مرتبہ بھی اپنے گھر کا رخ نہیں کیا تھا۔یہ پانچ سال اس نے کہاں گزارے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا۔

بوجھل قدم اٹھاتا وہ آگے بڑھا۔داخلی دروازہ پار کرتے وہ راہداری سے گزر کر اپنی ماں کے کمرے کے باہر آ کر رک گیا۔

نظروں کے سامنے پانچ سال کا وقت ایسے تھا جیسے ابھی کل کی ہی بات ہو۔

دروازے پر دستک دیتا وہ وہ اندر کمرے میں آ گیا۔اس کی توقع کے عین مطابق فاخرہ بیگم جائے نماز بچھائے نوافل ادا کر رہی تھیں۔

وہ فی الوقت تشہد میں بیٹھی ہوئی تھیں۔باسط بنا آواز پیدا کیے ان کے پاس موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔فاخرہ بیگم نے جیسے ہی سلام پھیرا سامنے باسط کو دیکھ کر اپنی آنکھوں پر یقین نا آیا۔

"باسط۔۔۔بیٹا تم۔۔۔۔میں تو سمجھی تھی شہناز تھی"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم حیرت و غم کے ملے جلے تاثرات لئے بولیں۔

"کیا میرا آنا اچھا نہیں لگا آپ کو"۔۔۔۔باسط اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا جبکہ فاخرہ بیگم نے اس کو خود میں بھینچ لیا!۔۔۔باسط نے بھی اپنے دونوں بازو ان کے گرد حمائل کر لئے۔

"میرا بیٹا!۔۔۔ان پانچ سالوں میں ایک ایک پل تمہاری آمد کا انتظار کیا ہے!۔۔۔۔اب جب تم آ گئے ہو تو میں کیسے ناخوش ہوں گی"۔۔۔۔فاخرہ بیگم بھرائی آواز میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"امی میں نے بھی آپ کو بہت یاد کیا ہے!

اور بہت انتظار بھی کیا ہے آپ سے ملنے کا"۔۔۔۔۔باسط کے لہجے میں بھی نمی گھل گئی۔

"اچھا چلو آو ادھر بیٹھو میرے پاس میں اپنے بیٹے سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتی ہوں ابھی"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم اس کو صوفے پر بیٹھنے کا کہہ کر خود بھی صوفے پر بیٹھ گئیں۔جبکہ باسط نے ان کے برابر میں بیٹھنے کی بجائے زمین پر بیٹھ گیا اور اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"امی آپ ابھی تک اس وقت اٹھ کر نوافل ادا کرتی ہیں"۔۔۔۔باسط کے سوال پر فاخرہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔

"میں رات میں چند گھڑیاں اپنے رب کے حضور گزارتی ہوں!۔۔۔جیسے اس نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا۔اور اپنے بچوں کی جان و ایمان کی سلامتی مانگتی ہوں"۔۔۔۔فاخرہ بیگم کے لہجے کا الوہی عنصر باسط سے چھپا نا تھا۔

"حکم تو قرآن کو پڑھنے کا بھی ہے!

مگر آج میرا بیٹا واپس آگیا ہے تو میں صبح میں پڑھ لوں گی"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولیں۔

"نہیں امی!۔۔۔آپ قرآن پڑھیں!۔۔۔میں سنوں گا!۔۔۔۔اپنے اللہ سے کئے گئے عہد کو میری وجہ سے مت ڈیلے کریں"۔۔۔۔۔باسط اتنا کہہ کر اٹھ کر الماری سے قرآن پاک نکال لایا۔اور سامنے موجود میز پر ریل رکھ کر اس پر قرآن پاک کو رکھ دیا۔

"چلیں امی پڑھنا شروع کریں"۔۔۔۔باسط خود سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔فاخرہ بیگم بھی مسکرا دیں۔ان کا دل تشکر آمیز جذبات سے لبریز تھا۔آج کی یہ رات ان پر نعمتوں کی رات تھی۔انہوں نے اپنی خوش الحان آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنی شروع کی جبکہ باسط بغور ان کو سن رہا تھا۔چہرے پر تھکن کے آثار، نیند سے بوجھل آنکھیں!۔۔۔مگر وہ منہمک انداز میں سن رہا تھا۔فاخرہ بیگم جب نصف پارہ مکمل کر چکیں تو باسط پر نظر پڑی جو سو چکا تھا۔مسکرا کر اٹھیں اور اس پر لحاف ڈالتی اپنی باقی کی تلاوت مکمل کرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

باسط کا یہی معمول تھا جب سے وہ بڑا ہوا تھا روزانہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر تلاوت سنتے سنتے سو جانا۔

اگلی صبح سورج معمول کے مطابق طلوع ہوا۔ مبین منزل پر بھی دن چڑھے گہما گہمی شروع ہو چکی تھی۔ شائستہ اور اسماعیل جواد شاہ کی بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حوریہ بیگم بھی وہیں پر موجود تھیں۔

"آپا ہم راضی ہیں اس رشتے کے لئے!

جواد میرے بیٹوں جیسا ہے۔۔۔اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔شائستہ اپنی بات سامنے رکھتے بولیں۔

"یعنی تم لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔۔۔حوریہ بیگم پر جوش لہجے میں بولیں۔

تو اسماعیل نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

مگر ان کی خوشی کمرے میں آنے والے نئی آواز پر تھم گئی۔

"آپ سب کو کوئی اعتراض نہیں ہے مگر مجھے ہے"۔۔۔۔۔یہ سدرہ تھی جس کی آواز پر سب نے حیرانگی سے دیکھا۔اس کے لب و لہجے پر تو اسماعیل اور شائستہ بھی ایک لمحے کو ٹھٹکے۔

"سدرہ بیٹا تم سے پوچھ کر ہی تو ہم نے ہاں کی ہے حوریہ آپا کو"۔۔۔یہ شائستہ تھیں جو قدرے دھیمے انداز میں بولیں۔

"مگر میں اس حویلی کی مکروہ روایات کے متعلق نا جانتی تھی!۔۔۔نا یہاں کے لوگوں کی حقیقت"۔۔۔۔سدرہ قطعی لہجے میں بول رہی تھی۔جبکہ اس کے مقابل کھڑی صالحہ کے چہرے پر بھی وہی تاثرات تھے۔

"میں جانتے بوجھتے خود کو ایک اندھے کنویں میں نہیں دھکیل سکتی ماں بابا!

جہاں رشتوں کی پہچان ہی نا کی جاتی ہو!

ایک کو دکھ دے کر نئے کو سکھ دیا جاتا ہو!

معاف کیجئے گا بابا!

آپ کی بیٹی ایسی جگہ نہیں رہ سکتی ہے"۔۔۔۔۔سدرہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی جبکہ شائستہ اور اسماعیل بھی اب کہ سوچ میں پڑ گئے تھے۔جبکہ مبین شاہ اور حوریہ بھی پریشان دکھائی دیتے تھے۔جبکہ جواد ان سب میں سب سے زیادہ طیش میں دکھائی دیتا تھا۔

"آپ اپنے الفاظ کو ایک مرتبہ اپنے دماغ میں دہرا لیں!

یہ گھر مبین علی شاہ کا ہے!

اور یہاں کسی بھی رشتے کا تقدس پامال نہیں کیا جاتا ہے!

اس لئے آئندہ کچھ بھی بولنے سے پہلے دس مرتبہ سوچ لیجئے گا"۔۔۔۔جواد سرد لہجے میں بولا جبکہ سدرہ نے استہزائیہ سر جھٹکا۔

"بہر حال!۔۔۔ہم لوگ آج ہی واپس جا رہے ہیں امی ابو!۔۔۔۔میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔سدرہ اتنا کہہ کر رکی نہیں جبکہ وہاں موجود تمام نفوس کو سانپ سونگھ گیا۔

شائستہ اور اسماعیل دونوں ششدر بیٹھے تھے۔باقی سب لوگوں کا بھی یہی حال تھا۔ ان سب کا سکتہ صالحہ کی آواز پر ٹوٹا۔

"امی اب آ بھی جائیں"۔۔۔۔صالحہ کی بے زار آواز ابھری جس پر شائستہ نے کن اکھیوں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھا۔جبکہ حوریہ بیگم کی آنکھوں میں نمی اتر

www.novelsclubb.com

آئی۔جواد بنا کچھ کہے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔شائستہ بیگم اٹھ کر سدرہ اور صالحہ کے پیچھے گئیں تاکہ ان کو جھاڑ پلائیں۔مگر یہ سب ان کی خام خیالی تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی سدرہ!۔۔۔مجھے تم سے تو اس سب کی توقع نہیں تھی"۔۔۔۔شائستہ بیگم شاکی لہجے میں بول رہی تھیں۔

"مجھے جو ٹھیک لگا امی میں نے وہی کیا ہے"۔۔۔۔سدرہ اپنا سامان بیگ میں مکمل رکھتی اب زپ بند کر رہی تھی۔

"بڑے جب کوئی فیصلہ کر رہے ہوں تو کیا یہ ٹھیک بات ہے کہ ان کو یوں ٹوکا جائے"۔۔۔۔شائستہ بیگم پھر سے بولیں۔

"اگر فیصلہ آپ کے مستقبل کے متعلق ہو تو ضرور بولنا چاہیئے!۔۔۔اور یہی تربیت کی ہے آپ نے اور بابا نے ہماری"۔۔۔۔۔سدرہ اب زپ بند کر کے پلٹی اور دوبدو بولی۔

www.novelsclubb.com

"یعنی تمہیں اپنے ماں باپ کے کئے فیصلے پر بھروسہ نہیں ہے"۔۔۔۔۔شائستہ ناچاہتے ہوئے بھی یہ سوال کر گئیں۔

"امی پلیز!۔۔۔۔میں آپ سے یا کسی سے بھی بحث نہیں کرنا چاہتی ہوں۔فی الوقت مجھے اس حویلی سے دور جانا ہے۔جہاں صرف سازشوں اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت کی ہوائیں ہیں۔میرا دم گھٹتا ہے یہاں پر۔کجا میں یہاں پر ساری عمر گزاروں"۔۔۔۔۔اب کہ مفصل رو میں جواب آیا جس پر شائستہ بیگم ایک لمحے کو خاموش ہو گئیں۔غصے میں بھرے اسماعیل جو دروازہ کھول کر اندر آ چکے تھے یہ سن کر رک گئے۔ان کے اپنے سارے الفاظ دم توڑ گئے۔یہی تو وہ وجہ تھی جس کی بنا پر انہوں نے اپنی اولاد کو اور بیوی کو اس حویلی سے دور رکھا تھا۔مگر اب کیا وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی اولاد کی اس اندھے کنویں میں دھکیل دیتے۔

www.novelsclubb.com

"اور امی سب سے بڑی بات آپ نے مجھے اس بات کی بھنک بھی نا لگنے دی"۔۔۔۔یہ بولنے والی صالحہ تھی جو تب سے ان سب کی کاروائی ملاحظہ کر رہی تھی۔

"تم خاموش رہو!۔۔۔اس وقت کسی فضول گوئی کی کوئی گنجائش نہیں ہے"۔۔۔۔شائستہ سخت آواز میں بولیں۔جبکہ صالحہ منہ کھولے ان کو دیکھنے لگی۔

جبکہ اسماعیل کی آنکھوں میں دوسری جانب بہن کا چہرہ آرہا تھا۔بہن کی آنکھوں کی بجھتی جوت دیکھ وہ رنجیدہ ہو گئے تھے۔وہ ایک باپ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بھائی بھی تھے۔ایسے میں وہ کس کا ساتھ دیتے۔اولاد کا یا بہن کا؟۔۔۔۔اسی دو راہے پر وہ کھڑے اپنی سوچوں میں مگن تھے جب سدرہ کی آواز پر سوچوں کے بھنور سے باہر نکلے۔

"بابا آپ یہ سب جانتے تھے نا!

اور یہ بھی جانتے تھے کہ میں آپ کے فیصلے سے کبھی بھی انحراف نہیں کروں گی۔ مگر پھر بھی آپ نے یہ سب کیا"۔۔۔۔سدرہ کے سوالات کا رخ اب اپنے باپ کی جانب تھا۔

"سدرہ!۔۔۔۔"۔۔۔۔یہ شائستہ کی آواز تھی جس میں چھپی تنبیہہ کو وہ نظر انداز کر گئی۔

"بولئے نا بابا!۔۔۔۔آپ خود بتائیں میں یہاں پر کیسے رہوں!۔۔۔۔میرا یہ ماحول نہیں ہے۔میں آپ کے فیصلے سے کبھی بھی انحراف نا کرتی۔ مگر میں یہاں پر صرف سمجھوتہ کر سکتی ہوں۔خوش نہیں رہ سکتی"۔۔۔۔سدرہ نم آواز میں بولی۔اور اسماعیل شاہ سے بہتر کون جانتا تھا کہ سمجھوتے کتنے اذیت ناک ہوتے ہیں۔جو سمجھوتہ ان کی ماں نے کیا تھا آج اسی باعث وہ اور ان کا خاندان اس دوراہے پر کھڑا تھا۔

"تمہیں مسئلہ جواد سے شادی کرنے میں ہے یا اس حویلی میں رہنے سے"۔۔۔یہ سوال کرنے والی حوریہ تھیں جن کو موجودگی کو وہ چاروں محسوس ہی نا کر پائے۔

جبکہ سدرہ بھی چند لمحوں کو لاجواب ہو گئی۔ مگر اب جب اتنا بڑا قدم اٹھالیا تھا تو پھر ثابت قدم رہنا بھی تو بنتا تھا۔

"یہاں رہنے سے ہے"۔۔۔۔نپے تلے الفاظ میں جواب دیا۔

"اگر شادی کے بعد جواد تمہیں لے کر اس جگہ کی بجائے کہیں اور رکھے تو تمہارا کیا جواب ہو گا"۔۔۔۔حوریہ بیگم کے سوال پر وہاں موجود سبھی لوگ اک پل کو خاموش ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"حوریہ!۔۔۔۔تم جلد بازی مت کرو۔۔۔۔جواد سے پوچھے بنا اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر رہی ہو تم"۔۔۔۔۔اسماعیل ایک دم سے بولے جس پر وہ مسکرا دیں۔

"جواد سے پوچھ کر میں آپ کو اس کا جواب بتا دوں گی!

آپ اپنا جواب سوچ لیں لیں۔یہ آخری بار ہو گا میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔دوبارہ نا آپ کو شرمندہ کروں گی ناخود شرمندہ ہوں گی"۔۔۔۔حوریہ اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چل دی جبکہ پیچھے سے شائستہ افسوس سے سر ہلاتی رہ گئیں۔

"سدرہ میں ایک باپ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بھائی بھی ہوں!

اور یہاں میں نے اپنی بہن کی خوشی کو مقدم جانا یہ بھول کر کہ میری اولاد کا حق بہن سے زیادہ ہے مجھ پر!

میری بچی مجھے معاف کر دو"۔۔۔۔اسماعیل متاسف لہجے میں بولے۔

"بابا!آپ ایسے تو نہیں بولیں پلیز۔مانا مجھے اختلاف ہے مگر یوں رنجیدہ مت ہوں۔مجھے یہاں کے لوگوں سے نہیں یہاں کی روایات سے اعتراض ہے"۔۔۔۔سدرہ اپنی الجھن ان کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔

"تو پھر حوریہ آپا کہہ تو رہی ہیں نا!

جواد تمہیں لے کر کہیں اور سیٹل ہو جائے گا"۔۔۔۔۔شائستہ نے اپنی بات کہی جس پر سدرہ نے سرد سانس خارج کی۔

"امی یہ سب کہنا آسان ہوتا ہے! کرنا نہیں۔۔۔کیا بھروسہ جواد ہی نا مانے اس سب کے لئے تو پھر"۔۔۔۔۔۔سدرہ نے الٹا سوال داغا تو شائستہ بیگم بھی سوچ میں پڑ گئیں۔

"ٹھیک ہے صبح دیکھیں گے یہ سب ابھی آپ دونوں سو جائیں"۔۔۔۔اسماعیل سدرہ اور صالحہ کو دیکھتے ہوئے بولے جس پر صالحہ بنا کچھ کہے کمرے سے باہر چل دی۔راہداری میں اس کا سامنا جواد سے ہوا جس کو وہ سرے سے نظر انداز کر گئی۔جبکہ جواد نے بھی اس کو دیکھنا مناسب نا سمجھا۔

اس کا رخ اپنی ماں کے کمرے کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

ہشام صاحب کے گھر میں آیا جائے تو وہ اپنے کمرے میں بستر پر نیم دراز تھے۔شمائلہ بیگم ان کے سرہانے کرسی ڈالے بیٹھیں ہاتھ میں دوائیاں پکڑے ان کو کھانے کو دے رہی تھیں۔

"ہشام!۔۔۔آپ کی طبیعت مزید خراب ہو جائے گی دوا کھالیں"۔۔۔شمائلہ بیگم پچکارنے کے سے انداز میں بولیں۔

"ارے بیگم بس کرو!۔۔۔یہ کڑوی دوائیاں کھا کھا کر حلق تک کڑوا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ہشام کے لہجے کی ناگواری واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"بابا!

آپ یہ دوائیاں کھائیں اور جلدی سے صحتیاب ہوں۔مجھے پھر واپس کام پر بھی جانا ہے"۔۔۔۔عمر جو کہ اپنے کمرے میں جانے لگا تھا باپ کی آواز سن کر رک گیا اور تحکمانہ لہجے میں بولا۔

"واہ رے بیٹا!۔۔۔اب اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ باپ کو حکم دو گے"۔۔۔۔ہشام صاحب کی بات پر عمر مسکرا دیا۔

"بابا۔۔۔میں نے کبھی بھی آپ کے احترام میں کمی لانے کی کوشش نہیں کی! لیکن اگر آپ اپنی دوائیں مکمل نہیں کھائیں گے تو مجھے تھوڑی سختی دکھانی پڑے گی"۔۔۔۔عمر نرم لہجے سے کہتا بولا اور ماں کے ہاتھ سے دوائیاں لیتا ہشام صاحب کو پکڑا گیا۔

جس پر انہوں نے بنا کچھ کہے چپ چاپ دوائی کھالی۔

"اب میرا بیٹا خوش ہے نا!"۔۔۔۔ہشام صاحب سوالیہ انداز میں بولے جس پر عمر مسکرا دیا۔

"۔جی بابا!۔۔۔ابھی آپ لوگ آرام کریں۔۔۔ صبح مجھے آپ سب کو ایک جگہ پر لے کر جانا ہے"۔۔۔۔عمر اتنا کہتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ وہ دونوں پیچھے سے اس کو بلاتے رہ گئے۔

اپنے کمرے میں آکر لیپ ٹاپ آن کرتا وہ زوم پر لاگ ان کرتا میٹنگ اسٹارٹ کر چکا تھا۔

فاخرہ بیگم نماز عشاء پڑھ کر فارغ ہوئی تھیں تو شہناز ان کو کھانے پر بلانے کے لئے آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"امی آجائیں!۔۔۔۔کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے"۔۔۔۔شہناز ان کو اطلاع دیتی پلٹی۔

"باسط کو بلا لیا ہے تم نے"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم نے سوال کیا۔

"جی امی بلا لیا ہے! آ گیا ہو گا وہ اب تک"۔۔۔۔۔شہناز مڑتی ہوئی بولی۔اپنی ماں کی آنکھون کی چمک وہ دن بہ دن بڑھتی دیکھ رہی تھی اور اس بات پر بے حد خوش بھی تھی۔

اولاد کا سکھ بالکل اسی طرح سے ہوتا ہے جیسے مردہ زمین کو پانی زندہ کرتا ہے۔ویسے ہی نیک اولاد بڑھاپے کا عظیم سرمایہ ہوتی ہے۔

"اچھا چلو میں بھی ساتھ چلتی ہوں"۔۔۔فاخرہ بیگم بھی اس کے ساتھ ہو لیں۔

چند لمحوں بعد وہ لوگ ڈائننگ ایریا میں آ چکے تھے۔باسط سربراہی کرسی پر بیٹھا ہوا محو انتظار دکھائی دیتا تھا۔یہ منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔وہ بالکل اپنے باپ کا عکس تھا۔

آج ان کا گھرانہ ایک مکمل گھرانہ دکھائی دیتا تھا۔

کرسی کھینچتی وہ بھی بیٹھ چکی تھیں اور شہناز بھی ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

"باسط بیٹا!۔۔۔میں بہت خوش ہوں کہ تم واپس آ گئے ہو!۔۔۔آج میرا گھرانہ ایک مرتبہ پھر سے بھرا بھرا لگ رہا ہے"۔۔۔۔فاخرہ بیگم تو واری واری جا رہی تھیں۔

جس پر شہناز بھی مسکرا دی۔اور اپنے گھر کی ان خوشیوں کے قائم رہنے کی دل سے دعا کی۔

"امی!۔۔۔میں نے بھی آپ سب کو بہت یاد کیا ہے!

جن لوگوں نے ہماری زندگیوں میں زہر گھولا ہے ان کو اب اپنا حساب دینا ہو گا"۔۔۔باسط پانی گلاس میں انڈیلتا بولا جس پر فاخرہ بیگم نے پریشان نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں ایک بار تمہیں کھو چکی ہوں! دوبارہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکتی ہوں میں۔اس لئے پلیز ایسا کچھ مت کرنا جس سے ایک مرتبہ ہم پھر بچھڑ جائیں"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم کے لہجے کی پریشانی واضح تھی۔ایک ماں اپنی اولاد کے لئے پریشان نا ہو تو کون ہو بھلا!

"امی!۔۔۔بابا نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں آپ کی اور نازو کی حفاظت کروں گا! اور حق دار کو اس کا حق دلواؤں گا"۔۔۔۔۔میں اپنے مرے ہوئے باپ سے کئے وعدے توڑ نہیں سکتا"۔۔۔۔۔باسط واضح لہجے میں بولا جس کا مطلب تھا اس کو روکنا بے سود تھا۔

www.novelsclubb.com

ماحول میں تناؤ بڑھ چکا تھا جس پر شہناز نے باری باری ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"اچھا ابھی کھانا تو کھالیں آپ دونوں!

اور امی آپ بے فکر رہیں کہ باسط ایسا کچھ نہیں کرے گا"۔۔۔۔شہناز اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی جس پر باسط کندھے اچکا گیا۔

مبین منزل پر صبح نے اپنے پر پھیلائے تو وہاں پر ہلچل شروع ہو چکی تھی۔تمام ملازمین اپنے کام کرتے دکھائی دیتے تھے۔ایسے میں جواد کی گاڑی حویلی میں داخل ہوتی دکھائی دی جس پر حوریہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا۔پوری رات انہوں نے آنکھوں میں کاٹی تھی۔

جواد گاڑی کو پارک کرتا اب اندر داخل ہو رہا تھا۔رت جگے کے باعث آنکھیں شدید سرخ تھیں۔ملگجے سے حلیے میں وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔اپنے کمرے میں آکر کار کی کیز بیڈ پر اچھالتا وہ واشروم میں فریش ہونے کے لئے چلا گیا۔

چند منٹ بعد باہر نکلا تو حوریہ بیگم کو دیکھ کر ٹھٹکا۔

"امی جان آپ یہاں!۔۔۔سب خیریت تو ہے نا"۔۔۔۔۔جواد عامیانہ لہجے میں بولا۔کل رات والی تلخی کا شائبہ تک نا موجود تھا اس کے لہجے میں۔

"کہاں پر تھے تم ساری رات"۔۔۔۔حوریہ بیگم اس کا سوال نظر انداز کرتی بولیں۔

"ایسا کونسا پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ میں رات کو باہر رہا ہوں امی جان"۔۔۔۔جواد الٹا سوال کرتا اب بال برش کرتا دکھائی دے رہا تھا۔

"اس سے پہلے تمہارے باہر رہنے کی وجہ کچھ اور ہوتی تھی!

مگر اب جو وجہ ہے اس کے پیش نظر تم سے میں جواب طلب کر رہی ہوں"۔۔۔۔۔حوریہ بیگم سخت لہجے میں بولیں۔جبکہ جواد اپنی نرم گو ماں کو سخت لہجے میں بات کرتا دیکھ حیران تھا۔

"امی ایسا بھی کچھ نہیں ہوا!۔۔۔بس طبیعت بوجھل تھی سو ہوا کھانے کو باہر نکل گیا تھا"۔۔۔۔جواد ان کی تسلی کروانے کو بولا جس پر وہ کسی صورت متفق نا تھیں۔

"اچھا مجھے تم سے بات کرنی ہے!۔۔۔۔دھیان سے میری بات سننا اور پھر جواب دینا"۔۔۔۔حوریہ بیگم کے یوں بولنے پر جواد کا ماتھا ٹھنکا۔

"جی کہئے میں سن رہا ہوں"۔۔۔۔۔اب خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا۔

"تم سدرہ کو کس حد تک پسند کرتے ہو"۔۔۔۔۔حوریہ بیگم کی بات پر جواد کے ہاتھ سے پرفیوم کی شیشی چھوٹتے چھوٹتے بچی۔

"کیا مطلب ہے اس سب کا!

وہ لوگ تو منع کر چکے ہیں۔۔۔پھر ان سب باتوں کی کیا ضرورت پیش آ گئی"۔۔۔۔۔جواد پرفیوم ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا بولا جس پر حوریہ بیگم نے اس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے میرے سوال کا جواب نہیں ملا ابھی تک"۔۔۔۔حوریہ بیگم اس کے سوالات کو نظر انداز کرتی بولیں جس پر جواد جیسے کول مائنڈڈ بندے کا بھی دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے۔

"امی میں اس کو پسند کرتا ہوں!

شادی بھی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔لیکن اس کی مرضی کے بغیر نہیں۔۔۔اس کی مرضی میرے لئے زیادہ اہم ہے"۔۔۔۔جواد سادہ لہجے میں بولا جبکہ یہ سن کر حوریہ بیگم کو اس کی سدرہ کے لئے پسندیدگی کا اندازہ اچھی طرح سے اندازہ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

محبت کرنے والے ہمیشہ سے اپنے محبوب کی رائے کا احترام کرتے ہیں۔نا کہ اپنی رائے اس پر تھوپنا فرض سمجھتے ہیں۔اور جواد علی شاہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جو عورتوں کو حقیر جانتے ہیں۔وہ ایک باوقار عورت کی اولاد تھا اس بات کا ثبوت اس کا ہر فعل دیتا تھا۔

"اچھا اگر سدرہ بھی تم سے شادی کرنے پر راضی ہو تو"۔۔۔۔حوریہ بیگم کے سوال پر جواد نے حیرانی سے ان کو دیکھا۔

"وہ تو کل منع کر چکی ہے!۔۔۔اب کیسے راضی ہو گی وہ"۔۔۔۔جواد نا سمجھی سے معصومیت بھرے انداز میں بولا جس پر حوریہ بیگم بے اختیار مسکرا دیں۔

"ہاں بس ایک چھوٹی سی شرط ہے"۔۔۔۔حوریہ بیگم اب اس کے چہرے کے تاثرات کو جانچتی بولیں جبکہ جواد کے چہرے پر نا سمجھی در آئی۔اس سے قبل وہ کوئی سوال کرتا وہ خود ہی بول پڑیں۔

"اس کو تم سے شادی کرنے میں مسئلہ نہیں ہے!

بس وہ اس ماحول میں نہیں رہ سکتی ہے!۔۔۔اور پھر تمہیں بھی تو اپنے بزنس کے لئے اسلام آباد ہی سیٹ ہونا ہے۔تو سدرہ کو شادی کے بعد وہاں پر اپنے ساتھ لے جانا"۔۔۔۔حوریہ بیگم ساری تفصیل بتاتی بولیں جبکہ جواد ہونق بنا ان کا چہرہ دیکھتا رہا۔

"امی یہ سب پلاننگ آپ نے اور بابا نے مل کے کی ہے!

مانا میں سدرہ کو پسند کرتا ہوں۔۔۔ مگر جو رشتے شرطوں کی بنیادوں پر قائم ہوں وہ پائیدار نہیں ہوتے ہیں"۔۔۔۔۔ جواد سنجیدگی سے بولا۔

"میرا بیٹا! اس کی یہ شرط کسی غرض کی خاطر نہیں ہے!

نا ہی کوئی لالچ چھپا ہے۔۔۔ وہ بس یہاں کا جو ماحول دیکھ چکی ہے اس سے خوفزدہ ہے!

اور ویسے بھی تمہارے بابا بھی یہی چاہتے ہیں کہ تم دونوں شادی کے بعد یہاں نا رہو۔۔۔ ان کے بہت سے دشمن یہاں گھات لگائے بیٹھے ہیں"۔۔۔۔ حوریہ بیگم اپنی بات پر ہنوز قائم تھیں۔ جبکہ جواد کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ قائل ہو چکا ہے۔

اور یہ بات سچ تھی کہ دو شادیوں کی بات وہ سجیل چچا کے سامنے از راہ مذاق کیا کرتا تھا۔

لیکن جب سے سدرہ کو دیکھا تھا اس کا دل اس ایک لڑکی کا ہی ہو کر رہ گیا تھا۔

اس کے لئے تارے تو نہیں توڑ سکتا تھا اتنا تو کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے امی!

مجھے منظور ہے!"۔۔۔۔جواد کا مثبت جواب سن کر حوریہ بیگم کے چہرے پر خوشی دوڑ گئی۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی میرا بیٹا بہت ہی سمجھدار ہے"۔۔۔۔حوریہ بیگم اس کا ماتھا چومتی بولیں جس جواد بھی مسکرا دیا۔

"ویسے اب مکھن کچھ زیادہ ہو رہا ہے"۔۔۔۔جواد شرارت سے بولا جس پر حوریہ بیگم اس کو ایک چپت رسید کرتی باہر نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

سجیل شاہ کی حویلی میں آیا جائے تو موسم خوشگوار ہونے کے باوجود وہاں کا ماحول سازشوں کے باعث تعفن کا شکار تھا۔

بسماء رات پوری سنبل کے کمرے میں گزار کر اب اپنے کمرے میں واپس آئی تھی۔آنکھیں ہنوز نیند سے بوجھل تھیں۔ریشمی بالوں کی لٹیں چہرے کے اطراف میں گر رہی تھیں۔

کمرے میں آ کر دیکھا تو ارحم اور ہمدان دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔اچانک ہی ایک ان چاہی سوگواری نے اس کے گرد احاطہ کر لیا تھا۔گو کہ ارحم ابھی ایک سال کا تھا مگر اس نے باتیں کرنا شروع کر دیں تھیں۔اور جو لفظ سب سے پہلے اس نے بولنا سیکھا تھا وہ بابا تھا۔اب بھی وہ بابا، بابا بولتا تھک نہیں رہا تھا۔پورے کمرے میں اس کی ننھی قلقاریاں گونج رہی تھیں۔بسماء کی آنکھوں

میں نمی اتر آئی جبکہ ہمدان اس کی موجودگی کو نظر انداز کرتا ارحم کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا۔

جبھی اچانک اس کے چہرے پر نظر پڑی تو ٹھٹک گیا۔جو رات والی بسماء کمرے سے گئی تھی یہ وہ نہیں تھی۔یہ وہ بسماء تھی جو اس سے محبت کرتی تھی۔اس کی آنکھوں میں سرد تاثرات کی جگہ نرم تاثرات تھے۔

جبھی ہمدان اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اس کے آگے چٹکی بجائی جس پر وہ یکدم ہڑبڑائی۔اور پھر اپنی بے خودی پر خود کو ہی کوسا۔

"خیریت ہے جو اتنے غور سے تاڑ رہی ہو مجھے اور میرے بیٹے کو"۔۔۔ہمدان کی شرارت بھری آواز پر بسماء نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔یہ چہرہ!۔۔۔ہاں یہی چہرہ تھا جس سے اس نے بے پناہ محبت کی تھی۔۔۔لیکن۔۔۔اسی نے تو اس کی محبت کو روندا تھا۔

لیکن اب تو وہ سب صحیح کرنے کی کوشش کر رہا ہے نا۔دل نے ایک دلیل پیش کی۔

لیکن کیا اس کی غلطی اتنی چھوٹی تھی جو وہ یوں ہی معاف کر دی جاتی۔

لیکن وہ شرمندہ بھی تو ہے! کیا اس کی غلطی معاف کرنے کے لئے اتنا کافی نہیں۔۔۔۔ہاں کافی ہے۔۔۔اب سب کچھ واضح تھا۔۔۔دھند چھٹ چکی تھی۔

"میں تمہیں نہیں اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔"۔۔۔۔بسماء اپنے دل و دماغ میں چھڑی جنگ کو نظر انداز کرتی بولی۔

"ارحم بیٹا بھی تو میرا ہی ہے!

اور اس کی شکل بھی مجھ پر ہی گئی ہے۔۔۔سو اس میں میرا عکس دیکھتی ہو گی نا تم!"۔۔۔۔ہمدان اب کہ بولا تو بسماء نے رخ پھیر لیا۔یہ سچ تھا اس نے ایک ایک نقش اپنے باپ سے چرایا تھا مگر اعتراف کرنا بسماء نے سیکھا کب تھا۔

"بسماء کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی ہو"۔۔۔۔ہمدان منت بھرے لہجے میں بولا۔

"میں جانتا ہوں کہ میرا گناہ بہت بڑا ہے! لیکن اب مجھے احساس ہو گیا ہے اور میں اس سب کے لئے بے حد شرمندہ ہوں!۔۔۔اسی لئے تم سے معافی بھی مانگ رہا ہوں۔۔۔کیا تم مجھے انسان ہونے کا مارجن نہیں دے سکتی ہو"۔۔۔۔۔ہمدان اس کی پشت کو تکتا ہوا بولا جبکہ بسماء نے اپنی دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔یہ وہ مرد تھا حویلی کا جو سب سے مغرور ہوا کرتا تھا۔اور کسی کو خاطر میں نالاتا تھا۔اور یہ اس حویلی کے تمام مردوں کی عادت تھی عورتوں کو خود سے کمتر سمجھنا۔لیکن یہاں پر وہ خود کو جھکا کر نادم ہو کر اس سے معافی طلب کر رہا تھا۔اپنی انا کو دفن کر کے سب کچھ پہلے سا کرنا چاہتا تھا۔کیا وہ اس کو انسان ہونے کا مارجن نہیں دے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں!۔۔۔یہی تو وہ کر سکتی تھی۔بے اختیار اس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے لبالب بھر گئیں۔اور دیکھتے ہی دیکھتے برسنا شروع ہو گئیں۔جبکہ ہمدان اس کو یوں

رخ موڑے دیکھ کر دل ہی دل میں تکلیف محسوس کر رہا تھا۔ارحم بیڈ پر موجود اپنے کھلونے کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھا۔

"بسماء"۔۔۔۔۔ہمدان نے اس کو آواز دی جس پر اس کے رونے مزید تیزی آ گئی۔ مگر منہ سے ایک لفظ نا نکالا۔ ہمدان آگے بڑھا اور اس کا رخ اپنی جانب موڑا تو دنگ رہ گیا۔روتی ہوئی آنکھیں، شکوہ کناں چہرہ!۔۔۔شدید سرمئی آنکھیں۔۔۔یہی تو تھیں اس کی جائے پناہ!۔۔۔جہاں پر وہ اپنا اک جہاں آباد دیکھتا تھا۔۔ مگر اس کی غلطیوں کے باعث سب کچھ تباہ ہونے کو تھا۔

"بسماء!۔۔۔تم رو کیوں رہی ہو"۔۔۔۔حیران ہوتے ہوئے ہمدان نے پوچھا جس پر بسماء نفی میں سر ہلاتی اب آواز کے ساتھ رونے لگ گئی تھی۔ ہمدان نے بے اختیار اس کو خود میں بھینچا اور اس کی کمر سہلانا شروع کر دی۔

"شش۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا!۔۔۔میں یہیں پر ہوں۔۔۔اب بس کر دو"۔۔۔۔۔ہمدان نرم لہجے میں بولا۔ بسماء اس سے ایک جھٹکے سے الگ ہوئی جبکہ

ہمدان اس افتاد کے لئے تیار نا تھا۔ جبھی دو قدم پیچھے ہٹا۔ بسماء اب اس کے کشادہ سینے پر اپنے ہاتھوں سے مکے برسانا شروع کر گئی تھی۔

"بہت برے ہیں آپ!۔۔۔بہت تکلیف دی ہے آپ نے مجھے!۔۔۔۔میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو اس سب کے لئے!"۔۔۔۔وہ روتے ہوئے آنسوؤں کے درمیان مسلسل بول رہی تھی جس پر ہمدان مسکرادیا اور نرمی سے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھاما جس پر بسماء نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔

"جانتا ہوں بہت برا ہوں میں!۔۔۔بہت تکلیف دی ہے میں نے تمہیں!۔۔۔۔لیکن پلیز مجھے معاف کر دو"۔۔۔۔ہمدان یونہی اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑے ہوئے بولا۔

جس پر بسماء نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔ ہمدان نے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"اب مزید خود کو یا ان کو تکلیف مت دو!۔۔۔یہ آنکھیں رونے کے لئے نہیں بنیں ہیں"۔۔۔۔۔ہمدان بسماء کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھتا بولا۔

جس پر بسماء کی آنکھیں ایک مرتبہ پھر سے بہنے لگیں۔ڈھیر سارا غبار تھا اس کے دل میں جو وہ آنسوؤں کی صورت نکال رہی تھی۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے میں گم تھے کہ اچانک ارحم کے رونے کی آواز پر ان دونوں کا سکتا ٹوٹا۔جس کھلونے سے وہ کھیل رہا تھا وہ زمین پر گر چکا تھا اور اس نے اونچا اونچا رونا شروع کر دیا تھا۔بسماء دوڑ کر اس کے پاس گئی اور اس کو خود سے لگا کر پیار کرنے لگی جبکہ ہمدان نے کھلونا اٹھا کر ارحم کو پکڑایا جس پر وہ ایک دم خاموش ہو کر پھر سے کھیلنے لگا۔

"مانا کہ میرا بیٹا شکل وصورت کے لحاظ سے مجھ پر گیا ہے مگر رونے میں بالکل تم پر ہے"۔۔۔۔ہمدان شرارت والے انداز میں بولا جس پر بسماء نے اس کی جانب کن اکھیوں سے دیکھا۔

"آپ تو چپ ہی رہیں!۔۔۔میں آپ سے ناراض ہوں"۔۔۔۔بسماء نروٹھے پن سے بولی۔

"ناراض تو تم مجھ سے تب تھی جب تم کہتی تھی!

اب تو پورے دل و جاں سے تم مجھ سے راضی ہو!۔۔۔جبھی آپ کہہ کر بلا رہی ہو"۔۔۔ہمدان مان بھرے لہجے میں بولا تو بسماء بھی بے اختیار مسکرا دی۔

"آپ بھی نا"۔۔۔۔مسکراتے ہوئے اس نے سر جھٹکا۔

جبکہ ہمدان بھی اس بات سے خوش تھا کہ وہ اس کو راضی کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ان کا یہ چھوٹا سا آشیانہ آج جتنا مکمل دکھائی دے رہا تھا اس سے پہلے کبھی نا تھا۔مگر کون کون سے طوفان ان کے لئے تاک میں بیٹھے تھے یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔

باسط کی واپسی کو قریب ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور شاہ حویلی میں اس نے صرف ایک چکر لگایا تھا۔ سنبل سے ہوئی تکرار کے بعد سے باسط نے وہاں کا چکر لگانا مناسب نا سمجھا تھا۔ سنبل نے بھی اپنے کمرے سے باہر آنا بند کر دیا تھا۔ ملازمہ اس کا کھانا کمرے میں دے جایا کرتی تھی جس کو وہ زہر مار کر لیتی۔ صحت اس کی دن بادن گھلتی جا رہی تھی۔ اس وقت بھی وہ بیڈ پر بیٹھی گود رکھے اپنے ہاتھوں کو تک رہی تھی۔ کیا تھا اس کے پاس؟

نا باپ کی محبت!۔۔۔ نا بھائی کا پیار،۔۔۔ نا بہن کی الفت!۔۔۔۔ خود کو بس خالی خالی محسوس کرنا رہ گیا تھا۔ انہی سوچوں میں گم اس کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ نکلے تھے۔ جبکہ حال ماضی کے دریچوں میں دھندلا سا گیا تھا۔

"باسط!۔۔۔۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔۔ سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں شال کندھوں پر اوڑھے وہ حویلی کے سبز احاطے میں کھڑا تھا۔ جب سنبل اس کے پاس چلتی ہوئی آئی۔

www.novelsclubb.com

"کہو کیا بات کرنی ہے"۔۔۔۔ باسط بنا رخ موڑے بولا جس پر سنبل کا دل بجھ سا گیا۔

"میں نہیں جانتی کے تم مجھے پسند کرتے ہو یا نہیں!

اور یہ منگنی بھی بابا نے اپنی مرضی سے کی ہے، لیکن میں نے سوچ لیا تھا کہ جس دن میرا نام تمہارے نام کے ساتھ لینا شروع کیا جائے گا اس دن تمہارے سامنے یہ اعتراف میں ضرور کروں گی کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے صرف تمہاری تمنا کی ہے! اس حویلی کے مکینوں کی روایات بھی جانتی ہوں۔ لیکن میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم مجھ سے ایک وعدہ کرو!

کہ کبھی دھوکہ مت دینا مجھے"۔۔۔۔۔ سنبل بنا رکے اپنی بات مکمل کر گئی۔

"تم جانتی ہو نا رات کے اس پہر حویلی کی عورتیں باہر نہیں نکلتیں"۔۔۔۔ سنبل کی باتوں کے برعکس باسط کا جواب بالکل الگ تھا۔ جس پر سنبل بھی شل ہو گئی۔ وہ یہاں اس شخص کے سامنے اظہار محبت کر رہی تھی اور یہ شخص کیا کہہ رہا تھا۔

"باسط میں نے تم سے کچھ کہا ہے۔۔۔کیا میری کسی بھی بات کی تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے"۔۔۔۔سنبل شاکی لہجے میں بولی۔

"اپنے کمرے میں واپس چلی جاؤ سنبل!

ہم پھر کبھی بات کریں گیں"۔۔۔۔باسط اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ اہانت کے احساس سے سنبل کا چہرہ سرخ ہو گیا۔اور اس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اس شخص سے کبھی بات نہیں کرے گی۔اور اگلی صبح قیامت کی صبح واقع ہوئی تھی وہ شخص واقع میں اس سے بہت دور چلا گیا تھا جہاں وہ اس کی آواز تک نا سن سکتی تھی۔

لیکن پھر اچانک چھ سال بعد یوں مجسم سامنے آجانا!۔۔۔یہ بات اس کے لئے ہضم کرنا مشکل تھی۔

مبین منزل کے مکین بھی صبح سویرے جاگ چکے تھے۔

ایک اہم فیصلہ آج دو لوگوں کی زندگیوں کے متعلق کیا جانا تھا۔

سدرہ کی تو پوری رات آنکھوں میں کٹی تھی۔

شب بیداری کے باعث آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔بے چینی سے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہلتی وہ جلے پیر کی بلی بنی ہوئی تھی۔ جبھی وہ اپنے کمرے سے باہر آتی سیدھی صالحہ کے کمرے میں آدھمکی۔ حسب توقع وہ اس کو بستر پر سوئی ہوئی ملی۔

"صالحہ !اٹھ جاو۔۔۔کتنا سوتی ہو تم حد ہے یار"۔۔۔۔سدرہ جھنجلائی آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو راتیں جاگنے کے دن تمہارے ہیں آپا!

میرے نہیں۔۔۔تنگ مت کرو جاو یہاں سے"۔۔۔۔صالحہ آنکھوں پر بازو رکھے بولی جس پر سدرہ نے اس کو آنکھیں بڑی کئے دیکھا۔پھر اس کی آنکھوں میں

شرارت لپکی تو وہ پاس پڑا پانی کا جگ اٹھا کر سارا کا سارا صالحہ پر انڈیل گئی۔ جس پر وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور اب خونخوار نظروں سے سدرہ کو دیکھ رہی تھی۔

"راتیں جاگنے کا وقت مانا میرا ہے یہ!

لیکن دن کو سونے کا وقت تمہارا بھی نہیں ہے بندریا"۔۔۔۔سدرہ ہنستی ہوئی بولی جبکہ صالحہ تیزی سے بستر سے اتری۔اس سے پہلے وہ سدرہ تک پہنچتی سدرہ نے باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔

اب کہ منظر کچھ یوں تھا کہ سدرہ آگے اور صالحہ پیچھے پیچھے تھی۔

"آپا آج تمہاری خیر نہیں!۔۔۔صالحہ اپنی شال کو دونوں کندھوں پر پھیلاتی بولی۔ جبکہ گیلے بال چہرے کے اطراف میں پڑے ہوئے تھے۔

سدرہ کے پیروں کو بریک تب لگی جب مقابل سے اس کا تصادم ہوا۔ایک دم سے وہ آنکھیں بند کر گئی جبکہ صالحہ بھی رک گئی۔سامنے جواد کو دیکھ کر صالحہ نے کمرے

کی جانب دوڑ لگا دی جبکہ سدرہ اب آنکھیں کھول چکی تھی اور جواد کو دیکھ کر ایک لمحے کو حیران رہ گئی تھی۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو صالحہ غائب تھی۔ سچویشن آکورڈ ہو جانے پر وہ ایک سائیڈ سے نکلنے لگی جب جواد کی آواز نے اس کے قدم جکڑ لئے۔

"امی جان آپ کو آج میرا فیصلہ سنانے آئیں گیں!

میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا جواب میرے حق میں ہو گا"۔۔۔اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں اور وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ سدرہ تو اس کے لفظوں کے حصار میں قید سی رہ گئی تھی۔ کیا تھا وہ شخص دھوپ چھاوں سا!

ابھی رات میں کتنا سخت تھا اور اب اس قدر نرم!

کیا یہ ایک نئی چال تھی۔۔پر نہیں۔۔۔اس کا آنچ دیتا لہجہ اس کے جذبوں کی سچائی کا گواہ تھا۔

سدرہ انہی سوچوں میں غرق تھی جب اپنی ماں کی آواز پر ٹھٹکی۔

"یہاں ایسے کیوں کھڑی ہو!

چلو آؤ تمہاری پھوپھو بلا رہی ہیں"۔۔۔۔شائستہ اس کو ساتھ آنے کا بولیں جس پر وہ بھی ان کے ساتھ چل پڑی۔

جینز اور ٹاپ میں ملبوس لڑکی اپنے سنہری بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں باندھے سامنے موجود شخص کو پورے انہماک سے سن رہی تھی۔

"زینیا تم جانتی ہو نا کہ میں تم سے شدید والی محبت کرتا ہوں!۔۔لیکن تمہارے خاندان والے باہر کا لڑکا تو قبول نہیں کریں گے!۔۔۔۔اور پھر ہم دونوں الگ ہو جائیں گے"۔۔۔۔وہ لڑکا یاسیت بھرے لہجے میں بولا۔

جبکہ زینیا نے سامنے موجود گلاس اٹھایا اور اسٹرا کی مدد سے ایک گھونٹ بھرا۔اور پھر تھوڑا آگے کو جھک کر رازدارانہ انداز میں بولی۔

"ہم چھپ کر شادی کر لیں گے معارج علی!۔۔۔اور وقت آنے پر میں خود ہی بابا کو بتا دوں گی!۔۔ویسے بھی یہ لاسٹ سمیسٹر ہے اس کے بعد بابا سے بات کر لوں گی!اور میرے بابا میری کوئی بات نہیں ٹالتے ہیں"۔۔۔۔۔زینیا مان بھرے لہجے میں بولی جس پر معارج علی نے سرد سانس خارج کی۔اپنے ہدف تک وہ اتنی آسانی سے پہنچ جائے گا اس کا تو اس نے خواب میں بھی نا سوچا تھا۔جبکہ اس کے اندر پنپتے خیالوں سے بے خبر زینیا مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے لگی۔

"سر معارج!۔۔۔آپ ہیں تو میرے ٹیچر ہی۔۔۔لیکن ہمارے درمیان رشتے کی نوعیت کے باعث میں آپ کو معارج ہی بلایا کروں گی"۔۔۔۔زینیا اک ادا سے بولی جبکہ معارج علی نے ایک نظر اس کے بھرپور سراپے پر ڈالی۔وہ عام سی شکل و صورت والی لڑکی اپنی تراش خراش کے باعث اپنے اصل سے کئی گنا خوبصورت دکھائی دیتی تھی۔آہ لیکن یہ ایک مصنوعی خوبصورتی تھی!

مجبوری نا ہوتی تو وہ کبھی نا یہ سب کرتا۔

www.novelsclubb.com

"اور اس ویک اینڈ پر ہم کورٹ میرج کر لیں گے !۔اور ہاں اس کی فی الحال کسی کو کان و کان خبر نہیں ہونی چاہیئے ہے"۔۔۔زینیا حکمیہ انداز میں بولی جس پر معارج کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ چھا گئی۔

"جیسا تم کہو میری جان"۔۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ہوئے وہ بولا جس پر زینیا بھی مسکرا دی۔

دوسروں کی زندگیوں میں زہر گھولنے والا سجیل شاہ کی اپنی بیٹی کیا گل کھلا رہی تھی اس سب کی اس کو کوئی خبر نا تھی۔

www.novelsclubb.com

شائستہ سدرہ کو لے کر حوریہ کے کمرے میں پہنچ چکی تھیں۔وہاں پر سب کو موجود دیکھ کر سدرہ نے ایک لمحے کو جواد کے کہے الفاظ سوچے۔اور پھر ایک نظر کمرے میں موجود نفوس پر دوڑائی۔

اور خاموشی سے اپنے بابا کے برابر میں جا کر بیٹھ گئی۔

"جیسا کہ آپ نے کہا تھا بھائی صاحب!۔۔۔۔جواد آپ کی کہی گئی شرط پر راضی ہے!۔۔۔اب آپ اپنا جواب بتا دیں"۔۔۔۔۔حوریہ کی بات پر جہاں شائستہ اور اسماعیل کے چہرے کھل اٹھے وہیں سدرہ حیرت میں گھر گئی۔

جس شخص کو مغرور سمجھتی تھی وہ اس کی خاطر کیا واقع میں یہ سب کر سکتا تھا۔

"بس ہمیں بھی پھر کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔۔یہ بولنے والے اسماعیل صاحب تھے۔جبکہ سدرہ کا جھکا سر مزید جھک گیا۔

("امی جان آپ کو آج میرا فیصلہ سنانے آئیں گیں!

میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا جواب میرے حق میں ہو گا"۔)

جواد کے الفاظ مسلسل اس کی سماعتوں میں گونج رہے تھے۔اک ان دیکھے سے احساس نے سدرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

"تو بس پھر آپ ہمیں ہماری بیٹی دے دیجئے"۔۔۔۔حور یہ خوشگوار لہجے میں بولیں۔

"مگر اتنی جلدی یہ سب؟۔۔۔۔ہمیں تیاری تو کرنی ہے نا"۔۔۔۔۔یہ بولنے والی شائستہ تھیں۔

"آپ فکر مت کریں!۔۔۔سدرہ گھر کی بچی ہے اور سب تیاریاں ہماری طرف سے ہیں۔آپ بس ان تیاریوں میں ہمارا ساتھ دیں۔"۔۔۔۔یہ بولنے والے مبین شاہ تھے جس پر اسماعیل کی آنکھیں نم ہو گئیں۔سدرہ بھی اپنے سابقہ رویے کی بابت شرمندہ دکھائی دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات والی تلخی بھلائے سب اک نئے رشتے کو بنانے کی خاطر جٹ گئے تھے۔

جبکہ صالحہ کو دیکھو تو وہ اپنے بال تولیے میں لپیٹے موبائل پر مصروف دکھائی دیتی تھی۔

"یار صالحہ تم لوگ کب واپس آؤ گے ! میں بور ہو رہی ہوں"۔۔۔۔۔یہ کہنے والی تاشہ تھی۔اس کے بھیجے گئے پیغام پر صالحہ کے چہرے پر محظوظ کن مسکراہٹ بکھر گئی۔

"تمہارے سیاں جی سے رابطہ کرتی ہوں !

تاکہ وہ تمہاری بوریت مٹانے کا کچھ سماں کریں"۔۔۔۔وائس میسج بھیجتی اب وہ باقی پیغامات پڑھ رہی تھی۔

اچانک سے ایک پیغام اسکرین پر ابھرا جس کو دیکھ کر صالحہ کے ماتھے پر بل پڑے۔

"پلیز مجھ سے بات کرلو ! میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو !۔۔۔۔پلیز منع مت کرنا"۔۔۔۔۔یقینی طور پر یہ اسی شخص کا میسج تھا جس کو پانچ مرتبہ پہلے ہی بلاک کر چکی تھی۔اب یہ چھٹا نمبر تھا جس سے وہ وہی پیغام دوبارہ بھیج رہا تھا۔صالحہ نے بنا کوئی جواب دیئے نمبر بلاک کیا اور میسج ڈیلیٹ کرتی موبائل بیڈ پر اچھال گئی۔اب وہ کھڑی ہوتی تولیہ بالوں سے الگ کرتی ان میں کنگھا

کرنے لگی تھی۔سیاہ گھنگریالے بال کمرے سے نیچے تک آتے تھے۔صالحہ اپنا عکس آئینے میں دیکھ کر خود کو سراہے بنا نا رہ سکی۔

"میں ہمیشہ سے پیاری تھی! لیکن آج تو کچھ زیادہ ہی اچھی لگ رہی ہوں"۔۔۔۔صالحہ خود کلامی کے سے انداز میں بولی۔

"یہ صبح جلدی اٹھنے کے باعث چہرے کا نور ہے! جو تم دیر سے اٹھنے کے باعث گنوا دیتی ہو"۔۔۔۔۔یہ کہنے والی اس کی ماں تھیں جس پر صالحہ نے منہ کے زاویے بگاڑے۔

"آپ تو رہنے دیں امی!۔۔۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے"۔۔۔۔صالحہ ناراضگی سے بولی جس پر شائستہ مسکرا دیں۔

"اب اس ناراضگی کی وجہ جان سکتی ہوں میں! جو میری پیاری بیٹی مجھ سے یوں ناراض ہو رہی ہے"۔۔۔۔شائستہ ہنوز نرم لہجے میں بولیں۔جبکہ صالحہ جو لاپرواہی سے بال برش کر رہی تھی اس کے ہاتھوں سے برش چھوٹتے ہوئے بچا۔

"میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی نا!۔۔۔یہ میری امی ہیں ناں؟۔۔۔۔مطلب سچ میں"۔۔۔۔صالحہ بے یقین سے انداز میں اداکاری کرتے بولی جس پر شائستہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئیں۔

"جی بیٹا یہ آپ کی ہی امی ہیں!۔۔۔اس سے پہلے کے یہ سو برا می پرانے والی امی بنیں میری بات غور سے سن لیں"۔۔۔۔۔شائستہ نے اس کو مخاطب کر کہ تنبیہ کی۔

"آج شام میں آپ کی بڑی بہن کا نکاح ہے!

اور اس کی تیاریاں سب مکمل ہیں۔آپ کا کام بس یہ ہے کہ آپ نے اپنی بہن کو اچھے سے تیار کرنا ہے کیونکہ آپ کی میک اپ اسکلز بہت اچھی ہیں۔

اور ہاں کوئی اوٹ پٹانگ حرکت مت کریے گا!

میں اب جا رہی ہوں مجھے باقی کے انتظامات دیکھنے ہیں"۔۔۔۔شائستہ اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئیں جبکہ صالحہ حیران کھڑی رہ گئی۔مطلب حد ہو گئی اس حویلی کے تمام معاملات میں سب سے زیادہ بے خبر وہ تھی۔غصے سے برش ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخا اور بالوں کو جوڑے میں باندھنے لگی۔

"آپا کو تو میں بتاتی ہوں!۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہے کہ میں ان کی سگی بہن ہوں ہی نہیں!۔۔۔امی کی سگی اولاد نا ہونے پر تو شک تھا ہی اب ان پر بھی شک ہو رہا ہے مجھے"۔۔۔۔۔صالحہ من ہی من میں سوچتی اب کمرے سے پھیلاوا سمیٹ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میٹنگ روم میں موت کا سا سناٹا تھا۔کونسی بازی کہاں کھیلنی تھی اس بات کا تعین اس کمرے میں کیا جا رہا تھا۔

"زیان تمہاری پرا گرس کہاں تک پہنچی ہے؟۔۔۔کب تک پھر خوشخبری سنا رہے ہو تم ہم لوگوں کو"۔۔۔۔۔یہ بولنے والا باسط تھا جس پر شہناز اور وہاں موجود نیلی آنکھوں والے شخص نے اس کی جانب تحیر سے دیکھا۔

"بس اس ہفتے کے آخر میں آپ کو اپ ڈیٹ دوں گا!

نتائج ہماری منشاء کے مطابق ہی آئیں گے"۔۔۔۔۔زیان پر امید انداز میں بولا۔

"زیان آج سے تمہاری ڈیوٹی میں ایک اور کام کا اضافہ ہو گیا ہے!۔۔۔اور وہ یہ ہے کہ تم شہناز آپا کے باڈی گارڈ کے طور پر کام کرو گے۔۔۔لیکن یہ بات صیغہ راز میں رہے گی"۔۔۔۔باسط پر سوچ انداز میں دھیرے دھیرے بولتا جا رہا تھا۔کمرے کے سناٹے کو بس اس کی آواز وقفے وقفے سے توڑ رہی تھی۔

"باسط اس سب کی کیا ضرورت ہے بھلا؟۔۔۔۔مجھے کوئی باڈی گارڈ نہیں چاہئے ہے"۔۔۔۔۔شہناز برہمی سے بولی جبکہ زیان خاموش ہی رہا۔

"آپا یہ میں آپ کے لئے نہیں اپنے لئے کر رہا ہوں!۔۔۔اس طرح میں بے فکر ہو کر اپنا کام کر سکوں گا!۔۔۔اور یہ کوئی چوبیس گھنٹے آپ پر مسلط نہیں کیا جا رہا صرف باہر اندر آتے جاتے آپ کو گارڈ کرے گا"۔۔۔باسط شہناز کے مقابلے میں قدرے تحمل سے بولا۔جبکہ شہناز نے تیورا کر اس کو گھورا۔

"پچھلے پانچ سالوں سے اپنی اور امی کی حفاظت میں خود کر رہی ہوں!۔۔۔آگے بھی کر لوں گی تم فکر مت کرو"۔۔۔شہناز خود اعتمادی سے بولی۔

"آپا تب میں یہاں پر موجود نہیں تھا!

لیکن اب وہ لوگ مجھے زیر کرنے کے لئے آپ کا استعمال کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔سو پلیز میری بات مان لیں"۔۔۔باسط مان بھرے لہجے میں بولا جس پر شہناز خاموش ہو گئی۔

"چلو ٹھیک ہے!۔۔۔یہ آپشن اتنا بھی برا نہیں ہے"۔۔۔شہناز کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"تم دونوں بہن بھائیوں کی باتیں ختم ہو گئی ہوں تو اب کام کی بات پر آئیں"۔۔۔۔نیلی آنکھوں والا شخص بے زاری سے بولا۔

"یس سر!۔۔۔۔آپ یہیں پر موجود ہیں۔۔۔مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا"۔۔۔۔باسط اداکارانہ انداز میں بولا۔

"زیادہ بنو مت!۔۔۔۔میں یہاں خود آیا ہوں اس کا مطلب یہی ہے کہ بات اہم ہے!۔۔۔۔اور تم لوگوں کی فضول کی تکرار ختم نہیں ہو رہی"۔۔۔۔۔درشت لہجے میں وہ شخص اس کو خاموش کروا گیا۔جبکہ باسط جو کسی کے سامنے چپ نا کرتا تھا اس کے سامنے یوں خاموش ہو جاتا تھا جیسے منہ میں زبان نا ہو!۔۔۔۔اور ہوتا بھی کیوں نا؟۔۔۔یہ اس کا محسن تھا جس نے اس کو اس مقام تک پہنچایا تھا۔یہ عمر ہشام علی تھا۔اپنے نام کا ایک۔عقاب کی سی کاٹ نگاہوں میں لئے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"سجیل شاہ نے حال ہی میں ڈرگ اسمگلنگ کا کام شروع کر دیا ہے!۔۔۔جس کی بھنک اس کے خاندان میں سے کسی کو نہیں ہے۔۔۔۔اور اس سلسلے میں وہ مجھ سے مدد طلب کر رہا ہے"۔۔۔۔۔عمر دھیمے مگر بارعب آواز میں بولا۔جبکہ وہاں موجود تمام لوگوں کو سانپ سونگھ گیا۔سب سے پہلے سکتا باسط کا ٹوٹا جس پر وہ بولا۔

"وہ انسانوں کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کرتے!۔۔۔یہ تو ان کے نزدیک چھوٹی سی بات ہے"۔۔۔۔یہ بولنے والا باسط تھا جس پر ان سب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"جب انسان کا برا وقت شروع ہوتا ہے تو ہر سرخ جھنڈا دکھائی دینا بند ہو جاتا ہے! چاہے پھر سامنے آپ کی اولاد ہو!۔۔۔۔وہ اس کا استعمال کرنے سے بھی باز نہیں آتا ہے"۔۔۔۔باسط یاسیت بھرے لہجے میں بولا۔

"صحیح کہہ رہے ہو تم!۔۔۔۔ہمیں ان کی اولاد اور باقیوں کی اولادوں کو اس ناسور سے بچانے کے لئے ہی ایجنسی نے ہائر کیا ہے!۔۔۔۔سو ہم اپنا کام کریں گے!

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو"۔۔۔۔۔عمر اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"آمین"۔۔۔۔باقی سب نے بیک وقت بولا جس پر عمر مسکرا دیا۔

جب اچھائی کے رستے پر انسان چلنا شروع کرتا ہے نا تو ہر رکاوٹ اس کے رستے میں دوڑی چلی آتی ہے۔لیکن جو چیز اس کو ثابت قدم رکھتی ہے وہ اس کا خود سے کیا گیا عہد ہوتا ہے۔کسی کی زندگی بچانے کا عہد!۔۔۔۔اس عہد کے وفا کرنے کی تگ و دو!۔۔۔۔ہاں وہ یہ سب اپنی چاہت سے کرتا ہے۔

عمر گلاس ڈور کھولتا باہر نکل گیا جبکہ شہناز بھی اس کے پیچھے لپکی۔پیچھے باسط اور زیان اپنا اگلا لائحہ عمل طے کرنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"عمر"۔۔۔۔شہناز کی آواز پر وہ بنا رکے پلٹا۔

"کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔شہناز اس کے قریب آتے ہوئے بولی۔

"شیور!۔۔۔کہو میں سن رہا ہوں"۔۔۔۔عمر کمر پر ہاتھ باندھے بولا جس پر شہناز نے اس کو گھورا۔

"یہاں نہیں!۔۔۔کہیں آرام سے بیٹھ کر ایک کپ کافی پی لو میرے ساتھ"۔۔۔۔شہناز دوستانہ انداز میں بولی۔

"اس عنائیت کی خاص وجہ پوچھ سکتا ہوں"۔۔۔عمر کا انداز ہنوز لیا دیا سا تھا۔

"تم ہاں تو کرو وجہ بھی بتا دوں گی"۔۔۔شہناز ذو معنی انداز میں بولی۔

"آج نہیں!۔۔۔پھر کبھی۔۔۔ابھی مجھے ایک ضروری کام ہے"۔۔۔۔عمر کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتا ہوا بولا۔

"اوکے!۔۔۔گڈ لک۔۔۔سی یو"۔۔۔شہناز اتنا کہہ کر پلٹ گئی جبکہ عمر اب اس کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔سیاہ بالوں کو کرل کر کے یونہی کھلا چھوڑا ہوا تھا جو

www.novelsclubb.com

ہوا کہ دوش پر لہرا کر کالی گھٹا کا منظر پیش کر رہے تھے۔ عمر نے سر کو نفی میں جنبش دی اور مڑ گیا۔

سدرہ جو کافی دیر سے اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی صالحہ کی آمد پر چونکی۔

"آپا۔۔۔شادی کی ڈیٹ فکس کر لی تم نے وہ بھی میرے بغیر"۔۔۔۔سدرہ غم و حیرت کے ملے جلے تاثرات لئے بولی۔

"شادی نہیں ابھی صرف نکاح ہو رہا ہے"۔۔۔۔سدرہ نے ٹھنڈے انداز میں تصحیح کی۔

www.novelsclubb.com

"جس طرح کے تمہارے سسرال والے ہیں نا رخصتی بھی ساتھ ہی کروالیں گے"۔۔۔۔صالحہ بھی کہاں باز آنے والوں میں سے تھی۔

"زیادہ مت بولو صالحہ!۔۔۔میرا پہلے ہی دماغ خراب ہے"۔۔۔۔سدرہ بے زاری سے بولی۔

"ایں؟۔۔۔اب کیا ہوا تمہارے دماغ کو!۔۔۔کیا جواد نے ساری شرطیں نہیں مانیں؟"۔۔۔۔صالحہ اپنے ذہن میں آیا سوال کر گئی۔

"نہیں وہ مان گیا ہے!۔۔۔لیکن مجھے یہ بات کھٹک رہی ہے کہ میرے پہلے انکار!۔۔۔پھر اقرار پر اس کے دماغ میں نجانے کیا چل رہا ہو گا!۔۔۔کہیں وہ یہ سب ضد میں آ کر تو نہیں کر رہا"۔۔۔۔سدرہ سنجیدگی سے بول کر صالحہ کو بھی سوچنے پر مجبور کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے آپا!۔۔۔لیکن فکر مت کرو جب تک تمہاری چھوٹی بہن زندہ ہے نا۔۔۔تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے"۔۔۔۔صالحہ سدرہ کے برابر میں بیٹھتی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی بولی جس پر سدرہ بھی مسکرا دی۔

"پر مجھے یاد آیا کہ میں تو ناراض تھی نا!۔۔۔۔ہاں۔۔۔مجھے منانے کی کوشش بالکل مت کرنا ورنہ میں مان جاوں گی"۔۔۔۔صالحہ اپنی بات کہہ کر خود ہی ہنس پڑی جبکہ سدرہ بھی نفی میں سر ہلاتی ہنس پڑی۔

"تم کبھی مت سدھرنا نمونی!۔۔۔۔اچھا یہ بتاؤ یہاں پر کیوں آئی ہو"۔۔۔۔ابھی سدرہ نے اتنا ہی پوچھا تھا دو ملازمائیں اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔ان کے ہاتھ میں نکاح کا جوڑا اور باقی کا ضروری سامان تھا جس کو دیکھ کر سدرہ اور صالحہ دونوں حیران رہ گئیں۔

"چھوٹی بی بی جی!۔۔۔۔یہ سامان بڑی بی بی جی نے بھجوایا ہے۔۔۔آپ کے لئے"۔۔۔۔۔ملازمائیں سارا سامان گول میز پر رکھتی بولیں۔

"واہ بھئی!۔۔۔بڑی فاسٹ سروس ہے مبین منزل والوں کی"۔۔۔۔صالحہ کی زبان ہمیشہ کی طرح چل پڑی۔جبکہ سدرہ نے اس کو گھوری سے نوازا۔

"شکریہ!۔۔۔آپ لوگوں کا۔۔آپ لوگ یہ سامان یہاں رکھ کر چلی جائیں"۔۔۔سدرہ نرم آواز میں بولی۔

"مگر ہمیں آپ کو تیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے"۔۔۔ان میں سے ایک ملازمہ بولی۔اس سے پہلے سدرہ کوئی جواب دیتی صالحہ خود ہی بول پڑی۔

"میری بہن کو میں خود تیار کروں گی!۔۔۔تم لوگ جا سکتی ہو"۔۔۔کیا شان بے نیازی والا حکم تھا۔ملازمائیں ایک دوسرے کا منہ تکتی واپس چلی گئیں۔جبکہ صالحہ نے سامان سے مہندی نکالی اور سدرہ کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"چلو آپا!۔۔۔تمہارے ہاتھوں پر جواد علی شاہ کے نام کی مہندی لگاؤں"۔۔۔صالحہ اپنی رو میں بول گئی جبکہ جواد کے نام پر سدرہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

جبکہ صالحہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنا کام شروع کر چکی تھی۔

سجیل شاہ کی حویلی میں بھی جواد کے نکاح کا پیام پہنچ چکا تھا۔ جس کے باعث ان کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔

"میں نے زینیا کے لئے جواد کا سوچا تھا!۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔اس مبین کو تو بیوی کی غلامی کرنی ہی ہے"۔۔۔۔ سجیل شاہ کمرے میں ادھر سے ادھر بے چینی سے ٹہلتے ہوئے بولے۔ جبکہ سامنے بیٹھی زینیا پر کوئی خاطر خواہ اثر نا ہوا۔

"کم آن ڈیڈ اب بس بھی کریں!۔۔۔۔ کیا ہو گیا جو مبین انکل نے جے ڈی کی شادی کسی اور سے طے کر دی ہے"۔۔۔۔۔ زینیا کی یہ بات سجیل شاہ کے غصے کو ہوا دے گئی۔

"تم نہیں جانتی ہو کچھ بھی!۔۔۔۔ سدرہ کی جواد سے شادی کا مطلب ہے اسماعیل نامی آسیب مستقل طور پر ہمارے سروں پر مسلط ہو جائے گا"۔۔۔۔ سجیل شاہ دانت پیستے ہوئے بولے۔

"بابا آپ زیادہ ہی ٹینس ہو رہے ہیں!۔۔۔۔یہ لیں ٹھنڈا جوس پیئیں"۔۔۔۔زینیا باپ کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا دیکھ کر ان کو ٹھنڈا کرنے کی غرض سے بولی۔ جبکہ سجیل شاہ اس کو ایک گھوری سے نوازتے خود ہی اپنے کمرے سے باہر چل دیئے۔ کیونکہ زینیا تو اپنی مرضی کے بغیر ہلنے والی نا تھی۔ باہر کھڑی سنبل ان کی تمام باتیں سن رہی تھی۔ سجیل شاہ اس کو باہر کھڑا دیکھ کر بنا کوئی تاثر دیئے آگے بڑھ گئے۔ جبکہ سنبل حد درجہ سنجیدگی سے واپس مڑ گئی۔

باسط اور شہناز کچھ دیر قبل ہی گھر لوٹے تھے۔ ملازمہ ان کے سامنے بھاپ اڑاتے کافی کے کپ رکھتی جا چکی تھی۔ جبھی فاخرہ بیگم ان کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

"آج تم دونوں جلدی واپس آ گئے بیٹا"۔۔۔۔ان دونوں کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ مستفسر ہوئیں۔

"جی امی!۔۔۔۔بس کام جلدی ختم ہو گیا تھا"۔۔۔۔باسط نے مختصر سا جواب دیا جبکہ شہناز نے کافی پینا شروع کر دی تھی۔

"بیٹا!۔۔۔۔تمہاری تائی جان کا فون آیا تھا۔جواد کا نکاح ہے آج شام میں، ہم سب کو انہوں نے بلایا ہے"۔۔۔۔۔فاخرہ بیگم مدعے کی بات پر آئیں۔

"کیا واقع؟۔۔۔۔سچ میں"۔۔۔۔اب کی بار شہناز کی پر جوش آواز ابھری جبکہ باسط خاموش ہی رہا۔

"ہم لوگ ضرور جائیں گے!۔۔۔۔آپ تیاری کر لیں جو کرنی ہے"۔۔۔۔شہناز ہنوز ویسے ہی بولی جبکہ باسط نے تیکھی نظروں سے اس کو گھورا۔

"ایکسائیٹڈ تو ایسے ہو رہی ہو آپا!۔۔۔جیسے تمہارے بھائی کی شادی ہو رہی ہو"۔۔۔۔باسط یہ بات کرتا شہناز کو سلگا گیا۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی فاخرہ بیگم بول پڑیں۔

"بھائی کی شادی بھی کر دیں گے!۔۔۔۔سنبل کے ساتھ تمہاری منگنی کو چھ سال سے زائد عرصہ بیت چکا ہے۔۔۔۔اب میں چاہتی ہوں کہ وہ ہمارے گھر میں آ جائے"۔۔۔۔فاخرہ بیگم آس بھرے لہجے میں بولیں۔

"لیکن میں ایسا نہیں چاہتا امی!

یہ رشتہ بابا کی خوشی کے لئے قبول کیا تھا،اب جب بابا نہیں رہے تو اس رشتے کا کوئی جواز نہیں رہتا"۔۔۔۔۔باسط سنجیدگی سے بولا۔

"اپنے بابا کی خوشی کے لئے تب قبول کیا تھا نا!۔۔۔۔اب ماں کی خوشی کے لئے کر لو"۔۔۔۔فاخرہ بیگم کے جواب پر باسط کے چہرے پر افسردہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"بابا کی خوشی کی خاطر قبول کیا تھا!

جبھی ان کو کھو دیا۔۔۔ مگر اب میں دوبارہ سے وہ سب ہوتا برداشت نہیں کر پاوں گا"۔۔۔۔ باسط یاسیت بھرے لہجے میں بولا۔ جبکہ شہناز اس تمام عرصے میں خاموش رہی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا بھائی صحیح کہہ رہا ہے۔

"جو جی میں آئے کرو!"۔۔۔۔ فاخرہ بیگم بنا کسی مزید بحث کے اتنا کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور وہاں سے چل دیں۔

"تمہیں امی سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیئے تھی"۔۔۔۔۔ شہناز اب کہ مذمتی انداز میں بولی۔

"اس سے زیادہ مہذب طریقہ کار اگر آپ کو معلوم ہو تو مجھے ای میل کر دیں آپا جان"۔۔۔۔۔ باسط سنجیدگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ جبکہ اس کا کافی کا کپ یونہی پڑا پڑا ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

"میں کچھ دیر کے لئے باہر جا رہا ہوں!"۔۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ شہناز نے بوجھل سانس خارج کی۔

اپنوں کی حد درجہ سفاکیت اور بے رحمی نے ان کی زندگیوں کو ایک گہری کھائی بنا دیا تھا۔ جس میں گرنے پر کوئی راہ فرار دکھائی نا دیتی تھی۔

#15th_episode_Part_1

www.novelsclubb.com

ناول:-

#تم_عہد_نبھانا_چاہت_کا

از قلم خدیجہ نور

سر شام حویلی سجادی گئی تھی۔ مبین شاہ کے اکلوتے وارث کی شادی کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔

ادھر سدرہ کے کمرے میں آیا جائے تو صالحہ اس کا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔

آسمانی رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں سدرہ کا روپ دمک رہا تھا۔

اس کے لمبے سیاہ بالوں کو صالحہ کرل کر کے ایک سائیڈ پر سیٹ کر چکی تھی۔

آخر میں لپ اسٹک لگاتے ہوئے سدرہ پر ایک ستائش بھری نگاہ ڈالی۔

"آپا!۔۔۔دیکھو میرے ہاتھوں کا کمال تم آج کتنی خوبصورت لگ رہی ہو"۔۔۔۔صالحہ کی بات پر سدرہ نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔

وہ واقع میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

"میں ہوں ہی پیاری!۔۔۔اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں ہے"۔۔۔۔سدرہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولی۔

"اچھا پھر ابھی منہ دھو کر آنا ذرا"۔۔۔۔صالحہ اچٹتی نگاہ ڈالتی بولی۔

"نہیں یار!

اب تم نے اتنی محنت کی ہے اس پر پانی تو نہیں پھیر سکتی نا میں"۔۔۔۔سدرہ کھسیانی ہنسی ہنستی بولی۔

"میری محنت کا کیا ہے۔جب سے اس خاندان میں پیدا ہوئی ہوں پانی ہی پھرتا رہتا ہے"۔۔۔۔صالحہ ڈرامائی انداز میں بولی۔

"کونسی دن رات محنتیں کر کر تم ہٹی ہو؟۔۔۔جس پر پورا بیرہ پھیر دیا گیا ہے صالحہ بی بی"۔۔۔۔یہ کہنے والی شائستہ تھیں جس پر صالحہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اچھلی۔

"اف او!۔۔۔۔امی آپ نے تو ڈرا ہی دیا مجھے"۔۔۔۔اپنے دل پر ہاتھ رکھتی صالحہ بولی۔جس پر شائستہ نے اس کو گھوری سے نوازنے پر اکتفا کیا۔

"ماشااللہ!۔۔۔نظر نا لگے میری بیٹی کو۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو"۔۔۔شائستہ سدرہ کی جانب دیکھتی بولیں جس پر سدرہ مسکرادی۔

"امی یہ میرے ان خوبصورت ہاتھوں کا کمال ہے۔وگرنہ یہ کوئی اتنی حورپری نہیں ہے آپ کی بیٹی"۔۔۔صالحہ چڑھ کر بولی۔

"مجھے کہیں سے جلنے کی بو آرہی ہے"۔۔۔سدرہ شرارتی نظریں صالحہ پر جمائے بولی۔جس پر صالحہ نے ناک چڑھائی۔

"جلیں میرے دشمن!۔۔میں نہیں جلتی کسی سے"۔۔۔صالحہ کے اچانک بولنے پر شائستہ اور سدرہ دونوں ہنس دیں۔

"سدرہ نے تمہارا نام تو لیا نہیں۔

مگر وہ کہتے ہیں نا جس نے محسوس کیا"۔۔۔شائستہ بھی صالحہ کو آج بخشنے والی نا تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب بس کریں آپ لوگ!

سدرہ تیار ہے نا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں نکاح کی رسم شروع ہو جانی ہے"۔۔۔۔۔یہ کہنے والی حوریہ تھیں۔جو کمرے میں ان کی تیاری دیکھنے کے لئے اور سدرہ کو دیکھ کر بے اختیار ماشااللہ بولیں۔

"نظر نا لگے میری بیٹی کو!"۔۔۔۔سدرہ کو خود سے لفا

حوریہ بیگم تو اس کے صدقے واری جا رہی تھیں۔

"چلو صالحہ تم بھی تیار ہو جاو اب!۔۔۔۔پھر سب مہمانوں کو میرے ساتھ مل کر اٹینڈ کرنا ہے"۔۔۔۔حوریہ صالحہ کو ہدایات دیتیں کمرے سے باہر چل دیں۔اب کہ ان کا رخ جواد کے کمرے کی جانب تھا۔

جامنی رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں ملبوس اپنا حسین سراپا لئے وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔

فراک کے بازو چوڑی دار بنائے گئے تھے جس سے اس کو کوفت ہو رہی تھی۔پر پھر احمر کا خیال دل میں آتے سوچا اچھا ہی ہے۔

کانوں میں جھمکے بہنتی اب وہ گلے میں نازک سی سونے کی چین پہن رہی تھی جو ہمدان نے ارحم کی پیدائش پر اس کو تحفے میں دی تھی۔

میک اپ کو فائنل لک دیتی اب وہ بالوں کو جوڑے میں باندھ رہی تھی۔اتنے میں ہمدان کمرے میں آیا تو اس کو دیکھ کر مبہوت سا رہ گیا۔وہ اول روز کی طرح اس کو چاروں شانے چت کرنے کا ہنر جانتی تھی۔

ایک نظر ارحم پر ڈالی جو بیڈ پر خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا اور دھیرے سے چلتا ہوا عین بسماء کے عقب میں آکر کھڑا ہو گیا۔بسماء جو جھک کر دراز میں سے کچھ

نکال رہی تھی ایک دم سیدھی ہونے پر ہمدان سے ٹکرائی۔اپنے پیچھے ہمدان کو موجود دیکھ کر اس کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔

"اف۔۔۔آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا مجھے ہمدان"۔۔۔۔بسماء سر جھٹکتی بولی۔

"خوبصورت لگ رہی ہو"۔۔۔۔ہمدان اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتا بولا۔

"شکریہ!۔۔۔۔ویسے یہ خوبصورتی مجھ میں پیدائشی ہے"۔۔۔۔بسماء ناز سے بولی جس پر ہمدان مسکرا دیا۔اور پھر اس کے جوڑا باندھتے ہاتھوں کو پکڑ کر بولا۔

"انہیں ایسے ہی کھلا رہنے دو!۔۔۔۔زیادہ اچھے لگتے ہیں"۔۔۔۔۔ہمدان کی بات پر بسماء مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا صاحبزادہ میرے بالوں کو پکڑ پکڑ کر کھینچتا ہے!۔۔۔۔اور آج کے فنکشن میں میرے آدھے بالوں کو تو توڑ دے گا یہ"۔۔۔۔بسماء ہمدان کی بات کے جواب میں بولی۔

"تم فکر نہیں کرو!۔۔۔ارحم کو میں سنبھال لوں گا!۔۔۔تم بس اپنے بالوں کو ایسے رہنے دو"۔۔۔۔ہمدان اتنا کہہ کر پیچھے ہٹا۔

"اچھا جناب!۔۔۔جیسا آپ کہیں"۔۔۔۔بسماء بالوں کو یونہی کھلا چھوڑے بولی۔

جبکہ ہمدان بیڈ پر ارحم کے پاس بیٹھ چکا تھا۔اور اس کے بالوں کو محبت سے سہلا رہا تھا۔بسماء یہ منظر دیکھ کر خوشدلی سے مسکرائی۔

"اچھا ہمدان!۔۔۔میں ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں پہلے ہی مبین انکل کی طرف!۔۔۔آپ بعد میں آجایئے گا"۔۔۔۔بسماء کے کہنے پر ہمدان نے اس کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔جس پر وہ مسکراتی ہوئی باہر کی جانب چل دی۔اب کہ اس کا رخ سنبل کے کمرے کی جانب تھا۔جو بھی تھا وہ اس کے لئے بڑی بہن کا درجہ رکھتی تھی۔اس کو یوں گم سم سا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

سنبل کے کمرے میں پہنچ کر دیکھا تو حسب توقع کمرے کی بتیاں گل تھیں۔بسماء سر جھٹکتی آگے بڑھی اور دیوار پر سوئچ بورڈ ٹٹولا۔سوئچ بورڈ ملنے پر لائٹس آن کیں

تو سامنے سنبل بیڈ پر لیٹی نظر آئی۔آنکھوں پر ایک بازو رکھا ہوا تھا۔نجانے اتنے اندھیرے میں بھی وہ کس اندھیرے کی خواہش مند تھی۔

"آپا!۔۔اٹھ جایئے۔۔۔حوریہ آنٹی نے ہم دونوں کو بلایا تھا۔۔۔آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں"۔۔۔۔بسماء سنبل کے قریب بیٹھتی ہوئی بولی۔

"مجھے نہیں جانا تم چلی جاو!۔۔۔میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔۔سنبل یونہی لیٹے لیٹے بولی۔جبکہ بسماء نے اس کی آنکھوں پر سے بازو ہٹایا اور خفگی سے بولی۔"پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس۔۔۔میں آپ کے کپڑے نکال لوں تب تک منہ ہاتھ دھولیں آپ"۔۔۔۔بسماء اتنا کہہ کر سنبل کی الماری کھول کر کھڑی ہو گئی۔

اس میں سے ایک سرمئی رنگ کا جوڑا نکال کر بیڈ پر رکھا۔قمیض پر سنہرے رنگ کا کام ہوا ہوا تھا۔سنبل نے اچنبھے سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں یہ پہنوں؟"۔۔۔۔سنبل نے خود کی جانب اشارہ کیا اور بولی۔

"نیور!۔۔۔میں اتنے ہیوی ڈریسز نہیں پہنتی"۔۔۔۔سنبل نفی میں سر ہلاتی بولی۔

"آج آپ کو پہننا ہو گا!۔۔۔پلیز میرے کہنے پر"۔۔۔۔بسماء کسی چھوٹے بچے کی مانند بولی جس پر سنبل مسکرا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔جوڑا جو کہ ابھی ہینگر میں ہی تھا اٹھایا اور اپنی الماری کی جانب بڑھ گئی۔

سیاہ جوڑے کو واپس رکھ کر سفید رنگ کا نفیس کام والا جوڑا نکالا جس پر نیلے موتیوں سے نقشی کا کام ہوا ہوا تھا۔جوڑا دیکھ کر بسماء کے ابرو بھی ستائشی انداز میں اوپر کو اٹھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ والا زیادہ کلاسی ہے!۔۔۔چلیں جلدی سے چینج کر کے آئیں۔پھر میں آپ کو تیار کروں"۔۔۔بسماء پر جوش انداز میں بولی۔

سنبل جانے کے لئے مڑی ہی تھی کہ پلٹی اور بولی۔

"اچھا کیا جو تم نے ہمدان سے صلح کر لی۔ میرا بھائی بس تھوڑا سا پٹری سے اتر جاتا ہے کبھی کبھی۔ لیکن دل کا برا نہیں ہے"۔۔۔۔ سنبل اتنا کہہ کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی جبکہ بسماء اپنی چین پر ہاتھ پھیرتی مسکرانے لگی۔

ادھر باسط، شہناز اور فاخرہ بیگم کو لے کر آ چکا تھا۔

عورتوں اور مردوں کا انتظام ایک جگہ پر ہی کیا گیا تھا جیسا کہ ہر جگہ عام تھا۔ کچھ سب لوگ رشتے دار تھے اس وجہ سے کوئی بھی اعتراض نا کر سکا۔ اسماعیل صاحب اور شائستہ بھی تمام آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ دوسری جانب مبین شاہ اور حوریہ بیگم کو تمام لوگ باری باری بیٹے کی شادی کی مبارک باد دے رہے تھے۔

جبکہ صالحہ اور شائستہ سدرہ کے پاس کمرے میں موجود تھیں۔

"بھائی تو آج تمہیں دیکھتے ساتھ ہی تمہیں اپنا دل دے بیٹھیں گے سدرہ"۔۔۔یہ کہنے والی شائستہ تھی جواد کی بڑی بہن۔

"دل تو پہلے ہی ہار چکے ہیں جواد بھائی!

اب بس جان ہارنی باقی ہے"۔۔۔صالحہ شاعرانہ انداز میں بولی جس پر سدرہ نے اس کو گھوری سے نوازا۔

"بہت زیادہ بولتی ہو تم صالحہ!

چپ رہا کرو"۔۔۔سدرہ مذمتی انداز میں بولی۔

"شش۔۔۔آپی دلہنیں نکاح سے پہلے بولتی نہیں ہیں۔ورنہ ان پر ان کے دولہے کے ساتھ ساتھ جن بھی عاشق ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔صالحہ مزے سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی جس پر سدرہ نے ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھا جبکہ شائستہ اپنی ہنسی چھپا گئی۔

چلو سدرہ کو کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو ریسٹ کر لے۔بے چاری تھک گئی ہو گی۔آؤ ہم مہمانوں کو دیکھ لیں۔

شائستہ کی بات پر صالحہ نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا اور ساتھ چل پڑی۔

جبکہ سدرہ پیچھے سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی جن پر مہندی کا گہرا رنگ چڑھا تھا۔

ادھر سنبل اور بسماء بھی پہنچ چکی تھیں اور باقی سب جاننے والوں سے مل رہی تھیں۔

ان کی ایک رشتہ دار ریحانہ جو کہ ایک ہفتہ قبل لندن سے آئی تھیں فاخرہ بیگم کے پاس آئیں اور سلام کیا۔جس پر فاخرہ بیگم خوشدلی سے مسکرا دیں اور سلام کا جواب دے کر حال احوال پوچھا۔

"بھئی فاخرہ سچ بتاؤں تو بڑا ہی افسوس ہوا شہناز کی شادی ٹوٹنے کا سن کر۔۔۔اللہ ایسا دن کسی کی اولاد کو نا دکھائے"۔۔۔۔ریحانہ ہمدردانہ انداز میں کہتی فاخرہ بیگم کو اندر تک سلگا گئیں۔

مگر انہوں نے مصلحت کی خاطر چپ سادھے رکھی۔

"ایکسکیوزمی!۔۔۔اوہ آنٹی ریحانہ یہ آپ ہیں۔۔۔بہت سنا ہے میں نے آپ کے متعلق"۔۔۔۔اتنے میں شہناز یہ سب سنتی میدان میں آئی۔

"ارے بیٹے شہناز!۔۔۔ماشاللہ سے کتنی پیاری ہو گئی ہو"۔۔۔ریحانہ چمک کر خوش آمدی انداز میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"جی بس اللہ کی دین ہے۔ کبھی پلاسٹک سرجری کروانے کی ضرورت نہیں پڑی"۔۔۔شہناز عاجزانہ انداز میں بولی۔ جبکہ ریحانہ کے چہرے کا ایک رنگ آیا اور ایک گیا۔ شہناز اپنا کام پورا کر چکی تھی سو وہاں سے رفو چکر ہو گئی جبکہ فاخرہ بیگم بس سر نفی میں ہلاتی رہ گئیں۔

ادھر دیکھا جائے تو سجیل شاہ ماتھے پر بل لئے مبین منزل میں داخل ہوئے۔

ان کے ہر انداز سے خفگی و بے زاری عیاں تھی۔

روکھے انداز میں آکر مبین شاہ کے گلے لگے اور شادی کی مبارک باد دیں۔اتنے میں نکاح خواں آگئے اور صالحہ شہناز اور باقی سب کے ساتھ اندر کو چل دی تاکہ سدرہ کو لے آئے۔کمرے میں آکر سدرہ کے اوپر لال رنگ کا کامدار دوپٹہ اوڑھا دیا جس سے اس کا حسین و دلربا سراپا چھپ گیا۔

"صالحہ یہ کیا کر رہی ہو؟۔۔۔مجھے کچھ بھی نظر نہیں آرہا ہے"۔۔۔۔سدرہ خفگی سے بولی۔

"اب جو بھی دیکھنا ہوا نکاح کے بعد ہی دیکھنا"۔۔۔صالحہ پر شوخ آواز میں بولی جس پر سب لوگ ہنس دیے۔

اور یوں ان سب کے گھیرے میں سدرہ کو نکاح کے لئے بنائی گئی جگہ پر لایا گیا۔درمیان میں جالی دار پردہ لگایا گیا تھا۔ایک جانب سدرہ تو دوسری جانب جواد۔سدرہ اپنی متغیر ہوتی حالت کو سنبھالے بیٹھی تھی۔جب کہ جواد بھی سفید رنگ کی شیروانی میں ہمیشہ کی طرح پرکشش دکھائی دے رہا تھا۔سدرہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی کہ نکاح خواں کی آواز کانوں میں ٹکرائی۔

"کیا آپ کو جواد علی شاہ ولد مبین علی شاہ سے نکاح بعوض حق مہر ایک کڑوڑ سکہ رائج الوقت قبول ہے"۔۔۔۔۔سب کچھ جیسے پس منظر میں چلا گیا تھا۔اس نے خود کو بس تین مرتبہ قبول ہے کہتے سنا تھا۔اسی طرح جواد سے بھی نکاح خواں نے اس کی مرضی پوچھی جس پر اس نے قبول کیا۔

آج ان دونوں کا نام ایک دوسرے کے ساتھ جڑ گیا تھا۔اور یہ احساس ہی جواد کے لئے فرحت بخش تھا کہ اس کی محبت اس کی محرم بن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب کہ سامنے سے پردہ ہٹا دیا گیا تھا۔ جبکہ سدرہ کو اوڑھایا لال دوپٹہ ہنوز ایک پردہ کئے ہوئے تھا۔

سدرہ کو یونہی جواد کے برابر میں لا کر بٹھایا گیا اور صالحہ ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑے آئی۔

"جواد بھائی!۔۔۔ سدرہ آپا کا پردہ تب ہٹے گا جب آپ یہ دودھ پی کر مجھے دودھ پلائی دیں گے۔

سنبل، بسماء، شہناز اور شائستہ چاروں لڑکیاں اس کی شرارتیں ملاحظہ کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"لڑکی یہ اوچھی روایات ہمارے یہاں نہیں ہوتی ہیں۔

فضول میں وقت مت برباد کرو"۔۔۔۔ سجیل شاہ کی کرخت آواز سارے مجمعے پر سکتا طاری کر گئی۔ مگر صالحہ کی آنکھوں میں شاطرانہ چمک ابھری۔

"سجیل انکل وہ کیا ہے نا یہاں کی بہت سی روایات ٹوٹ چکی ہیں!۔۔۔سو ایک اور روایت بھی ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں"۔۔۔۔معصومیت سے ان کی جانب آنکھیں پٹپٹا کر صالحہ بولی جس پر وہ ایک لمحے کو دنگ رہ گئے۔اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتے ہمدان نے ان کے کندھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالا تو انہوں نے چپ سادھ لی۔ورنہ وہ صالحہ کو اچھی خاصی جھاڑ پلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

"ہاں بالکل!۔۔۔۔جب مرے ہوئے زندہ ہو سکتے ہیں!

لوگ اپنی شادی والے دن غائب ہو سکتے ہیں تو صالحہ دودھ پلائی کی رسم کیوں نہیں کر سکتی ہے"۔۔۔یہ کہنے والی سنبل تھی جس پر ہمدان اور باسط دونوں نے بے اختیار اس کی جانب دیکھا۔اس کے چہرے سے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ سنجیدہ ہے یا نہیں۔صالحہ واپس مڑی اور دودھ کا گلاس آگے بڑھایا۔جس کو جواد پکڑنے لگا تو اس نے ایک دم پیچھے کیا۔

"آہاں۔۔۔پہلے میری دودھ پلائی تو دیں"۔۔۔۔صالحہ دوسرا ہاتھ آگے کرتی معصومیت سے بولی۔

جس پر جواد اب کہ مسکرا دیا اور اپنا والٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔یہ منظر دیکھ کر جہاں باقی سب مسکرانے لگے وہیں پر زینیا کے لب اوہ میں سکڑے۔

"آخر ایسا بھی کیا ہے اس بہن جی ٹائپ لڑکی میں جو جواد اس پر اس کی بہن پر یوں مہربان ہوا جا رہا ہے"۔۔۔بے اختیار اس نے من ہی من میں سوچا۔

"واہ جواد بھائی آپ تو بڑے فراخ دل نکلے!۔۔۔۔خیر یہ والٹ اب آپ کو واپس نہیں ملنے والا ہے"۔۔۔۔صالحہ والٹ کھول کر اندر سے دیکھتی بولی اور دودھ کا گلاس اس کو تھما گئی۔

عمر جب سے گھر واپس آیا تھا سارے گھر میں ہڑبونگ مچائی ہوئی تھی۔

"عمر بیٹا آخر کو ہمیں کہاں لے کر جانا چاہ رہے ہو تم جو یوں ضروری سامان پیک کرنے کا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔۔یہ کہنے والی اس کی ماں تھیں جس پر وہ مسکرا دیا۔

"امی میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اگر کچھ لینا ہے تو لے لیں وگرنہ جہاں ہم جا رہے ہیں وہاں ہر چیز موجود ہے"۔۔۔۔عمر پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھا ہوا بولا۔

"بھائی میری تیاری مکمل ہو گئی ہے!۔۔۔چلیں چلتے ہیں"۔۔۔۔خجستہ کندھے پر بیگ لٹکائے بولی جبکہ شمائلہ نے اس کی جانب حیرانی سے دیکھا۔

"تمہارا بھائی کہہ رہا ہے کہ ہم کہیں رہنے جا رہے ہیں اور تم بس یہ بیگ کندھے پر لٹکائے آ گئی ہو"۔۔۔۔شمائلہ حیرت زدہ سی بولیں۔

"امی اگر مجھے ضرورت پڑی تو بھائی کو کہہ دوں گی نا!۔۔۔۔آخر کو کماتے کس کے لئے ہیں"۔۔۔۔۔خجستہ معصومیت سے بولی جس پر شمائلہ اور عمر دونوں ہنس پڑے۔

"جی بالکل!...اپنی چھوٹی سی گڑیا کے لئے ہی تو میں اتنی محنت کرتا ہوں"۔۔۔۔۔عمر بھی تائیدی انداز میں بولا۔

اچھا چلیں بابا کو لے کر آجائیں۔میں گاڑی میں ویٹ ک رہا ہوں آپ سب کا"۔۔۔۔اور پھر عمر اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

ابھی دن ڈھلے رات ہوئے چند ساعتیں ہی گزری تھیں مگر یہ سڑک اس قدر ویران تھی جیسے رات کا آخری پہر ہو۔

ایسے میں ایک سیاہ رنگ کی کار ایک ٹرک معیت میں چلتی دکھائی دے رہی تھی۔ٹرک اور کار دونوں ایک گودام کے باہر آکر رکے تھے۔

گاڑی میں سے ایک چوڑی جسامت کا مالک شخص نکلا۔ جس کے بال سیاہ تھے اور بے ترتیب انداز میں ماتھے پر بکھرے پڑے تھے۔ٹرک ڈرائیور اتر کر نیچے آیا اور اس شخص کے سامنے موءدب سے انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"صاحب جی جیسا کہ آپ نے کہا تھا مال بدل دیا گیا ہے۔ساری منشیات کی جگہ ہم نے چینی بھر دی ہے"۔۔۔ٹرک ڈرائیور کی بات سن کر اس شخص کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی اور جیب میں تہہ کیا ہوا چیک اس کی جانب بڑھایا۔چیک تھامتے ہوئے ٹرک ڈرائیور کی آنکھوں میں نا سمجھی کا سا تاثر تھا۔"صاحب جی یہ تو آدھی پیمنٹ ہے"۔۔۔۔چیک کو ہاتھ میں پکڑے وہ شخص متذبذب دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آدھی پیمنٹ مال بدلنے پر دی ہے۔آدھی پیمنٹ مال میرے اڈے پر پہنچانے پر ملے گی"۔۔۔۔۔سیاہ رنگ آنکھوں والا شخص مسکراتا ہوا اپنی کار کی جانب بڑھ گیا جبکہ ٹرک ڈرائیور نے دل ہی دل میں اس کو گالیوں سے نوازا۔

سر شام حویلی سجادی گئی تھی۔ مبین شاہ کے اکلوتے وارث کی شادی کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔

ادھر سدرہ کے کمرے میں آیا جائے تو صالحہ اس کا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔

آسمانی رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں سدرہ کا روپ دمک رہا تھا۔

اس کے لمبے سیاہ بالوں کو صالحہ کرل کر کے ایک سائیڈ پر سیٹ کر چکی تھی۔

آخر میں لپ اسٹک لگاتے ہوئے سدرہ پر ایک ستائش بھری نگاہ ڈالی۔

"آپا!۔۔۔دیکھو میرے ہاتھوں کا کمال تم آج کتنی خوبصورت لگ رہی ہو"۔۔۔۔صالحہ کی بات پر سدرہ نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔

وہ واقع میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

"میں ہوں ہی پیاری!۔۔۔اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں ہے"۔۔۔۔سدرہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولی۔

"اچھا پھر ابھی منہ دھو کر آنا ذرا"۔۔۔۔صالحہ اچٹتی نگاہ ڈالتی بولی۔

"نہیں یار!

اب تم نے اتنی محنت کی ہے اس پر پانی تو نہیں پھیر سکتی نا میں"۔۔۔۔سدرہ کھسیانی ہنسی ہنستی بولی۔

"میری محنت کا کیا ہے۔جب سے اس خاندان میں پیدا ہوئی ہوں پانی ہی پھرتا رہتا ہے"۔۔۔۔صالحہ ڈرامائی انداز میں بولی۔

"کونسی دن رات محنتیں کر کر تم ہٹی ہو؟۔۔۔جس پر پورا بیرہ پھیر دیا گیا ہے صالحہ بی بی"۔۔۔۔یہ کہنے والی شائستہ تھیں جس پر صالحہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اچھلی۔

"اف او!۔۔۔۔امی آپ نے تو ڈرا ہی دیا مجھے"۔۔۔۔اپنے دل پر ہاتھ رکھتی صالحہ بولی۔جس پر شائستہ نے اس کو گھوری سے نوازنے پر اکتفا کیا۔

"ماشااللہ!۔۔۔نظر نا لگے میری بیٹی کو۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو"۔۔۔شائستہ سدرہ کی جانب دیکھتی بولیں جس پر سدرہ مسکرادی۔

"امی یہ میرے ان خوبصورت ہاتھوں کا کمال ہے۔وگرنہ یہ کوئی اتنی حورپری نہیں ہے آپ کی بیٹی"۔۔۔صالحہ چڑھ کر بولی۔

"مجھے کہیں سے جلنے کی بو آرہی ہے"۔۔۔سدرہ شرارتی نظریں صالحہ پر جمائے بولی۔جس پر صالحہ نے ناک چڑھائی۔

"جلیں میرے دشمن!۔۔میں نہیں جلتی کسی سے"۔۔۔صالحہ کے اچانک بولنے پر شائستہ اور سدرہ دونوں ہنس دیں۔

"سدرہ نے تمہارا نام تو لیا نہیں۔

مگر وہ کہتے ہیں نا جس نے محسوس کیا"۔۔۔شائستہ بھی صالحہ کو آج بخشنے والی نا تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب بس کریں آپ لوگ!

سدرہ تیار ہے نا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں نکاح کی رسم شروع ہو جانی ہے"۔۔۔۔۔یہ کہنے والی حوریہ تھیں۔جو کمرے میں ان کی تیاری دیکھنے کے لئے اور سدرہ کو دیکھ کر بے اختیار ماشااللہ بولیں۔

"نظر نا لگے میری بیٹی کو!"۔۔۔۔سدرہ کو خود سے لفا

حوریہ بیگم تو اس کے صدقے واری جا رہی تھیں۔

"چلو صالحہ تم بھی تیار ہو جاو اب!۔۔۔۔پھر سب مہمانوں کو میرے ساتھ مل کر اٹینڈ کرنا ہے"۔۔۔۔حوریہ صالحہ کو ہدایات دیتیں کمرے سے باہر چل دیں۔اب کہ ان کا رخ جواد کے کمرے کی جانب تھا۔

جامنی رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں ملبوس اپنا حسین سراپا لئے وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔

فراک کے بازو چوڑی دار بنائے گئے تھے جس سے اس کو کوفت ہو رہی تھی۔پر پھر احمر کا خیال دل میں آتے سوچا اچھا ہی ہے۔

کانوں میں جھمکے بہنتی اب وہ گلے میں نازک سی سونے کی چین پہن رہی تھی جو ہمدان نے ارحم کی پیدائش پر اس کو تحفے میں دی تھی۔

میک اپ کو فائنل لک دیتی اب وہ بالوں کو جوڑے میں باندھ رہی تھی۔اتنے میں ہمدان کمرے میں آیا تو اس کو دیکھ کر مبہوت سا رہ گیا۔وہ اول روز کی طرح اس کو چاروں شانے چت کرنے کا ہنر جانتی تھی۔

ایک نظر ارحم پر ڈالی جو بیڈ پر خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا اور دھیرے سے چلتا ہوا عین بسماء کے عقب میں آکر کھڑا ہو گیا۔بسماء جو جھک کر دراز میں سے کچھ

نکال رہی تھی ایک دم سیدھی ہونے پر ہمدان سے ٹکرائی۔اپنے پیچھے ہمدان کو موجود دیکھ کر اس کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔

"اف۔۔۔آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا مجھے ہمدان"۔۔۔۔بسماء سر جھٹکتی بولی۔

"خوبصورت لگ رہی ہو"۔۔۔۔ہمدان اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتا بولا۔

"شکریہ!۔۔۔۔ویسے یہ خوبصورتی مجھ میں پیدائشی ہے"۔۔۔۔بسماء ناز سے بولی جس پر ہمدان مسکرا دیا۔اور پھر اس کے جوڑا باندھتے ہاتھوں کو پکڑ کر بولا۔

"انہیں ایسے ہی کھلا رہنے دو!۔۔۔۔زیادہ اچھے لگتے ہیں"۔۔۔۔۔ہمدان کی بات پر بسماء مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا صاحبزادہ میرے بالوں کو پکڑ پکڑ کر کھینچتا ہے!۔۔۔۔اور آج کے فنکشن میں میرے آدھے بالوں کو تو توڑ دے گا یہ"۔۔۔۔بسماء ہمدان کی بات کے جواب میں بولی۔

"تم فکر نہیں کرو!۔۔۔ارحم کو میں سنبھال لوں گا!۔۔۔تم بس اپنے بالوں کو ایسے رہنے دو"۔۔۔۔ہمدان اتنا کہہ کر پیچھے ہٹا۔

"اچھا جناب!۔۔۔جیسا آپ کہیں"۔۔۔۔بسماء بالوں کو یونہی کھلا چھوڑے بولی۔

جبکہ ہمدان بیڈ پر ارحم کے پاس بیٹھ چکا تھا۔اور اس کے بالوں کو محبت سے سہلا رہا تھا۔بسماء یہ منظر دیکھ کر خوشدلی سے مسکرائی۔

"اچھا ہمدان!۔۔۔میں ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں پہلے ہی مبین انکل کی طرف!۔۔۔آپ بعد میں آجایئے گا"۔۔۔۔بسماء کے کہنے پر ہمدان نے اس کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔جس پر وہ مسکراتی ہوئی باہر کی جانب چل دی۔اب کہ اس کا رخ سنبل کے کمرے کی جانب تھا۔جو بھی تھا وہ اس کے لئے بڑی بہن کا درجہ رکھتی تھی۔اس کو یوں گم سم سا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

سنبل کے کمرے میں پہنچ کر دیکھا تو حسب توقع کمرے کی بتیاں گل تھیں۔بسماء سر جھٹکتی آگے بڑھی اور دیوار پر سوئچ بورڈ ٹٹولا۔سوئچ بورڈ ملنے پر لائٹس آن کیں

تو سامنے سنبل بیڈ پر لیٹی نظر آئی۔آنکھوں پر ایک بازو رکھا ہوا تھا۔نجانے اتنے اندھیرے میں بھی وہ کس اندھیرے کی خواہش مند تھی۔

"آپا!۔۔اٹھ جایئے۔۔۔حوریہ آنٹی نے ہم دونوں کو بلایا تھا۔۔۔آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں"۔۔۔۔بسماء سنبل کے قریب بیٹھتی ہوئی بولی۔

"مجھے نہیں جانا تم چلی جاو!۔۔۔میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔۔سنبل یونہی لیٹے لیٹے بولی۔جبکہ بسماء نے اس کی آنکھوں پر سے بازو ہٹایا اور خفگی سے بولی۔"پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس۔۔۔میں آپ کے کپڑے نکال لوں تب تک منہ ہاتھ دھولیں آپ"۔۔۔۔بسماء اتنا کہہ کر سنبل کی الماری کھول کر کھڑی ہو گئی۔

اس میں سے ایک سرمئی رنگ کا جوڑا نکال کر بیڈ پر رکھا۔قمیض پر سنہرے رنگ کا کام ہوا ہوا تھا۔سنبل نے اچنبھے سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں یہ پہنوں؟"۔۔۔۔سنبل نے خود کی جانب اشارہ کیا اور بولی۔

"نیور!۔۔۔میں اتنے ہیوی ڈریسز نہیں پہنتی"۔۔۔۔سنبل نفی میں سر ہلاتی بولی۔

"آج آپ کو پہننا ہو گا!۔۔۔پلیز میرے کہنے پر"۔۔۔۔بسماء کسی چھوٹے بچے کی مانند بولی جس پر سنبل مسکرا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔جوڑا جو کہ ابھی ہینگر میں ہی تھا اٹھایا اور اپنی الماری کی جانب بڑھ گئی۔

سیاہ جوڑے کو واپس رکھ کر سفید رنگ کا نفیس کام والا جوڑا نکالا جس پر نیلے موتیوں سے نقشی کا کام ہوا ہوا تھا۔جوڑا دیکھ کر بسماء کے ابرو بھی ستائشی انداز میں اوپر کو اٹھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ والا زیادہ کلاسی ہے!۔۔۔چلیں جلدی سے چینج کر کے آئیں۔پھر میں آپ کو تیار کروں"۔۔۔بسماء پر جوش انداز میں بولی۔

سنبل جانے کے لئے مڑی ہی تھی کہ پلٹی اور بولی۔

"اچھا کیا جو تم نے ہمدان سے صلح کر لی۔ میرا بھائی بس تھوڑا سا پٹری سے اتر جاتا ہے کبھی کبھی۔ لیکن دل کا برا نہیں ہے"۔۔۔۔ سنبل اتنا کہہ کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی جبکہ بسماء اپنی چین پر ہاتھ پھیرتی مسکرانے لگی۔

ادھر باسط، شہناز اور فاخرہ بیگم کو لے کر آ چکا تھا۔

عورتوں اور مردوں کا انتظام ایک جگہ پر ہی کیا گیا تھا جیسا کہ ہر جگہ عام تھا۔ کچھ سب لوگ رشتے دار تھے اس وجہ سے کوئی بھی اعتراض نا کر سکا۔ اسماعیل صاحب اور شائستہ بھی تمام آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ دوسری جانب مبین شاہ اور حوریہ بیگم کو تمام لوگ باری باری بیٹے کی شادی کی مبارک باد دے رہے تھے۔

جبکہ صالحہ اور شائستہ سدرہ کے پاس کمرے میں موجود تھیں۔

"بھائی تو آج تمہیں دیکھتے ساتھ ہی تمہیں اپنا دل دے بیٹھیں گے سدرہ"۔۔۔یہ کہنے والی شائستہ تھی جواد کی بڑی بہن۔

"دل تو پہلے ہی ہار چکے ہیں جواد بھائی!

اب بس جان ہارنی باقی ہے"۔۔۔صالحہ شاعرانہ انداز میں بولی جس پر سدرہ نے اس کو گھوری سے نوازا۔

"بہت زیادہ بولتی ہو تم صالحہ!

چپ رہا کرو"۔۔۔سدرہ مذمتی انداز میں بولی۔

"شش۔۔۔آپی دلہنیں نکاح سے پہلے بولتی نہیں ہیں۔ورنہ ان پر ان کے دولہے کے ساتھ ساتھ جن بھی عاشق ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔صالحہ مزے سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی جس پر سدرہ نے ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھا جبکہ شائستہ اپنی ہنسی چھپا گئی۔

چلو سدرہ کو کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو ریسٹ کر لے۔بے چاری تھک گئی ہو گی۔آؤ ہم مہمانوں کو دیکھ لیں۔

شائستہ کی بات پر صالحہ نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا اور ساتھ چل پڑی۔

جبکہ سدرہ پیچھے سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی جن پر مہندی کا گہرا رنگ چڑھا تھا۔

ادھر سنبل اور بسماء بھی پہنچ چکی تھیں اور باقی سب جاننے والوں سے مل رہی تھیں۔

ان کی ایک رشتہ دار ریحانہ جو کہ ایک ہفتہ قبل لندن سے آئی تھیں فاخرہ بیگم کے پاس آئیں اور سلام کیا۔جس پر فاخرہ بیگم خوشدلی سے مسکرا دیں اور سلام کا جواب دے کر حال احوال پوچھا۔

"بھئی فاخرہ سچ بتاؤں تو بڑا ہی افسوس ہوا شہناز کی شادی ٹوٹنے کا سن کر۔۔۔اللہ ایسا دن کسی کی اولاد کو نا دکھائے"۔۔۔۔ریحانہ ہمدردانہ انداز میں کہتی فاخرہ بیگم کو اندر تک سلگا گئیں۔

مگر انہوں نے مصلحت کی خاطر چپ سادھے رکھی۔

"ایکسکیوزمی!۔۔۔اوہ آنٹی ریحانہ یہ آپ ہیں۔۔۔بہت سنا ہے میں نے آپ کے متعلق"۔۔۔۔اتنے میں شہناز یہ سب سنتی میدان میں آئی۔

"ارے بیٹے شہناز!۔۔۔ماشاللہ سے کتنی پیاری ہو گئی ہو"۔۔۔ریحانہ چمک کر خوش آمدی انداز میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"جی بس اللہ کی دین ہے۔ کبھی پلاسٹک سرجری کروانے کی ضرورت نہیں پڑی"۔۔۔شہناز عاجزانہ انداز میں بولی۔جبکہ ریحانہ کے چہرے کا ایک رنگ آیا اور ایک گیا۔شہناز اپنا کام پورا کر چکی تھی سو وہاں سے رفو چکر ہو گئی جبکہ فاخرہ بیگم بس سر نفی میں ہلاتی رہ گئیں۔

ادھر دیکھا جائے تو سجیل شاہ ماتھے پر بل لئے مبین منزل میں داخل ہوئے۔

ان کے ہر انداز سے خفگی و بے زاری عیاں تھی۔

روکھے انداز میں آکر مبین شاہ کے گلے لگے اور شادی کی مبارک باد دیں۔اتنے میں نکاح خواں آگئے اور صالحہ شہناز اور باقی سب کے ساتھ اندر کو چل دی تاکہ سدرہ کو لے آئے۔کمرے میں آکر سدرہ کے اوپر لال رنگ کا کامدار دوپٹہ اوڑھا دیا جس سے اس کا حسین و دلربا سراپا چھپ گیا۔

"صالحہ یہ کیا کر رہی ہو؟۔۔۔مجھے کچھ بھی نظر نہیں آرہا ہے"۔۔۔۔سدرہ خفگی سے بولی۔

"اب جو بھی دیکھنا ہو انکاح کے بعد ہی دیکھنا"۔۔۔صالحہ پر شوخ آواز میں بولی جس پر سب لوگ ہنس دیے۔

اور یوں ان سب کے گھیرے میں سدرہ کو نکاح کے لئے بنائی گئی جگہ پر لایا گیا۔درمیان میں جالی دار پردہ لگایا گیا تھا۔ایک جانب سدرہ تو دوسری جانب جواد۔سدرہ اپنی متغیر ہوتی حالت کو سنبھالے بیٹھی تھی۔جب کہ جواد بھی سفید رنگ کی شیروانی میں ہمیشہ کی طرح پرکشش دکھائی دے رہا تھا۔سدرہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی کہ نکاح خواں کی آواز کانوں میں ٹکرائی۔

"کیا آپ کو جواد علی شاہ ولد مبین علی شاہ سے نکاح بعوض حق مہر ایک کڑوڑ سکہ رائج الوقت قبول ہے"۔۔۔۔۔سب کچھ جیسے پس منظر میں چلا گیا تھا۔اس نے خود کو بس تین مرتبہ قبول ہے کہتے سنا تھا۔اسی طرح جواد سے بھی نکاح خواں نے اس کی مرضی پوچھی جس پر اس نے قبول کیا۔

آج ان دونوں کا نام ایک دوسرے کے ساتھ جڑ گیا تھا۔اور یہ احساس ہی جواد کے لئے فرحت بخش تھا کہ اس کی محبت اس کی محرم بن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب کہ سامنے سے پردہ ہٹا دیا گیا تھا۔ جبکہ سدرہ کو اوڑھایا لال دوپٹہ ہنوز ایک پردہ کئے ہوئے تھا۔

سدرہ کو یونہی جواد کے برابر میں لا کر بٹھایا گیا اور صالحہ ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑے آئی۔

"جواد بھائی!۔۔۔ سدرہ آپا کا پردہ تب ہٹے گا جب آپ یہ دودھ پی کر مجھے دودھ پلائی دیں گے۔

سنبل، بسماء، شہناز اور شائستہ چاروں لڑکیاں اس کی شرارتیں ملاحظہ کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"لڑکی یہ اوچھی روایات ہمارے یہاں نہیں ہوتی ہیں۔

فضول میں وقت مت برباد کرو"۔۔۔۔ سجیل شاہ کی کرخت آواز سارے مجمعے پر سکتا طاری کر گئی۔ مگر صالحہ کی آنکھوں میں شاطرانہ چمک ابھری۔

"سجیل انکل وہ کیا ہے نا یہاں کی بہت سی روایات ٹوٹ چکی ہیں!۔۔۔سو ایک اور روایت بھی ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں"۔۔۔۔معصومیت سے ان کی جانب آنکھیں پٹپٹا کر صالحہ بولی جس پر وہ ایک لمحے کو دنگ رہ گئے۔اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتے ہمدان نے ان کے کندھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالا تو انہوں نے چپ سادھ لی۔ورنہ وہ صالحہ کو اچھی خاصی جھاڑ پلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

"ہاں بالکل!۔۔۔۔جب مرے ہوئے زندہ ہو سکتے ہیں!

لوگ اپنی شادی والے دن غائب ہو سکتے ہیں تو صالحہ دودھ پلائی کی رسم کیوں نہیں کر سکتی ہے"۔۔۔یہ کہنے والی سنبل تھی جس پر ہمدان اور باسط دونوں نے بے اختیار اس کی جانب دیکھا۔اس کے چہرے سے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ سنجیدہ ہے یا نہیں۔صالحہ واپس مڑی اور دودھ کا گلاس آگے بڑھایا۔جس کو جواد پکڑنے لگا تو اس نے ایک دم پیچھے کیا۔

"آہاں۔۔۔پہلے میری دودھ پلائی تو دیں"۔۔۔۔صالحہ دوسرا ہاتھ آگے کرتی معصومیت سے بولی۔

جس پر جواد اب کہ مسکرا دیا اور اپنا والٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔یہ منظر دیکھ کر جہاں باقی سب مسکرانے لگے وہیں پر زینیا کے لب اوہ میں سکڑے۔

"آخر ایسا بھی کیا ہے اس بہن جی ٹائپ لڑکی میں جو جواد اس پر اس کی بہن پر یوں مہربان ہوا جا رہا ہے"۔۔۔بے اختیار اس نے من ہی من میں سوچا۔

"واہ جواد بھائی آپ تو بڑے فراخ دل نکلے!۔۔۔۔خیر یہ والٹ اب آپ کو واپس نہیں ملنے والا ہے"۔۔۔۔صالحہ والٹ کھول کر اندر سے دیکھتی بولی اور دودھ کا گلاس اس کو تھما گئی۔

عمر جب سے گھر واپس آیا تھا سارے گھر میں ہڑبونگ مچائی ہوئی تھی۔

"عمر بیٹا آخر کو ہمیں کہاں لے کر جانا چاہ رہے ہو تم جو یوں ضروری سامان پیک کرنے کا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔۔یہ کہنے والی اس کی ماں تھیں جس پر وہ مسکرا دیا۔

"امی میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اگر کچھ لینا ہے تو لے لیں وگرنہ جہاں ہم جا رہے ہیں وہاں ہر چیز موجود ہے"۔۔۔۔عمر پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھا ہوا بولا۔

"بھائی میری تیاری مکمل ہو گئی ہے!۔۔۔چلیں چلتے ہیں"۔۔۔۔خجستہ کندھے پر بیگ لٹکائے بولی جبکہ شمائلہ نے اس کی جانب حیرانی سے دیکھا۔

"تمہارا بھائی کہہ رہا ہے کہ ہم کہیں رہنے جا رہے ہیں اور تم بس یہ بیگ کندھے پر لٹکائے آ گئی ہو"۔۔۔۔شمائلہ حیرت زدہ سی بولیں۔

"امی اگر مجھے ضرورت پڑی تو بھائی کو کہہ دوں گی نا!۔۔۔۔آخر کو کماتے کس کے لئے ہیں"۔۔۔۔۔خجستہ معصومیت سے بولی جس پر شمائلہ اور عمر دونوں ہنس پڑے۔

"جی بالکل!...اپنی چھوٹی سی گڑیا کے لئے ہی تو میں اتنی محنت کرتا ہوں"۔۔۔۔۔عمر بھی تائیدی انداز میں بولا۔

اچھا چلیں بابا کو لے کر آجائیں۔میں گاڑی میں ویٹ ک رہا ہوں آپ سب کا"۔۔۔۔اور پھر عمر اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

ابھی دن ڈھلے رات ہوئے چند ساعتیں ہی گزری تھیں مگر یہ سڑک اس قدر ویران تھی جیسے رات کا آخری پہر ہو۔

ایسے میں ایک سیاہ رنگ کی کار ایک ٹرک معیت میں چلتی دکھائی دے رہی تھی۔ٹرک اور کار دونوں ایک گودام کے باہر آکر رکے تھے۔

گاڑی میں سے ایک چوڑی جسامت کا مالک شخص نکلا۔ جس کے بال سیاہ تھے اور بے ترتیب انداز میں ماتھے پر بکھرے پڑے تھے۔ٹرک ڈرائیور اتر کر نیچے آیا اور اس شخص کے سامنے موءدب سے انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"صاحب جی جیسا کہ آپ نے کہا تھا مال بدل دیا گیا ہے۔ساری منشیات کی جگہ ہم نے چینی بھر دی ہے"۔۔۔ٹرک ڈرائیور کی بات سن کر اس شخص کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی اور جیب میں تہہ کیا ہوا چیک اس کی جانب بڑھایا۔چیک تھامتے ہوئے ٹرک ڈرائیور کی آنکھوں میں نا سمجھی کا سا تاثر تھا۔"صاحب جی یہ تو آدھی پیمنٹ ہے"۔۔۔۔چیک کو ہاتھ میں پکڑے وہ شخص متذبذب دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آدھی پیمنٹ مال بدلنے پر دی ہے۔آدھی پیمنٹ مال میرے اڈے پر پہنچانے پر ملے گی"۔۔۔۔۔سیاہ رنگ آنکھوں والا شخص مسکراتا ہوا اپنی کار کی جانب بڑھ گیا جبکہ ٹرک ڈرائیور نے دل ہی دل میں اس کو گالیوں سے نوازا۔

تمام رسومات کی ادائیگی کے بعد سدرہ کو جواد کے کمرے میں لا کر بٹھا دیا گیا تھا۔ کمرہ گلاب اور موتیے کے تازہ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ ان کی خوشبو مسحور کن تھی۔ ایسے میں سدرہ ان گنت واہموں میں گھری اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کئے بیٹھی تھی۔ کچھ تھا جو اس کو غیر مطمئن کر رہا تھا۔ یا شائد وہ ضرورت سے زیادہ سوچ رہی تھی۔

اپنی سوچوں میں وہ اس قدر محو تھی کہ جواد کی آمد کا اندازہ ہی نا کر سکی۔ جواد بھی اس کی کیفیت سمجھتا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ تک آیا اور اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

پھر گلا کھنکار کر اس کو متوجہ کیا۔

"کیا ہوا کدھر گم گئی تھیں۔۔۔۔ سدرہ بی بی"۔۔۔۔۔ جواد مسکراتا ہوا بولا جبکہ سدرہ نے حیرت سے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو بی بی کہہ رہا تھا۔

"میں آپ کو کوئی اماں دادی نظر آ رہی ہوں جو سدرہ بی بی کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔سدرہ ناراضی سے بولی جس پر جواد ہنس پڑا۔

"میں کیسے بھول گیا کہ میری بیوی میرے منہ سے اظہار محبت سننے کی متمنی ہے اور میں اس کو بی بی جان کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔جواد کے یوں بولنے پر سدرہ نے اس کی جانب دیکھا۔ہنسنے سے اس کے گال پر نمایاں ہونے والے ڈمپل پر اس کی نظریں ٹک گئیں۔جواد اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتا بولا۔

"اتنا پیار الگ رہا ہوں تو ذرا قریب سے دیکھ لیں جانم"۔۔۔۔۔جواد کی آواز پر سدرہ خجل سی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں تو وہ دیوار کو دیکھ رہی تھی"۔۔۔۔سدرہ کچھ اور نا بن پڑا تو بے ڈھنگ طریقے سے بول پڑی جس پر جواد نے محظوظ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اتنا ہینڈسم اور ڈیشنگ بندہ آپ کے سامنے ہے زوجہ اور آپ دیوار کو نہار رہی ہیں۔۔۔۔دس از ناٹ فیئر"۔۔۔۔۔جواد مصنوعی ناراضگی سے بولا جس پر سدرہ

بے اختیار مسکرا دی۔ جس سے اس کی تھوڑی کا خم واضح ہوا تو جواد نے ہاتھ بڑھا کر اس کو چھوا جس پر سدرہ نے اس کی اس حرکت پر اس کو حیرانگی سے دیکھا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں"۔۔۔۔سدرہ حیرانی سے بولی۔

"یہ جو آپ کی تھوڑی کا خم ہے نا جناب!۔۔۔۔پہلی بار ہم اس پر ہی مر مٹے تھے"۔۔۔۔جواد مخمور لہجے میں بولا۔

"اور دوسری بار"۔۔۔۔سدرہ بے ساختہ بول اٹھی۔

"دوسرے مرتبہ ان سرمئی آنکھوں پہ"۔۔۔۔جواد اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے بولا جس پر سدرہ نظریں جھکا گئی۔

"اور تیسری مرتبہ آپ پوری پر مر مٹے تھے"۔۔۔۔سدرہ کی جھکی نظروں کو دیکھتے ہوئے جواد بولا۔

"اچھا چلیں لائیں اپنا ہاتھ دیں"۔۔۔۔سدرہ نے جواد کے کہنے پر اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔جس پر جواد نے اس کے مہندی سے سجے ہوئے ہاتھ میں نازک سا ڈائمنڈ بریسلیٹ پہنا دیا اور پھر غور سے دیکھنے لگا۔

"آپ کے ہاتھ پر مجھے اپنا نام نہیں دکھائی دے رہا ہے"۔۔۔۔۔جواد کنفیوزڈ سا بولا جس پر سدرہ بے اختیار مسکرا دی۔اور اپنی ہاتھ کی ہتھیلی اس کے سامنے کی۔

"یہ دیکھیں یہاں لکھا ہے آپ کا نام"۔۔۔۔سدرہ مسکرا کر بتانے لگی جس پر جواد اس کا ہاتھ آنکھوں سے لگاتا بولا۔

"اور آپ بھی میرے نام لکھ دی گئی ہیں۔اور میں تا عمر آپ کا ساتھ نبھاوں گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے"۔۔۔۔۔جواد اک جذب کے عالم میں بولا۔

"دوسری شادی تو نہیں کریں گے نا"۔۔۔۔بے اختیار سدرہ کی زبان سلپ ہوئی جس پر وہ زبان دانتوں تلے دبا گئی۔کیا موقع تھا اور وہ کیا پوچھ رہی تھی۔خود کو من ہی من سرزنش کی۔

جبکہ سدرہ کی بات پر جواد کا قہقہ کمرے میں گونجا جس پر وہ اس کو پزل سی ہو کر دیکھنے لگی۔

"اب روایات سے بغاوت کون کر سکتا ہے بھلا؟۔۔۔اور آپ فکر مت کرو میں زیادہ پیار آپ سے ہی کروں گا"۔۔۔جواد آنکھوں میں شرارت لئے بولا جس پر سدرہ نے اس کی جانب روہانسی ہو کر دیکھا۔

"یعنی آپ بھی باقی سب کی طرح۔۔۔"۔۔۔اس سے آگے سدرہ سے بولا نا گیا۔آنسوؤں کا گولہ حلق میں پھنس گیا۔اور سدرہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر جواد کی ساری شوخی ہوا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"سدرہ میں مذاق کر رہا تھا۔۔آپ تو سنجیدہ ہی ہو گئیں ہیں"۔۔۔جواد اس کا ہاتھ تھامتا بولا۔

"میں ٹھیک سمجھی تھی۔۔۔آپ نے صرف اپنی انا کی خاطر مجھ سے شادی کی ہے"۔۔۔سدرہ نم آواز میں بولی جبکہ جواد حیرانگی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"سدرہ۔۔۔سدرہ۔۔۔۔آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں۔۔۔میں مذاق کر رہا تھا۔"۔۔۔جواد خجل سا ہوتا بولا۔اس کی ساری شوخی ہوا ہو چکی تھی۔معمولی سا مذاق بہت مہنگا پڑ گیا تھا اس کو۔

"آپ کے لئے مذاق ہو گا۔۔۔مگر میرے لئے میری زندگی کا سوال ہے"۔۔۔۔۔سدرہ اب باقاعدہ روتے ہوئے بولی۔

"آپ اس طرح روئیں تو مت"۔۔۔۔جواد اس کو روتا دیکھ حقیقت میں گھبرا گیا تھا۔

"سدرہ پلیز رونا بند کریں نا"۔۔۔جواد منت والے لہجے میں اس کے آنسو صاف کرتا بولا۔

"میری بات اب اپنا یہ چھوٹا سا دماغ کھول کر سنیں"۔۔۔۔جواد اس کی ماتھے کو انگلی سے چھوتا بولا۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ نے شادی سے منع کیا تھا۔

اور جو سب باتیں آپ نے کہیں تھیں وہ بجا تھیں۔ لیکن میرے بابا نے ایسا نا کیا تھا اور نا آگے کریں گے کیونکہ میں ان کو ایسا کرنے ہی نہیں دوں گا۔ دوسری بات آپ کی فکریں بھی درست تھیں اپنی زندگی کو لے کر آخر ساری عمر کا معاملہ ہے"۔۔۔۔جواد رسانیت سے سمجھا رہا تھا۔

"اور آپ کے انکار پر مجھے دکھ ضرور ہوا تھا کیونکہ میں آپ کو پسند کرنے لگا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کب آپ سے محبت بھی کرنی شروع کر دی تھی۔ لیکن آپ کے منع کرنے کے باوجود دل میں کوضد یا انتقامی کاروائی کے متعلق نہیں سوچا تھا۔ کیونکہ محبت زور زبردستی کا نام نہیں ہے"۔۔۔۔۔جواد کی بات پر سدرہ نے اس کو کن اکھیوں سے دیکھا۔

"اور میں نے آپ کو اس حد تک چاہا ہے کہ جب تک آپ کی مرضی شامل نا تھی تب تک میں نے امی جان کو کہہ دیا تھا کہ میں یہ شادی نہیں کروں گا۔

اور یہ بھی کہا تھا کہ سدرہ پر کوئی زور زبردستی مت کیجئے گا"۔۔۔۔۔جواد اب کی بار ناراض نظروں سے سدرہ کو دیکھتا ہوا بولا۔

"اور یہاں پر آپ نجانے کون کون سی غلط فہمیاں پالے بیٹھی ہیں"۔۔۔جواد اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔

جبکہ سدرہ نے نظریں جھکا لیں۔

"مجھے معاف کر دیں۔میں نے جو ماحول یہاں پر دیکھا تھا اس سے ڈر گئی تھی۔میں نے زندگی میں کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ایک بٹا ہوا شخص میرا ہمسفر ہو گا۔بس اسی لئے تھوڑی روڈ ہو گئی"۔۔۔۔۔سدرہ دھیمی آواز میں بولی جس میں شرمندگی کا عنصر بھی شامل تھا۔

"اور میں نے آپ کو بھی اسی وجہ سے اتنا سب کچھ کہہ دیا۔آئم سوری"۔۔۔۔سدرہ ہنوز جھکی نظریں لئے بولی جبکہ جواد کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"آئم سوری سے کام نہیں چلے گا!۔۔۔آئی لو یوں بولیں تو آپ کو معاف کرنے کا سوچ سکتا ہوں"۔۔۔جواد شریر لہجے میں بولا جس پر سدرہ نے حیران نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ۔۔۔آپ بہت۔۔۔وہ ہیں"۔

"ہاں مجھے معلوم ہے میں بہت ہینڈسم ہوں۔۔۔اب جلدی سے بولو جو کہا ہے میں نے"۔۔۔جواد بچوں کی طرح ضد کرنے والے انداز میں بولا۔

مگر سدرہ ہنوز خاموش رہی۔

"اچھا چلو آپ نہیں بول رہیں تو میں ہی بول دیتا ہوں۔

میں نے جب آپ کو پہلی مرتبہ دیکھا تھا تو میرے دل نے گواہی دی تھی کہ یہ وہ لڑکی ہے جس کے آنے کے بعد کسی اور کی گنجائش نہیں۔

اور میرے دل کی ملکہ صرف ایک ہی عورت ہے۔

آئی رئیلی لو یو سو مچ"۔۔۔۔جواد سدرہ کے دونوں ہاتھ تھامتا اس کے چہرے پر نظریں جمائے بولا۔جس پر سدرہ نے پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

جواد اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولتا جا رہا تھا اور وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں سنتی جا رہی تھی۔

"اور میں نے آپ سے محبت کی ہے۔اور یہ میرا آپ سے عہد ہے کہ اس چاہت کا عہد اپنی آخری سانس تک نبھاوں گا۔اور آپ سے بے وفائی نہیں کروں گا۔اور آپ سے بھی صرف ایک چیز چاہوں گا کہ مجھ پر بھروسہ رکھیں۔

حالات چاہے جو بھی ہوں،دنیا چاہے جو بھی کہے آپ میرا یقین کریں گیں اور مجھ سے کبھی بھی بدگمان نہیں ہوں گی۔"۔۔۔۔جواد اتنا کہہ کر رکا۔پھر چند لمحوں بعد تائیدی انداز میں بولا۔

"آپ کریں گی نا میرا یقین"۔۔۔جس پر سدرہ نے خود بخود اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور اس کے یوں سر ہلانے پر جواد بھی مسکرا دیا۔

صالحہ کے کمرے میں ارد گرد چیزیں بکھری پڑیں تھیں اور وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنا میک اپ صاف کر رہی تھی۔ جبھی اس کے موبائل پر ان نان نمبر سے میسج آیا۔ میسج دیکھ کر اس کا پارہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔

بنا کپڑے چینج کئے وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور لان میں آ گئی۔

سفید رنگ کے شرارے میں بنا کسی آرائش کے بھی وہ جاذب نظر دکھ رہی تھی۔

میسج کرنے والے کی اب کال آنا شروع ہو چکی تھی۔

صالحہ کال اٹینڈ کرتے ساتھ ہی اسٹارٹ ہو گئی۔

"آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے؟۔۔۔سو ڈھیٹ مرے ہوں گے تب جا کہ تم جیسا ڈھیٹ پیدا ہوا ہو گا اور میں اچھے سے جانتی ہوں کہ حمادیہ تم ہو۔۔۔میری ایک

بات کان کھول کر سن لو اب مجھے کسی بھی ان نان نمبر سے کال آئی تو میں سٹوڈنٹ افیئرز میں تمہاری رپورٹ کر دوں گی۔۔۔۔اور پھر معافی بھی نہیں دوں گی"۔۔۔۔۔صالحہ تیز غصے میں بولتی فون سوئچ آف کر گئی۔غصے کے مارے وہ لال بھبھوکا ہو رہی تھی۔جبھی پلٹی تو سامنے باسط کو کھڑا دیکھ کر دنگ رہ گئی۔مطلب کہ یہ شخص اس کی تمام باتیں سن چکا تھا مگر اس کے چہرے سے تو ایسا محسوس نا ہو رہا تھا۔

"آپ اتنی رات گئے یہاں کیا کر رہے ہیں"۔۔۔۔صالحہ انجان بننے کی ایکٹنگ کرتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

"یہی سوال میں آپ سے بھی پوچھ سکتا ہوں!۔۔۔خیر میں گھر جا رہا تھا کیونکہ امی اور آپا یہاں پر رک رہی تھیں۔"۔۔۔باسط نے اپنے وہاں ہونے کی وجہ بیان کی۔

پھر جانے لگا لیکن کسی خیال کے تحت رکا اور بولا۔

"اگر آپ کو کسی چیز میں مدد چاہیے ہو تو مجھے بتا سکتی ہیں۔ میں پوری کوشش کروں گا آپ کی مدد کرنے میں"۔۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ اگے بڑھ گیا جبکہ صالحہ پیچھے سوچ میں گھر گئی۔

اگلی صبح کا سورج خوشگوار موسم لئے طلوع ہوا تھا۔ صالحہ نے ساری رات اسی پریشانی میں ہی گزار دی تھی کہ باسط اس کے متعلق کیا سوچ رہا ہو گا۔ مگر اپنی سوچ پر دو حرف بھیجتی فریش ہونے چلی گئی۔

فریش ہو کر تازہ ہوا کھانے سبز احاطے میں چہل قدمی کرنی شروع کر دی۔ سورج ابھی جزوی طور پر طلوع ہوا تھا۔

دوسری جانب سدرہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال سلجھا رہی تھی۔

لمبے سیاہ بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے جن سے پانی قطروں کی صورت بہہ رہا تھا۔جواد جو کہ ابھی ابھی کمرے میں آیا تھا اس کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

"یہ آپ نے بہت غلط کیا!۔۔۔کم سے کم مجھے جگا ہی دیتے"۔۔۔سدرہ نروٹھے لہجے میں بولی۔

"آپ سوئی ہوئی اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں جاناں کہ جگانے کا دل ہی نہیں کیا"۔۔۔اس کے قریب آکر کھڑا ہوتا اپنا عکس دیکھنے لگا۔

"ہم دونوں کتنے اچھے لگ رہے ہیں ناساتھ"۔۔۔جواد آئی برو سوالیہ انداز میں اچکاتا بولا۔جس پر سدرہ نے پلٹ کر ایک نظر اس کے ڈمپل پر ڈالی اور پھر اثبات میں سر ہلا گئی۔

"چلیں اب جلدی کریں۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔اور ناشتے پر سب انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔۔جواد اس کا ہاتھ تھامتا بولا۔

مگر پھر رک کر اس کی کلائی میں موجود بریسلٹ پر انگلی پھیرتے سوال پوچھا۔

"ویسے آپ نے بتایا نہیں کہ کیسا لگا میرا تحفہ آپ کو"۔

سدرہ نے ایک نظر بریسلٹ پر ڈالی اور دوسری جواد پر۔اور پھر بولی۔

"بہت خوبصورت"۔۔۔۔۔دو لفظی جواب دیا گیا جس پر جواد مسکرا دیا۔

"تعریف کے معاملے میں آپ کافی کنجوس ہیں بیگم صاحبہ"۔۔۔۔۔جواد چھیڑنے کی غرض سے بولا۔

"اس معاملے آپ کافی فراخ دل میں ناں جیسے"۔۔۔۔سدرہ بھی دوبدو بولی۔

"بالکل میں تو اپنی تعریف کرتا تھکتا نہیں ہوں"۔۔۔۔جواد فرضی کالر جھاڑتا بولا۔

"اب چلیں بس کریں۔۔۔دیر ہو رہی ہے شائد"۔۔۔۔۔سدرہ اس کی بات اس کو یاد دلاتی بولی۔

www.novelsclubb.com

کھانے کی میز پر سب ان کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ان دونوں کو ایک ساتھ آتے دیکھ کر ہی حوریہ اور شائستہ ایک ساتھ ماشااللہ بولیں۔ جبکہ سدرہ اور جواد مسکراتے ہوئے خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔اس طرح سے کہ وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے۔

"بھیا ایک تو آدھی رات کو آپ نے ہمیں پیکنگ کروائی اور ابھی تک ہم پہنچے بھی نہیں ہیں"۔۔۔۔۔خجستہ نیند سے بھری آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے بولی۔ جس پر عمر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"گڑیا بس ہم پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔۔اور ان کی گاڑی ایک عالی شان بنگلے کے سامنے آکر رکی۔ جس کا تھیم آف وائٹ اور چاکلیٹ براون کلر کا تھا۔

عمر نے گاڑی پورچ میں لا کر روکی اور باہر نکل آیا۔اس کی معیت میں باقی سب بھی گاڑی سے نکل آئے۔

"یہ ہم کس کے گھر آئے ہیں بھلا؟"۔۔۔۔شائلہ بیگم ناسمجھی سے بولیں۔

"یہ آپ کا گھر ہے امی جان"۔۔۔۔عمر اپنی ماں کے دونوں ہاتھ تھامتا پیار سے بولا جس سے ان کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔

"کیا سچ میں"۔۔۔۔خجستہ کی بھی حیرت میں ڈوبی آواز اس کے کانوں تک پہنچی۔

"جی میری گڑیا سچ میں"۔۔۔۔عمر اس کے سر پر ہلکے سے ہاتھ مارتا بولا۔

"بابا آپ کو یہ سب پہلے سے معلوم تھا نا"۔۔۔۔خجستہ اب اپنے باپ کی جانب دیکھتی ہوئی بولی جس پر ہشام صاحب اثبات میں سر ہلا گئے۔

www.novelsclubb.com

"او بابا آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا"

"پہلے بتا کر سرپرائز خراب ہو جاتا نا"۔۔۔۔عمر خجستہ کی بات کے جواب میں بولا۔

"اچھا اب اندر چلیں ناں!۔۔۔کیا ساری باتیں یہیں پہ کرنے کا ارادہ ہے آپ لوگوں کا"۔۔۔۔۔عمران کو اندر چلنے کا کہہ کر خود آگے بڑھ گیا۔

نیند میں خود پر کسی کا حصار محسوس کر کہ اس نے کروٹ بدلی۔ مگر مقابل کی گہری نظریں اس کی نیند میں خلل ڈال رہی تھیں۔ بسماء نے پٹ آنکھیں وا کی تو سامنے ہمدان کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر حیران ہوئی۔

"آپ اتنی جلدی اٹھ گئے"۔۔۔۔۔ بسماء لیٹے لیٹے حیرانی سے بولی جبکہ ساتھ ہی ارحم پر نظر پڑی تو حیران ہوئی کہ وہ بھی جاگ رہا ہے۔

"ہاں بس اٹھ گیا۔۔۔ دس بجے اٹھنا ویسے جلدی اٹھنا تو نہیں ہوتا"۔۔۔۔ ہمدان ارحم کو کھلاتے ہوئے نارمل انداز میں بولا جبکہ بسماء کی نیند بھک سے اڑی۔ فوری طور پر کمبل سائیڈ پر کرتی وہ اٹھ اور آنکھیں ملتے ہوئے بولی۔

"آپ مجھے اٹھا دیتے ہمدان!۔۔۔۔ ارحم کو آٹھ بجے ہی بھوک لگ جاتی ہے"۔۔۔۔ لہجے میں ماں کی سی فکر سموئے وہ بولی۔

"اپنے بیٹے کی بھوک کا علاج تو میں کر چکا ہوں!۔۔۔نہیں تو اس کا چھت پھاڑ رونا تمہیں سونے دیتا"۔۔۔ہمدان مسکراتے ہوئے بولا جبکہ بسماء اب بالوں کو کیچر لگاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ارحم نے اس کو دیکھتے ساتھ ہی اس کی جانب دوڑ لگا دی۔دوڑ کیا تھا زمین پر رینگتے ہوئے اس کی جانب آنے لگا جس پر ہمدان مسکرا دیا۔

ماما،ماما پکارتا وہ اس کی جانب آ رہا تھا جس پر بسماء حیرت سے اس کو دیکھنے لگی۔

"یہ اس نے کب بولنا سیکھا"۔۔۔اس کو گود میں اٹھاتے ہوئے اس کے گال چومتی ہوئی بولی۔

"بس ابھی کچھ دیر پہلے ہی سیکھایا ہے میں نے"۔۔۔ہمدان فرضی کالر جھاڑتا بولا جس کوئی معرکہ سر کر لیا ہو۔

www.novelsclubb.com

جبکہ ارحم اب بسماء کے بال پکڑ کر ان سے کھیلنے لگ گیا اور ایک دم زور سے کھینچ دیے۔ جس پر بسماء کی دبی دبی چیخ نکل گئی۔

"ارحم میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گی بال چھوڑو میرے"۔۔۔۔بسماء اپنے بال چھڑوانے کی سعی میں جو منہ میں آیا بول گئی۔ جبکہ ارحم مزید کھلا کھلاتے انداز میں ہنستا اس کے بالوں کو کھینچنے لگا جس پر بسماء کی رونی صورت بن گئی۔

"ادھر دیکھاو!۔۔۔دیکھنا ابھی چھوڑتا یہ بال تمہارے"۔۔۔۔ہمدان قریب آتے ہوئے بولا اور ارحم کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ جس پر ارحم نے اپنی مٹھی فوری طور پر کھول دی جبکہ بسماء حیرانی سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔

بسماء ارحم کو ہمدان کو ہی پکڑاتی فریش ہونے کے لئے جانے لگی تو بالوں کو دوبارہ کھینچ لگنے سے یکدم رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"ارحم کیا مسئلہ ہے تمہارا کیوں نہیں باز آتے ہو"۔۔۔بسماء زچ ہوتی مڑی تو اس کی لمبے ریشمی بال ہمدان نے اپنے ہاتھ پر لپیٹے ہوئے تھے۔جبکہ ارحم اس کی بیئرڈ سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔

"میں سمجھی تھی ارحم۔۔۔بچے کے ساتھ آپ بھی بچے بن جاتے ہیں"۔۔۔بسماء مصنوعی تاسف سے بولی۔

جبکہ ہمدان نے بالوں کو ایک جھٹکا دے کر بسماء کو خود سے قریب کیا اور بولا۔

"بچے کے ساتھ بچہ نہیں۔۔۔اپنی محبوب بیوی کے ساتھ اس کا عاشق بن جاتا ہوں"۔۔۔ہمدان دل نشین لہجے میں کہتا اس کے بال چھوڑ گیا۔جس پر بسماء وہاں سے فوری ہٹی مبادا پھر کوئی ایسی حرکت کر دیں دونوں باپ بیٹا۔مگر جاتے جاتے یہ کہنا نہیں بھولی۔۔۔"دونوں ایک جیسے ڈھیٹ ہیں آپ باپ بیٹا"۔۔۔جبکہ اس کی بات پر ہمدان مسکرا دیا۔

اور ان کا یہ چھوٹا سا آشیانہ اس کے مکینوں کی خوشگوار زندگی کی ایک صبح کا آغاز تھا۔

بسماءاور ہمدان ارحم کو لئے باہر جا رہے تھے جب سجیل شاہ کی آواز پر ان کو چارو ناچار رکنا پڑا۔

"کہاں جا رہے ہو اس وقت تم دونوں"۔۔۔۔کڑے تیور لئے وہ بولے۔

"بابا بس تھوڑی ہوا کھانے جا رہے ہیں"۔۔۔ہمدان سرسری سا جواب دیتا بولا۔

"ہوا خوری کے علاوہ اور بھی بہت سے مشاغل ہیں۔۔۔اور یہ جورو کے غلاموں والی حرکتیں چھوڑ دے تو اب۔۔۔بہت برداشت کر لیں میں نے"۔۔۔۔سجیل شاہ کے اس طرح بولنے پر بسماء کی تیوری چڑھی اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی ہمدان کی بات سن کر وہ دونوں ہی سکتے میں آ گئے۔

"بابا بیوی سے محبت کرنے کو جورو کی غلامی نہیں کہتے۔

اور دوسری بات اگر میں جورو کی غلامی نہیں کروں گا تو کیا کوئی اور دوسرا آکر کرے گا یہ کام میری بیوی کے لئے معاف کیجئے گا ابھی میں اتنا بھی بے غیرت نہیں ہوا"۔۔۔۔ہمدان اتنا کہتا رکا نہیں بسماء کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ سجیل شاہ پیچھے تلملا کر رہ گئے۔

"آپ کو بابا سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیئے تھی"۔۔۔بسماء ہمدان کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ کر بولی۔

"اس سے زیادہ مودب طریقہ میرے پاس نہیں تھا ان کو جواب دینے کا!

اور اب میں تمہاری محبت میں اگر تمہارے لئے گاڑی کا دروازہ کھولوں گا نا تو اس پر بھی ان کو اعتراض ہو گا کہ بیوی کی غلامی کر رہا ہے۔

یہ کام ساس کے ہوتے ہیں مگر یہ کمی میرے ابا جان پوری کر رہے ہیں"۔۔۔۔ہمدان تلخی سے بولا۔

"بابا نے دو شادیاں کی تھیں۔"۔۔۔اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے اور ہمدان گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ارحم بسماء کی گود میں سویا ہوا تھا۔

"اور ان کی پہلی بیوی کو میں نہیں جانتا کہ وہ کیسی تھیں۔۔کیونکہ میری پیدائش سے قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ سنبل آپا کی عمر بھی تب پانچ سال تھی۔لیکن وہ اس بات کو قبول نا کر پائیں اور ان کی شخصیت میں ایک خلارہ گیا جو تم آج بھی دیکھ سکتی ہو"۔۔۔۔ہمدان سٹیرنگ پر نظر جمائیں بولتا جا رہا تھا۔

"میری اپنی ماں نے بھی سنبل آپا کے ساتھ کوئی خاطر خواہ رویہ نا رکھا تھا۔۔اور تم سے شادی سے ایک سال قبل وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں۔تب مجھے سنبل آپا کے رویے کی سمجھ آئی تھی کہ وہ ایسی کیوں ہیں۔لیکن میں پھر بابا کہ زیر اثر زیادہ رہا تھا سو ان کے نقش قدم پر چلا تھا۔لیکن تمہیں دیکھ کر دل نرم ہوا تھا۔مگر اپنی زبان کا پکا تھا اسی لئے ان کے کہنے پر دوسری شادی کے لئے راضی ہو گیا"۔۔۔۔۔اتنا کہہ کر بسماء کی جانب دیکھا جس کے تاثرات اس بات پر یکدم سنجیدہ ہوئے تھے۔

"لیکن ایک حادثے کے سبب مجھے سمجھ آیا میری زبان مجھ سے جڑے رشتوں سے زیادہ اہم ہے۔

خاص طور پر ان چیزوں کے لئے جن کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے۔جو صرف دنیا والوں نے بنائی ہیں۔اور پھر میں نے اپنا فیصلہ تبدیل کر لیا۔"۔۔۔۔ہمدان اب سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔بسماء بھی اب سنجیدہ نظروں سے ارحم کو دیکھ رہی تھی۔

ہمدان کی سماعتوں میں باسط کے کہے گئے الفاظ گھوم رہے تھے۔مگر زیادہ فکر کی بات نا تھی کیونکہ اسے بسماء پر بھروسہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے ایک بات پوچھوں"۔۔۔۔خاموشی کو توڑتے بسماء مستفسر ہوئی۔جس پر ہمدان اثبات میں سر ہلا گیا۔

"کیا آپ شہناز کو پسند کرتے تھے"۔۔۔۔۔بسماء کے اس سوال پر ہمدان سرعت سے نفی میں سر ہلا گیا۔اور یہ انکار بسماء کو ایک نئی خوشی دے گیا۔

"جانتی ہو میں نے تمہیں جب دیکھا تھا نا تو دل ہار دیا تھا۔اور پھر قدرت نے بھی تمہیں میرا کر دیا ہے۔اب ہمارے درمیان کوئی ایرا غیرا نہیں آئے گا۔یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔بس اب حالات جو بھی ہوں۔تم میرا یقین کرنا۔مجھ سے بدگمان مت ہونا۔میں جانتا ہوں کہ ماضی میں تمہیں بہت سی تکلیفیں دی ہیں لیکن اب آگے اپنی پوری کوشش کروں گا ان کا ازالہ کرنے کی"۔۔۔۔ہمدان رسانیت بھرے لہجے میں بول رہا تھا۔ان کی گاڑی ایک کلینک کے باہر آکر رکی۔جس پر بسماء نے ناسمجھی سے ہمدان کی جانب دیکھا۔

"میں بس دس منٹ تک آرہا ہوں!۔۔۔۔ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اس کی خیریت پوچھ آؤں""۔۔۔۔ہمدان اتنا کہہ کر گاڑی سے نکل گیا۔جبکہ بسماء نے سرد سانس خارج کی۔

ناشتے کی میز پر عمر اور باقی سب موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

نوکر آکر کھانا رکھ کر چلے جاتے تھے۔کسی چیز کی ضرورت ہو تو بس ایک آواز لگاو اور وہ سامنے حاضر!

"ویسے بھیا یہ تو ڈریم پیلیس جیسی جگہ ہے"۔۔۔۔خجستہ اپنی پلیٹ میں کانٹا چلاتی بولی۔

"مانا کہ ہمیں امی ابو نے ساری مینیرزامیروں والے سکھائیں ہیں۔۔۔لیکن آپ نے تو ہمیں سچ مچ کا امیر بنا دیا ہے"۔۔۔۔خجستہ مزے سے بولی جس پر شائلہ اور ہشام دونوں اس کا منہ تکنے لگے۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس سب سے"۔۔۔۔شائلہ تیوری لئے بولیں۔

"بیٹا آپ کو ہم نے پہلے کونسی سہولیات نہیں دی تھیں جو ایسا کہہ رہی ہو"۔۔۔۔یہ بولنے والے ہشام علی تھی جو اپنی بیٹی کے یوں بولنے پر خائف دکھائی دیتے تھے۔

"بابا اب دیکھیں نا!۔۔۔یہ شہزادیوں والی فیلنگ تو ایسے گھر میں ہی آئے گی اس گھر میں تو نہیں"۔۔۔۔خجستہ نوالہ منہ میں ڈالتی بولی جس پر عمر نے اپنی ہنسی دبائی۔

"گڑیا ایسا نا کروں کہ تمہیں اس محل کی چھت سے اٹھا کر باہر پھینک دوں"۔۔۔۔ماں باپ کے اترے چہرے دیکھ کر عمر بھی میدان میں آیا۔جس پر ان دونوں کے چہرے جگمگا اٹھے۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔کیونکہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں"۔۔۔خجستہ مان بھرے انداز میں بولی جس پر عمر مسکرا دیا۔

"ہاں مگر اپنے والدین کے کئے احسانوں کو بھلا دو گی تو میں ایسا ضرور کروں گا"۔۔۔۔اب کہ خجستہ کو اپنی چرب زبانی کا احساس ہوا تھا۔

"اوہو!۔۔۔ایک تو آپ لوگوں سے مذاق بھی نہیں برداشت ہوتا ہے"۔۔۔۔خجستہ تاسف سے سر جھٹکتی بولی۔

جس سے وہاں موجود تمام لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"یہ مذاق ہے تو پھر ٹھیک ہے"۔۔۔عمر کے اس طرح کہنے پر وہاں موجود تمام افراد مسکرا دیے۔ان چار لوگوں پر مشتمل یہ چھوٹا سا گھرانہ اس وقت خوشیوں کو گہوارہ بنا ہوا تھا۔

سفید کلف لگا سوٹ پہنے ادھیڑ عمر شخص ہاتھ میں سگار پکڑے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر چڑھائے رعونت بھرے انداز میں سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نے جو مال بھجوایا تھا وہ سارا کا سارا کسی نے بدل دیا تھا!۔۔۔اس کی جگہ عام چینی تھی۔جانتے ہو کہ میرا کتنا بڑا نقصان ہوا ہے تمہاری وجہ سے"۔۔۔۔۔سرد لہجے میں سوال داغا گیا۔

"جناب میں نے مال ٹھکانے پر پہنچا دیا تھا پورا کا پورا۔۔۔آگے سے جس نے مال وصول کیا ہے یہ اس کی غلطی ہے۔آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ بے ایمانی کروں گا"۔۔۔۔۔یہ کہنے والا ایک کرخت شخص سجیل شاہ تھا۔جس نے دولت کی خاطر پہلے اپنوں کی جانیں لیں اور اب ایمان بھی بیچ دیا تھا۔

"خیر کام میں ہیرا پھیری جس نے بھی کی ہے یہ تو میں ڈھونڈ ہی لوں گا!۔۔۔لیکن تم پر بھی میری کڑی نظر ہے۔اس لئے کوئی ہوشیاری مت کرنا"۔۔۔۔۔سامنے بیٹھے شخص نے سرد لہجے میں تنبیہہ کی۔

"آرگن اسمگلنگ کے لئے نیا مال آچکا ہے۔اور ایک ایسی آبادی بھی ملی ہے جس میں لوگ قلیل تعداد میں موجود ہیں۔آپ باآسانی وہاں اپنا کام سرانجام دے سکتے ہیں۔"۔۔۔۔سجیل شاہ کے یہ بات کرنے پر سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم میری سوچ کے عین مطابق کام کر رہے ہو۔کام ہو جانے پر تمہیں بھاری معاوضہ دیا جائے گا"۔۔۔۔سامنے بیٹھے شخص کو جو تم اس وقت دیکھو تو تمہیں شدید کراہت محسوس ہو گی۔

ہر قسم کے خوف سے عاری ہو کر یہ کام کرنے والی تنظیم کا سرغنہ انتہائی کریہہ صورت کا مالک تھا۔

"ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں۔شام میں میرے گھر پر فنکشن ہے"۔۔۔سجیل شاہ اٹھتے ہوئے بولا۔جس پر سامنے موجود شخص کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

"اگر تم چاہو تو تمہارے بھائی کے بیٹے کے قتل کا کام میرے بندے بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔"۔۔۔۔اس پیش کش پر سجیل شاہ طنزیہ مسکرایا۔

"اس کی جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا۔مگر وقت مقررہ سے پہلے نہیں"۔۔۔۔سجیل شاہ اتنا کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ پیچھے بیٹھے شخص کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

جواد سدرہ کو لئے سبز احاطے میں چہل قدمی کر رہا تھا۔ یہاں پر گھر کے لوگوں کی آمد و رفت کم تھی۔ یونہی ادھر سے ادھر چل رہے تھے جب صالحہ پیچھے سے آن دھمکی۔

"کیا ہو رہا ہے لو برڈز یہاں پر"۔۔۔صالحہ ہمیشہ کی طرح اپنی ٹون میں بولی جس پر سدرہ نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"کچھ تمیز سیکھ لو تم۔۔۔ نجانے کب عقل آئے گی"۔۔۔سدرہ سرزنش کرنے کی خاطر دانت کچکچائے جس پر صالحہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ اور اس کی یہ کھلکھلاہٹ باسط کی سماعت سے ٹکرائی۔ بے اختیار اس نے صالحہ کی جانب دیکھا جو سدرہ سے کچھ کہہ رہی تھی۔ گھنگریالے سیاہ بال اونچی پونی ٹیل میں قید تھے۔ چند آوارہ لٹیں چہرے کے اطراف میں ہوا کے دوش پر جھول رہی تھیں۔ اس سے قبل باسط اس دلکش منظر میں کھوتا نظریں چراتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"آپا میں نے اب کونسی بد تمیزی کر لی؟۔۔۔میں نے تو کہا تھا شادی کے بعد بدل جاو گی لیکن یہ صرف میری خام خیالی تھی"۔۔۔۔صالحہ متاسف سی سر جھٹکتی بولی۔

"چلیں آپ دونوں مزے کریں۔میں ذرا امی کو دیکھ لوں"۔۔۔صالحہ اتنا کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ جواد نے اب کی بار سدرہ کی جانب دیکھا۔

"آپ غصہ بھی کرتی ہیں۔آج پتا چلا مجھے"۔۔۔۔جواد کے اس سوال پر سدرہ نے الٹا اس کو گھوری سے نوازا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا غصہ بھی کرتی ہیں سے"۔۔۔۔۔اس سوال پر جواد کو کل والا واقعہ بے ساختہ یاد آیا جس پر اس نے جھرجھری سی لی۔

"مطلب مجھے لگا تھا کہ صرف لڑتی ہیں۔"۔۔۔۔جواد بے ساختہ بول اٹھا اور یہاں سدرہ بی بی کا میٹر گھوما۔

"آپ۔۔۔آپ مجھے لڑاکا کہہ رہے ہیں"۔۔۔سدرہ سینے پر انگلی رکھتی بے یقینی سے بولی جبکہ جواد کو پھر سے خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دی۔

"نہیں نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا"۔۔۔جواد سدرہ کو دونوں بازوؤں سے تھامتا بولا۔

"میں بس مذاق کر رہا تھا آپ تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سنجیدہ ہو جاتی ہیں"۔۔۔۔جواد تھوڑی خفگی دکھاتا بولا۔

"کیا یاد کریں گے اب کی بار آپ کو معاف کیا!"۔۔۔۔بڑے شاہانہ انداز میں عنائیت کی گئی۔جبکہ جواد اس کے اس انداز پر سر کو خم دے گیا۔ایسا لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو حد درجہ سنجیدہ رہتی تھی۔بلکہ یہاں پر تو وہ ایک چھوٹی بچی جس کو اپنے ناز نخرے اٹھوانے ہوں بن جاتی تھی۔اور ایسا وہ صرف جواد کے سامنے ہی کرتی تھی۔

میٹنگ روم میں اس وقت دو لوگ آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

سیاہ آنکھوں والے شخص کے چہرے پر اضطراب واضح دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا بات ہے زیان؟۔۔۔کس چیز نے تمہیں پریشان کیا ہوا ہے"۔۔۔۔عمر نے اس کی پریشانی بھانپتے سوال کیا۔

"ڈرگز کو تو میں نے ضائع کروا دیا تھا۔لیکن آرگن اسمگلنگ کی کوئی خیر خبر نہیں کہ یہ سب کس جگہ پر ہو رہا ہے۔"۔۔۔۔زیان پر سوچ لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

"لیکن مجھے میری تلاش کے مطابق اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ آج سے دو دن بعد ایک بستی پر حملہ کریں گے اپنے نئے شکار ڈھونڈنے کے لئے۔سو وہاں تک کسی طریقے سے پہنچ جاوں تو کچھ فائدہ ہو"۔۔۔۔زیان ہاتھ کی مٹھی بناتا منہ پر رکھتا بولا۔

"ویسے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ کس طرح اتنے سفاک کیسے ہو سکتے ہیں عمر"۔۔۔۔زیان یاسیت بھرے لہجے میں بولا جس پر عمر بھی اداسی سے مسکرا دیا۔

"پر کسی کے سفاک ہونے کا انداز الگ الگ ہوتا ہے۔

کوئی جذبات واحساسات کے معاملے میں سفاک ہوتا ہے۔تو کوئی محبت وپیار کے معاملے میں۔لیکن اس میں میرے نزدیک آپ کا اپنا ذاتی نقصان ہوتا ہے جو قابل تلافی ہوتا ہے۔لیکن صرف کاغذ کے ٹکڑوں کے ڈھیر کی خاطر اپنا ایمان بیچ دینا،اپنے انسان ہونے کو بھول جانا۔۔۔اپنا دین بھول جانا یہ سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور نا قابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔

لوگ اکثر سمجھتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رشوت لے لیں تو کیا ہو گا یا ایک مرتبہ رشوت دے دیں مجبوری میں تو کیا ہو گا۔لیکن پھر ہوتا کیا ہے وہ لوگ اس دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اسی طرح منشیات کو پہلی مرتبہ جب بیچتے ہیں تو خود کو یہ جسٹیفیکیشن دیتے ہیں کہ لوگ اپنی مرضی سے خرید رہے ہیں۔ کونسا ان کو مجبور کر رہے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ ہوتا کیا ہے ؟۔۔۔وہ اس قدر عادی مجرم بن جاتے ہیں کہ ان کو نسلوں کے تباہ ہونے کا نا کوئی غم ہوتا ہے نا خدا کی پکڑ کا ڈر۔

رہی بات آرگن اسمگلنگ کی تو وہ لوگ کیا کرتے ہیں یہ بھی جانتے ہو تم۔پہلے پہل تو وہ ان لوگوں کے جسمانی اعضاء نکالتے ہیں جو نئے فوت شدگان ہوتے ہیں جس سے ان کے اوپر سیاہی غلبہ کر جاتی ہے۔آہستہ آہستہ پھر وہ زندہ انسانوں کی جانب آجاتے ہیں جو کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔اس لئے کہ ان کے نزدیک وہ ان کی جان لے کر ان کے لئے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں۔ جبکہ ہر انسان کو زندہ رہنے کا حق اللہ نے خود دیا ہے تو یہ لوگ کیوں کر خود ساختہ خدا بن بیٹھتے ہیں۔

اور سب سے زیادہ رنج اللہ عزوجل کو جانتے ہو کب پہنچتا ہے جب کسی انسان کا ناحق قتل ہو۔سوچو ایک ماں اپنی ایک اولاد کا غم نہیں بھولتی اگر وہ چھن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائے۔اور اگر اسی ماں کی دو اولادوں میں سے ایک اولاد اٹھ کر دوسری کو قتل کر دے تو اس پر کیا بیتے گی؟

ایسے ہی اللہ بھی اپنی بنائی ہوئی مخلوق سے ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے اور اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق بلاوجہ اٹھ کر ایک دوسرے کا قتل عام کرے تو اللہ ناراض ہو گا یا نہیں۔لیکن جن لوگوں کے دلوں پر مہر ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو!۔۔۔سماعتیں بہری ہوں ان کو ان تمام چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے"۔۔۔۔۔عمر کے یوں تفصیل سے جواب دینے پر زیان نے سرد سانس خارج کی۔

"اور ہمیں حق چھیننے والوں کے خلاف جنگ کرنے والا پیدا کیا گیا ہے۔

اور ان مفلوک الحال لوگوں کا مسیحا بنایا گیا ہے۔مجھے خوشی ہے کہ میں مارنے والوں میں سے نہیں بچانے والوں میں سے ہوں"۔۔۔۔زیان تشکر آمیز لہجے میں بولا۔

اور یہ سچ بات ہے کہ مارنے والے سے بڑا بچانے والا ہی ہوتا ہے۔

صالحہ راہداری میں سے گزر رہی تھی جب اس کا سامنا باسط سے ہوا تو بے ساختہ اس کی آنکھوں میں کل رات کا منظر لہرایا۔وہ نظریں بچا کر گزرنے لگی تو باسط کی آواز پر اس کے قدم زنجیر ہوئے۔

"اپنی مسکراہٹیں اس حویلی میں رہتے ہوئے کم بکھیریں۔کیونکہ یہاں ہر ہنسنے والے کی ہنسی کو نظر لگ جایا کرتی ہے"۔۔۔۔باسط ذومعنیت سے بولتا آگے بڑھ گیا جبکہ صالحہ پیچھے سوچ میں گھر گئی کہ اس نے ایسا کیوں کہا۔

فاخرہ بیگم اور شہناز اس وقت حوریہ بیگم کے کمرے میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں جب باسط نے اندر آتے ہوئے سلام کیا۔

"کیسے ہیں آپ سب؟۔۔۔تایا جان کہاں پر ہیں"۔۔۔۔۔باسط وہاں موجود سنگل صوفہ جو کہ خالی تھا اس پر بیٹھ گیا۔

"ہم لوگ تو ٹھیک ہیں۔ تمہارے تایا ذرا آج شام کے انتظامات دیکھ رہے ہیں۔"۔۔۔۔حوریہ پرجوش لہجے میں بولیں۔خوشی ان کے ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔اس سے قبل کے باسط کچھ بولتا اس کے موبائل کی اسکرین بلنک ہوئی۔اور موصول پیغام کو پڑھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔یہی حال کچھ سامنے بیٹھی شہناز کا بھی تھا۔مگر خود کو کمپوز ظاہر کرتے وہ اپنی جگہ سے اٹھے تو حوریہ اور فاخرہ ایک ساتھ بولیں۔

"کدھر چلے تم دونوں"۔

"جی بس تھوڑی دیر تک ہم واپس آتے ہیں ایک ضروری کام ہے"۔۔۔۔ان سے زیادہ خود کو تسلی دی۔جبکہ فاخرہ بیگم اس سب کا پس منظر جانتی تھیں جبھی دل ہی دل میں ان کی خیریت کے لئے دعا گو تھیں۔

"بھابھی ویسے آپ سے ایک بات پوچھوں برا تو نہیں منائیں گیں"۔۔۔۔حوریہ کے یوں بولنے پر فاخرہ مسکرادیں اور اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ نے شہناز کی ہمدان سے شادی کروانے کا فیصلہ جو لیا تھا وہ بہت غلط تھا۔۔۔ لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ بسماء کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہمارے خاندان والوں کی وجہ سے۔ وگرنہ بن ماں باپ کی بچی کی بددعا بڑی بری لگتی"۔۔۔۔ حوریہ کے یوں بولنے پر فاخرہ بیگم کی آنکھیں نم ہوئیں۔ وہ ایسا کب چاہتی تھیں کہ ایسا ہو۔ وہ تو سرے سے ہی اس شادی کے خلاف تھیں۔ اور پھر کسی کا گھر برباد کر کے یہ تو انہوں نے کبھی سوچا بھی نا تھا۔

"حوریہ میں اس بات کے خلاف تھی سرے سے ہی۔۔۔ لیکن سجیل شاہ کا دباو بہت تھا جس وجہ سے یہ سب ہوا۔۔۔ لیکن ہماری قسمت کے سب رک گیا ورنہ مجھے نہیں معلوم کہ کیا سے کیا ہو جاتا!۔۔۔ خیر مجھے ایک بات کی خوشی ہے کہ میرا بیٹا اس سب میں مجھے واپس مل گیا ہے"۔۔۔۔ فاخرہ کی بات پر حوریہ بھی مسکرا دیں۔ یہ بات سچ تھی کہ ان کا بیٹا جو ملک سے چند سال کے لئے باہر گیا تھا اس کی

www.novelsclubb.com

جدائی پر وہ غمزدہ ہو گئی تھیں اور یہاں پر تو ان کا مرا ہوا بیٹا واپس ملا تھا جو کسی معجزے سے کم نا تھا۔

یہ منظر ایک مفلوک الحال بستی کا تھا۔ جہاں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ کچے مکان قطار در قطار بنے ہوئے تھے۔ جہاں چھوٹے چھوٹے بچے مٹی میں اٹے ہوئے ہاتھ پیر لئے کھیل رہے تھے۔ ان کی مائیں بھی کچھ اس حال میں ہی تھیں۔ باپ مزدوری کرنے کی غرض سے بستی سے باہر گئے ہوئے تھے۔ سورج چڑھے چند گھنٹے ہوئے تھے کہ بھاری آوازوں نے بستی کا احاطہ کر لیا تھا۔ اسلحے سے لیس کئی افراد بستی میں داخل ہوئے تھے اور چن چن کر کئی لوگوں کو نشانہ بناتے ہوئے بے دردی سے قتل کرنے لگے تھے۔ اور ان کے باقی سب ساتھی پھرتی سے ان لوگوں کے جسموں کے قیمتی اعضاء نکالنا شروع ہو چکے تھے۔ کچھ ہی دیر کا کھیل تھا کہ کچی مٹی میں خون کا سرخ رنگ شامل ہو کر ایک خوفناک منظر پیش کرنا شروع

ہو چکا تھا۔بچے کچے افراد ڈر کر چھپ گئے تھے کیونکہ موت سے بدتر وحشت وہاں پھیل چکی تھی۔لیکن وہ سفاک لوگ اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھے۔گھنٹہ بھر کی دیر کے بعد الگ سے سائرن گونجنے شروع ہو گئے تھے جن سے ان لوگوں کے چلتے ہاتھوں میں مزید تیزی آگئی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ لوگ وہاں سے ایسے غائب ہوئے تھے جیسے وہاں پر کبھی آئے ہی نا ہوں۔

گاڑیاں اب کہ بستی میں داخل ہو چکی تھیں اور سامنے کا منظر دیکھ کر نووارد کا دماغ چکرا سا گیا تھا۔خون ندی کی صورت بہہ رہا تھا۔نیم برہنہ نعشیں اور ان کے جسموں میں موجود سوراخ دیکھ کر ایک پل کو متلی سے آنے لگی تھی ان سب کو۔اپنے ساتھیوں کو نعشوں کے کفن دفن کا کہتا وہ اندر کی جانب بڑھا اور ہر گھر کی تلاشی لینے لگا۔لمبے سیاہ بالوں کو جوڑے میں باندھے سیاہ ہی آنکھوں والی لڑکی بھی اس کی معیت میں چلتی جا رہی تھی۔اس کی سفید ہائی ہیلز مٹی اور خون سے رنگی جا چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

گنے چنے گھرانوں میں سے چند افراد جو کہ خوف کے مارے دبکے بیٹھے تھے اپنی ٹیم کو کہہ کر محفوظ مقامات تک پہنچانے کا حکم دیتا نیلی آنکھوں والا جوان غضب میں دکھائی دیتا تھا۔ جبکہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے چہرے پر کرب کے آثار تھے۔

بے دردی سے روندی گئی انسانوں کی نعشوں کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

"میں نے سب کچھ چھان مارا ہے۔۔۔بس یہی لوگ تھے"۔۔۔۔عمر شہناز کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔ جس پر شہناز نے محض سر جھٹکا۔

"کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے۔کیسے معصوم بچوں کو اور عورتوں کو قتل کر کے ان کی نعشوں کی بے حرمتی کر کے گئے ہیں یہ لوگ"۔۔۔۔۔شہناز بوجھل لہجے میں بولی۔آنکھوں کے سامنے خون میں لپٹی باپ کی نعش گھوم رہی تھی۔پانچ سال پہلے کا منظر ابھی بھی آنکھوں کے سامنے ایسے ہی تازہ تھا جیسے چند لمحوں پہلے کی بات

ہو۔ جبکہ عمر اس کا یہ رویہ سمجھتا ہوا تاسف سے سر جھکا گیا۔ وہ دونوں ان واپسی کی راہ کو چل دیئے تھے۔

"باسط ان لوگوں کے تعاقب میں ضرور گیا ہے لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نا ہو گا مجھے معلوم ہے"۔۔۔۔ عمر کے یوں کہنے پر شہناز نے اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہو رہی تھیں اور جبڑے تنے ہوئے تھے۔ گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ غرض اس کا ایک ایک جزو اس کے غصے میں ہونے کا پتا دے رہا تھا۔

"باسط بابا کے قاتلوں کے پیچھے بھی گیا تھا۔۔۔ مگر اس کا کچھ فائدہ نا ہوا!۔۔۔ لیکن ایک دن ایسی تلخ حقیقت ہمارے سامنے آئی کے ہم لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ساتوں زمین و آسمان گھوم گئے"۔۔۔۔۔ شہناز یاسیت بھرے لہجے میں بولی۔

"کیا سننا چاہو گے تم یہ سب"۔۔۔۔شہناز ایک دم رکی اور عمر کی جانب دیکھا۔عمر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ان کے پیچھے بستی ویران پڑی تھی اپنی بے حرمتی کے بعد۔

عمر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا اور شہناز اس کی برابر والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔اگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے وہ کار اسٹارٹ کر چکا تھا جبکہ شہناز سیٹ کی پشت سے سر ٹکا چکی تھی۔

"آج سے پانچ سال پہلے بابا اور سجیل چچا کا جائیداد پر جھگڑا ہوا تھا۔نہر کنارے جگہ دادا نے بابا کو دی تھی مگر چچا کو یہ بات ہضم نا ہوئی۔انہوں نے دادا پر زور ڈالنا شروع کر دیا۔مگر دادا اپنی بات پر ڈٹے رہے اور یوں دو بھائیوں میں دائمی دشمنی شروع ہو گئی"۔۔۔۔۔آنکھیں بند کئے شہناز بولتی جا رہی تھی جبکہ عمر خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

شہناز کے لہجے کی اذیت کو وہ بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔اور ایک غمزدہ انسان کی دلجوئی اگر اس کی بات سننے سے ہو جائے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں۔

"اور پھر دادا کے جانے کے بعد ایک دن بابا علی الصباح گھر سے نکلے اور سجیل چچا کے ساتھ چلے گئے۔زمینوں کا چکر لگاتے ہوئے وہ ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے جب باسط وہاں پہنچا۔۔۔اور ان کی آخری بات جو باسط نے سنی تھی وہ بابا نے یہ کہی تھی کہ 'ہمارے دادا کہا کرتے تھے جب تمہیں کوئی کہے کہ میں تمہارا بھائی ہوں تو پوچھ لینا!۔۔۔ہابیل یا قابیل'۔۔۔۔بابا نے اتنا کہا اور ساتھ ہی چچا نے کہا قابیل اور سر عام اپنے آدمیوں کے سامنے بابا پر فائر کھول دیا۔ایک گولی ان کے سینے میں سیدھی پیوست ہوئی۔۔۔باسط جو سکتے میں کھڑا تھا بھاگ کر بابا کے پاس آیا اور ان کے پاس گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔جبکہ بابا نے تکلیف کے مارے سینے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا"۔۔۔۔اتنا بولتے بولتے شہناز کی آواز رندھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بابا نے باسط کے ہاتھوں میں دم توڑ دیا۔۔۔ جبکہ وہ بابا کا خون آلود وجود خود میں بھینچے سر کو نفی میں ہلاتا جا رہا تھا۔۔۔۔ جس پر چچا نے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں اور کندھے میں فائر کیا اور بولے۔۔۔۔ باپ سے والہانہ محبت تمہاری دیکھتے ہوئے میں نے سوچا باپ بیٹے کو ملا دوں۔۔۔۔ اور وہاں سے پلٹ گئے۔۔۔ باسط کے اپنے حواس سلب ہونا شروع ہو چکے تھے مگر بابا کو وہ یونہی خود میں بھینچے بیٹھا تھا۔"۔۔۔۔۔ شہناز نے پلکیں جھپکائیں گویا نمی اندر اتار رہی ہو۔ آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹک سا گیا تھا۔

"اور پھر وہاں گاؤں کے باقی لوگ آئے اور ان کو گھر لے آئے۔۔۔ باسط کو ہسپتال داخل کروا دیا گیا تھا۔۔۔۔ اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ باپ کہ مرنے کا غم مناوں یا بھائی کے قریب المرگ ہونے کا۔۔۔ لیکن پھر اک معجزہ ہوا کہ باسط کی جان بچ گئی۔۔۔۔ مگر اس کو ریکور کرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار تھا"۔۔۔۔۔ شہناز نے بوجھل سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

"اور پھر تم لوگ میرے پاس آئے"۔۔۔۔۔تب سے خاموش بیٹھا عمر بولا جس پر شہناز نے اس کی جانب ان نگاہوں سے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو آگے کی کہانی تم جانتے ہو۔کار میں ایک بوجھل خاموشی چھا چکی تھی جبکہ عمر خاموشی سے نظریں سامنے جمائے ڈرائیو کر رہا تھا۔اچانک آنے والے خیال کے تحت ایک کیفے کے باہر کار روکی اور شہناز کی جانب دیکھ کر سوال کیا۔

"کیا میں اس دن والی کافی کی آفر آج اویل کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔عمر کے سنجیدگی سے کہنے پر شہناز بے اختیار مسکرا دی۔

"اتنا سڑا ہوا منہ بنا کر کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔ہاں کر سکتے ہو"۔۔۔۔شہناز ہلکے پھلکے انداز میں مسکراتی بولی۔پچھلی باتوں کا اثر کافی حد تک زائل ہو چکا تھا۔

"بل تم پے کرو گی"۔۔۔۔کار سے نکلتے ہوئے عمر بولا جس پر شہناز نے سر جھٹکا۔

"ہاں ہاں کر دوں گی پے"۔۔۔۔شہناز بھی اس کے برابر میں چلتی ہوئی بولی۔

اس وقت کمرے میں چار لوگوں کی موجودگی میں ایک لڑکی بیٹھی نکاح نامے پر دستخط کر رہی تھی۔ سفید رنگ کے ٹاپ اور بلیو بیل باٹم میں ملبوس اپنے اسٹریک شدہ بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑے وہ ہر چیز سے بے نیاز دکھائی دے رہی تھی۔

چند سیکنڈز بعد اس نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا اور معارج علی کی جانب دیکھا۔ معارج کے سب دوست ان دونوں کو مبارک باد دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص نکاح خواں کو واپس چھوڑنے کے لئے چل دیا جبکہ باقی سب بھی باری باری اٹھ کھڑے ہوئے اور ان دونوں سے جانے کی اجازت طلب کی۔

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ!۔۔۔ تم لوگوں کی مدد کا۔۔۔ دوبار پھر ملیں گے"۔۔۔۔ معارج ان سب کو دروازے تک چھوڑنے گیا جبکہ زینیا سامنے میز پر موجود نکاح نامے کو دیکھ رہی تھی۔ آج زینیا علی شاہ نے حویلی کی تمام رسومات سے بغاوت کر کے خود کو ایسے شخص کو سونپ دیا تھا جس کو وہ جانتی تک نا تھی۔ سوائے چند ایک چیزوں

کے۔ مگر اس کی آنکھوں کے تاثرات پر اسرار حد تک خطرناک دکھائی دیتے تھے۔ سرمئی آنکھوں پر ہیزل گرین لینز لگائے وہ اپنی تمام تر شخصیت چھپائے پھرتی تھی۔ دنیا کے سامنے وہ ایک ماڈرن لڑکی تھی مگر در حقیقت وہ ایسا کیوں کرتی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔ سرد تاثرات ہنوز برقرار تھے کہ معارج کمرے میں آیا اور زینیا کی جانب بڑھا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیا۔ جبکہ زینیا نے ناگواری سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں دیکھے مگر کمال مہارت سے اپنے تاثرات چھپا گئی۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ جس لڑکی کو میں نے چاہا تھا وہ آج یوں میرے نام لکھ دی گئی ہے"۔۔۔۔فرط جذبات سے چور آنچ دیتا لہجہ تھا معارج کا جس پر زینیا معنی خیز سا مسکرائی۔

"مجھے بھی"۔۔۔۔معارج کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے زینیا بولی۔

معارج علی زینیا کی جانب جھکا مگر وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی فاصلہ بنا گئی۔

www.novelsclubb.com

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔پہلے پوری دنیا کے سامنے مجھے قبول کرنا پھر مجھ سے اپنے حقوق وصول کرنا"۔۔۔۔زینیا مسکراتی ہوئی بولی جس پر معارج کے سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔مطلب یہ لڑکی کیا چیز تھی۔یہ سب اس کی پلاننگ کا حصہ تھا مگر یہاں پر اپنا کھیل اس کو بگڑتا ہوا دیکھائی دے رہا تھا۔

لمبی سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور ٹیبل پر موجود نکاح نامہ اٹھایا۔

"چلو اسے رجسٹرڈ کروانے چلیں"۔۔۔زینیا کی کلائی تھامتا وہ باہر کی جانب چل دیا۔چند لمحوب بعد وہ رجسٹرار کے آفس کے باہر تھے۔رجسٹرار کے آفس سے باہر آکر زینیا نے معارج کی جانب دیکھا جس کے نقوش تنے ہوئے تھے۔

"میری جان مجھ سے ناراض مت ہو۔۔۔مگر میری کچھ ان سیکیورٹیز ہیں۔وہ ختم ہو جائیں تو پھر ہم اپنی لائف شروع کریں گے"۔۔۔زینیا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی بولی۔

جبکہ دوسری جانب سجیل شاہ اپنی بیٹی کی اس حرکت سے بے خبر کاغز کا ٹکڑا دیکھ رہے تھے جس پر یہ تحریر درج تھی۔

"ہمدان اور اس سے ملحقہ بہت سے راز میرے سینے میں دفن ہیں۔اگر اپنا بھلا چاہتے ہیں تو درج ذیل پتے پ تشریف لے آئیں۔"۔۔۔یہ تحریر ہمدان کے اغواء والے دن سے ان کو پریشان کئے ہوئے تھی۔

سنبل سیاہ چادر سے خود کو ڈھکے اس وقت لیڈی ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی۔جبکہ وہ ہاتھ میں سفید رنگ کی فائلز تھامے پریشان دکھائی دیتی تھیں۔

"میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ اگر آپ نے دوائی لینے میں کوتاہی کی تو آپ کا مرض بڑھ سکتا ہے"۔۔۔ڈاکٹر نائمہ جو کہ سنبل کی بچپن کی دوست تھی تشویش زدہ لہجے میں بولی۔لہجے سے ناراضگی جھلکتی تھی۔

"دل کے مرض کے بڑھنے کا کا کوئی علاج ہو تو بتائیں ڈاکٹر صاحبہ!۔۔۔۔یہ دوا کھا کھا کر تو تھک گئی ہوں میں"۔۔۔۔ سنبل یاسیت سے بولی۔

"سنبل آخر تم اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو یار؟۔۔۔۔اپنے ساتھ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ تمہیں خود کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے کیا"۔۔۔۔۔نائمہ اب کہ فائل کو میز پر پٹخنے والے انداز پر رکھتی بولی۔جس پر سنبل نے سر کو جھکا لیا۔

"کتنا وقت بچا ہے میرے پاس"۔۔۔۔ سنبل کی اس بات پر نائمہ نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا۔

"کیا مطلب ہے اس سب کا؟"۔۔۔۔نائمہ ناسمجھی سے بولی۔

"یہی کہ یہ بلڈ کینسر کی لاسٹ اسٹیج ہے اور میں مزید دو چار ماہ زندہ رہ سکوں گی۔۔۔ کوئی ایسی خبر سناؤ"۔۔۔۔ سنبل جذبات سے عاری لہجے میں بولی جس پر نائمہ نے اس کو گھوری سے نوازا۔

"پہلی بات تم لاسٹ اسٹیج پہ نہیں ہو ریکوور کر سکتی ہو۔۔۔لیکن کچھ باتیں انسان کی ول پاور کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔اور شائد تم ٹھیک ہونا ہی نہیں چاہتی ہو۔۔۔مگر دوست ہونے کی حیثیت سے میں یہ ظلم تمہیں خود پر نہیں کرنے دوں گی"۔۔۔۔نائمہ فکر مندی سے بولی۔

"میں کس کے لئے جیوں؟۔۔۔اور کیوں کر جیوں"۔۔۔۔سنبل کی آواز میں جو اذیت تھی بسماء نے بخوبی محسوس کی تھی۔

"اپنے لئے جیو سنبل!۔۔۔کوئی کسی کے لئے نہیں جیتا ہے"۔۔۔۔نائمہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"پچھلے ستائیس سالوں سے اپنے لئے ہی جی رہی ہوں۔اب اپنے لئے مرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"۔۔۔۔سنبل کی اس بات پر نائمہ لاجواب ہو گئی۔مگر اس کو نصیحت کرنا نا بھولی۔

"تم اللہ سے ناامید کیوں ہوتی ہو وہ تمہارے لئے کچھ نا کچھ بہتر ہی کرے گا"۔۔۔۔نائمہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑتی بولی جبکہ سنبل نے اپنی بھوری آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالی اور بولی۔

"میں ناتو اللہ سے ناامید ہوں نا اپنے نصیب پر شکوہ کناں ہوں۔بس اب اپنے رب سے براہ راست ملاقات کی متمنی ہوں۔خیر اب میں چلتی ہوں یہ ریکارڈ تم اپنے پاس ہی رکھو میں گھر نہیں لے کر جاوں گی"۔۔۔۔سنبل اتنا کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ نائمہ اس کی پشت کو تکتی رہی یہاں تک کے گلاس ڈور کھول کر وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔پیچھے اس کی رپورٹس ہاتھ میں پکڑے نائمہ کی نظریں اس لفظ پر جمی تھیں۔

"لاسٹ اسٹیج"۔

سنبل اپنی چادر سے خود کو ڈھکتی اب کار میں بیٹھ چکی تھی جبکہ ڈرائیور نے مستعدی سے ڈرائیو کرنا شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سفید رنگ سے رنگی دیواروں پر مختلف جگہوں کے نقشے ٹنگے ہوئے تھے۔ نقشوں کی کل تعداد بارہ تھی۔

جن میں سے ایک نقشے پر سرخ مارکر سے کراس کا نشان لگا ہوا تھا۔

"پہلا ہدف ہمارا ہم نے حاصل کر لیا ہے۔۔۔۔ مگر اب آنے والے کم سے کم دو ماہ کے لئے میں روپوش ہو رہا ہوں تاکہ یہ واقعہ تھم جائے۔اس کے بعد اگلے ہدف کی تیاری کریں گے۔۔۔اور آنے والے پانچ سالوں میں اپنے تمام تر ہدف حاصل کر لیں"۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ ادھیڑ عمر شخص اپنا سگار سلگانے لگا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔اب اتنی بڑی واردات کے بعد ہمیں کچھ دیر کے لئے روپوش ہو جانا چاہیئے"۔۔۔۔۔ سجیل شاہ نے بھی تائیدی انداز میں کہا۔

"اور میری پیمنٹ کب تک مجھے ملے گی"۔۔۔۔۔۔ سجیل شاہ نے جانچتی نظروں سے سوال کیا۔

"آج شام تک مل جائے گی"۔

نجانے کتنے ان گنت لوگوں کا قتل سر عام کرنے کے بعد یہ دونوں آرام و سکون سے پیسوں کی بات کر رہے تھے۔ جیسے وہ خود انسان نا تھے اور ان کی اولادیں نا تھیں یا پھر وہ انسانوں کی دوڑ میں شامل نہیں ہوتے تھے۔ مگر جب دل پر شیطان کی سیاہی پڑ جائے اور نفس عمارہ غالب آ جائے تو پھر آپ کا ضمیر آپ کو کچوکے لگانا بند کر دیتا ہے۔ آپ بھی بلا دھڑک برائی کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ برائی کی راہ پر ایک دفعہ چل پڑیں تو واپسی کا راستہ ماپنا مشکل ترین کام بن جاتا ہے۔

سدرہ اور جواد کے ولیمے کا فنکشن خوش اسلوبی سے مکمل ہو گیا تھا۔اور وہ لوگ اب اسلام آباد شفٹ ہو چکے تھے۔ان لوگوں کی شادی کو چار ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔جواد اسلام آباد میں سدرہ کو لے کر دو کمروں کے ایک فرنشڈ فلیٹ میں رہ رہا تھا اور چھوٹا فلیٹ اس نے سدرہ کے کہنے پر ہی لیا تھا کہ دو لوگوں کے لئے یہ جگہ کافی ہے۔سدرہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پہ کوئی مووی دیکھنے میں مگن تھی جب جواد دبے پیر کمرے میں داخل ہوا اور اس کے برابر میں آ کر کھڑا ہو گیا۔اسکرین دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ کوئی ترکش سیریز دیکھ رہی ہے۔جواد نے ہاتھ میں پکڑا مرا ہوا کاکروچ لیپ ٹاپ پر پھینک دیا جس پر سدرہ کی نگاہ پڑی تو ایک دم سے اچھل کر بیڈ سے نیچے اتری اور جواد سے ٹکرا گئی۔جواد کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے وہ خوف سے کاکروچ کو دیکھ رہی تھی جبکہ لیپ ٹاپ اس کے یوں اچھلنے پر دور جا گرا تھا اور اسکرین اب ٹوٹ کر مکڑی کے جال کا سا منظر پیش کر رہی تھی۔

"جواد اس کاکروچ کو بھگائیں یہاں سے"۔۔۔۔سدرہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

"نا بابا نا۔۔۔یہ کام میں نہیں کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔جواد اپنی ہنسی دباتا بولا۔

"پلیز دیکھیں مجھے ان سے بہت ڈر بھی لگتا ہے اور یہ گندے بھی ہوتے ہیں"۔۔۔سدرہ کی نظریں ہنوز کاکروچ پر جمی تھیں۔سر پر خوف اس قدر سوار تھا کہ وہ یہ محسوس کر ہی نا سکی کہ کاکروچ حرکت کر رہا ہے یا نہیں۔

"اچھا اب تم مجھے چھوڑو گی تو میں کاکروچ کو بھگاؤں گا نا"۔۔۔۔جواد کمر پر ہاتھ باندھے بولا جبکہ سدرہ جو اس کی شرٹ کو دونوں مٹھیوں میں دبوچے کھڑی تھی اس کی اس بات پر اس دور ہوئی اور اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو اب بھگاؤ۔جبکہ جواد آگے بڑھا اور کاکروچ کے انٹینا سے اس کو اٹھاتا ہوا میں لہراتا سدرہ کے قریب آیا جبکہ سدرہ چیخ مارتی ہوئی بیڈ پر چڑھ گئی۔

"یار ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ تم لڑکیاں کاکروچ کو دیکھ کر اتنا اوورری ایکٹ کیوں کرتی ہو"۔۔۔۔۔جواد ہنوز اس مرے ہوئے کاکروچ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں کر رہا تھا۔

"میں اوورری ایکٹ نہیں کر رہی آپ اس گندے کاکروچ کو پھینک کر آئیں"۔۔۔۔۔سدرہ اب کہ غصے سے بولی۔

"اچھا بابا یہ دیکھو وہ گیا ڈسٹبن میں کاکروچ"۔۔۔کاکروچ کو ہوا میں ہی ڈسٹبن کی طرف جواد نے اچھالا جس پر وہ ڈسٹبن میں گر گیا۔اور پھر بیڈ کے قریب آتا سدرہ سے بولا۔

"اب تو نیچے اتر آؤ جان من"۔۔۔جواد اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتا بولا۔جبکہ سدرہ نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہوئی۔

"پہلے جا کر اچھی طرح ہینڈ سینیٹائزر سے ہاتھ دھو کر آئیں۔۔۔پھر آیئے گا میرے پاس"۔۔۔سدرہ دونوں ہاتھوں کو اوپر کرتی بولی جس پر جواد کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئیں۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔میرے ہاتھ بالکل صاف ہیں"۔۔۔۔جواد اپنے دونوں ہاتھوں کو سامنے کرتا بولا جس پر سدرہ نے دونوں آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اس کو دیکھا۔

"آپ سینیٹائزر ہاتھ دھونا پسند کریں گے یا آج رات کے کھانے سے ہاتھ دھونا پسند کریں گے"۔۔۔۔۔سدرہ کی اس بات پر جواد بے ساختہ ہنس دیا اور واشروم کی جانب بڑھ گیا۔ہاتھ دھونے کے بعد وہ باہر آیا تو سدرہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔کچن میں دیکھا تو وہ ریک کھولنے کی والی تھی اور یہ ہوا ایک اور دھماکہ۔۔۔ریک میں موجود تمام پلیٹس ایک ساتھ زمین بوس ہوئیں جبکہ سدرہ تیزی سے ایک قدم پیچھے ہوئی مبادا اس کے اوپر ہی نا گر جاتیں۔

www.novelsclubb.com

"جواد!۔۔۔۔"۔۔۔۔سدرہ اونچی آواز میں چلائی اور مڑی تو وہ سامنے ہونقوں کی طرح کھڑا اس کا منہ دیکھ رہا تھا۔"میں کل یہ پلیٹس لائی تھی اور آپ کو ارینج

کرنے کو کہا تھا اور یہ کیسے رکھی ہیں آپ نے"۔۔۔لڑا کا عورتوں کی طرح دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے سدرہ بولی۔جواد کو تو اس وقت یہی لگا تھا۔

"کوئی بات نہیں اگر ان پلیٹس کو توڑ کر دل نہیں بھرا تو میں اور لا دوں گا۔۔۔آپ اپنا شوق پورا کر لیجئے گا۔۔۔ویسے بھی میں کماتا کس لئے ہوں"۔۔۔جواد سارا ملبہ سدرہ پر ڈالتا بولا جس پر سدرہ کا میٹر صحیح معنوں میں گھوما۔مگر لمبی لمبی سانس لیتی ہوئی خود کو پر سکون کرنے لگی۔

"آپ کونسی محنت مزدوری کرتے ہیں؟۔۔۔آپ کے بابا نے سارا بزنس سیٹل کر کے دیا ہے اور آپ بس آفس جا کر آرام سے بیٹھ جاتے ہیں"۔۔۔سدرہ پر سکون انداز میں بولی جبکہ جواد تو حیران ہی رہ گیا تھا اس بات پر۔

"یہ جو میں دماغ لگاتا ہوں ناکام میں اس کی وجہ سے ہی سب کام ٹھیک سے ہوتے ہیں۔ورنہ سب کچھ فلاپ ہو جائے"۔۔۔۔جواد کی اس بات پر سدرہ نے ایک نظر زمین پر پڑی پلیٹس پر ڈالی اور دوسری نظری ریک پر۔

"دکھائی دے رہا ہے جیسے آپ کام کرتے ہیں"۔۔۔۔۔سدرہ سر کو اوپر نیچے ہلاتی بولی۔

"اب مجھے بھوک لگ رہی ہے کچھ کھانے کے لئے دے دو یار"۔۔۔۔جواد معصومانہ شکل بناتا بولا تو سدرہ کی ہنسی چھوٹی۔

"ٹھیک ہے بیٹھیں۔میں لاتی ہوں کھانا"۔۔۔سدرہ اتنا کہہ کر فریج میں سے کھانا نکال کر اوون میں گرم کرنے لگی جبکہ جواد نے پلیٹس کو دیکھا اور سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

ستمبر کے مہینے کا آغاز تھا اور گرمی کی شدت بھی کافی ماند پڑ چکی تھی۔

یونیورسٹی میں نیا سمیسٹر شروع ہو چکا تھا اور صالحہ کی کلاسز بھی باقاعدگی سے شروع ہو چکی تھیں۔

صالحہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی کہ اک جھٹکے سے رکی۔اس کے سامنے سرخ گلابوں کا ایک بوکے تھا۔اس نے نظریں اٹھا کر ایک نظر سامنے اس نووارد کو دیکھا اور دوسری نظر بوکے کو اور پھر چہرے پر پراسرار مسکراہٹ لئے اطراف میں نظریں دوڑائیں تو ٹھٹکی۔زیرک نگاہوں سے دیکھنے پر اسے سامنے والے کی تمام چال سمجھ آچکی تھی لیکن صالحہ کے آگے کوئی کامیاب ہو جائے یہ کس کتاب میں لکھا تھا بھلا؟۔۔۔اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

"کیا تکلیف ہے تمہیں"۔۔۔صالحہ ناگواری سے بولی جبکہ سامنے موجود حماد اب ایک گھٹنہ موڑے زمین پر بیٹھ کر بوکے صالحہ کی جانب بڑھاتا بولا۔

www.novelsclubb.com

"Dear princess will you wanna be mine?"....جبکہ اس جملے پر صالحہ کے سر پر لگی تلووں پر بجھی۔غیض کی شدت سے چہرہ لال ہو چکا تھا۔تاشہ جو ابھی ابھی آئی تھی یہ منظر دیکھ کر دنگ رہ گئی

تھی۔صالحہ نے بوکے تھاماااور دو قدم پیچھے کو ہوئی۔اوراس کی اگلی حرکت پر حماد کے چہرے کا رنگ فق ہوا۔

زور سے بوکے کو زمین پر پھینکنے کے بعد صالحہ نے اپنی سفید ہیلز سے بوکے کو مسل ڈالااور تھوڑاسا نیچے کو حماد کی جانب جھک کر غرائی۔

"آئندہ اگر میرے سامنے آئے توان پھولوں کی جگہ تمہاری گردن ہو گی۔

اورایک چیز!

I am not a princess! I am a witch!So stay away from me"....اتناکہہ کر صالحہ نے ٹھوکر سے وہ بوکے حماد کی جانب بڑھادیا۔اور حماد جو سکتے میں تھااب کہ احساس توہین سے سرخ پڑ رہا تھا۔

دو سیاہ آنکھوں نے غیض بھری نظروں سے حماد کو دیکھا تھااور صالحہ کا دور تلک پیچھا کیا تھا۔

"اس شخص کو فوری طور پر میرے پاس لے کر پہنچو"۔۔۔۔سیاہ آنکھوں والا مرد سخت لہجے میں بولا تھا جس پر اس کا ساتھی سر ہلاتا آگے کو بڑھ گیا تھا۔

دوسری جانب صالحہ کیفے ٹیریا میں آگئی تھی اور اسٹرابری شیک کا آرڈر دے کر خود بیٹھ گئی تھی۔

تاشہ جو ابھی تک بے یقین تھی اس کے ساتھ آکر بیٹھی اور تیزی سے بولی۔

"یہ سب کیا تھا صالحہ"۔۔۔۔۔اس کے لہجے کی بے یقینی پر صالحہ کو ہنسی آئی۔

"کیا سب"۔۔۔۔انجان بنتے سوال داغا۔

"وہ جو حماد کر رہا تھا!۔۔۔پوری یونیورسٹی میں اس کے اور تمہارے متعلق چہ مگوئیاں ہو رہی ہیں۔اور تو اور اس نے اپنے دوست بھی لگا رکھے تھے ویڈیو بنانے کے لئے تاکہ تمہیں بعد میں بلیک میل کر سکے"۔۔۔۔تاشہ جو تازہ تازہ اس حماد کی بے عزتی سن کر آئی تھی بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا ہوا نا!۔۔۔ٹھنڈ پڑ گئی ہو گی اب تک اس کے کلیجے میں۔"۔۔۔صالحہ اسکرولنگ کرتی لاپرواہی سے بولی۔

"لیکن اگر ایچ او ڈی نے بلا لیا تمہیں تو"۔۔۔تاشہ کے لہجے میں فکر تھی۔

"بلا لیں۔میں کسی سے نہیں ڈرتی"۔۔۔اتنے میں دو اسٹرابری شیک ان کی ٹیبل پر سرو کئے جا چکے تھے۔

"یہ بے عزتی اس نے اپنی وجہ سے کروائی ہے!۔۔۔اس کو فکس بھی وہ خود ہی کرے"۔۔۔شیک کا سپ لیتی صالحہ پر سکون سی بولی۔

"مگر مجھے ڈر ہے کہ وہ کچھ کر نا دے یار ا"۔۔۔تاشہ کی بات پر صالحہ کی تیوری چڑھی۔

"غور سے دیکھو میری طرف!۔۔۔یہ صرف ایک شکل ہی ہے میری جو معصوم دکھتی ہے"۔۔۔پھر اپنے ماتھے کی جانب ہاتھ دے دستک دی اور بولی۔"یہ بہت

شاطر ہے!۔۔۔کوئی مجھے ڈس اون کرنے کی کوشش اگر کرے گا نا تو اس کو ایسا ڈس اون کروں گی کہ اس کی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔اور صالحہ اسماعیل نام ہے میرا۔۔کسی کے باپ سے نہیں ڈرتی"۔۔۔۔صالحہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی۔

"اور اپنے باپ سے"۔۔۔تاشہ کے ان الفاظ پر صالحہ محظوظ سی مسکرائی اور آگے کو جھک کر رازدارانہ انداز میں بولی۔

"وہ مجھ سے ڈرتے ہیں۔

اور انہوں نے مجھے خود سے محبت اور عقیدت کرنا سکھایا ہے نا کہ ڈرنا۔بابا ہیں وہ میرے نا کہ کوئی جلاد"۔۔۔تاشہ ہونقوں کی طرح یہ سب سن رہی تھی۔

"تم کیسے کر لیتی ہو یہ سب"۔۔۔۔وہ مارے تحیر کے بس اتنا ہی بول سکی تھی۔

"سیکھ جاؤ گی میرے ساتھ رہتے ہوئے ڈونٹ وری"۔۔۔۔صالحہ پرسکون سی بولی جبکہ باسط دور کھڑا اس کی تمام حرکات کا مشاہدہ کر رہا تھا۔جتنی باغی اور سرکش

وہ حویلی والوں کو نظر میں تھی اتنی ہی خوددار وہ اس کو دکھائی دیتی تھی۔جو چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی اپنی عزت نفس کو نہیں روندتی تھی۔

صالحہ نے خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا لیکن مڑ کر دیکھنے پر وہاں کسی کو نا پایا۔جبکہ باسط جو پلر کی اوٹ میں ہو گیا تھا بس اتنا بول سکا"بہت تیز چیز ہے یہ لڑکی"۔۔۔۔اور مسکراتا ہوا باہر کو چل گیا۔

یہ پانچ چھ لڑکوں کا گروپ تھا جو ایک بار میں کھڑے قہقہے لگا رہے تھے جبکہ ان میں سے ایک لڑکے کی پر سوچ نگاہیں اپنے ہاتھ میں موجود گلاس پر تھیں۔اس میں موجود مشروب اب چند گھونٹ ہی باقی رہ گیا تھا۔

"حماد یار ویسے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک لڑکی نہیں پٹی تجھ سے"۔۔۔۔اس کے دوست ہنوز حماد کی بے عزتی والی ویڈیو موبائل پر دیکھتے ہوئے قہقہے لگا رہے تھے۔جبکہ حماد غصے سے آگے بڑھا اور ویڈیو بنانے والے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑکے جس کا نام بلال تھا کی ناک پر پوری قوت سے مکا دے مارا۔چند لمحوں کو تو اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا مگر منظر واضح ہونے پر حماد کو خونخوار نظروں سے گھورا۔

"میرے باپ کے ٹکڑوں پر پلنے والے ہو تم سب!۔۔۔اور میری۔۔۔حماد یزدانی کی بے عزتی کر رہے ہو!۔۔میں چھوڑوں گا نہیں تم سب کو"۔۔۔۔حماد غصے سے پھنکارا۔

"ارے جا بس کر بڑا آیا ایک لڑکی کیسے صبح تجھے ذلیل کر کے گئی ہے اور اس کا غصہ ہم پر اتار رہا ہے"۔۔۔۔۔بلال ناک پر ہاتھ رکھے بولا۔جبکہ باقی سب حماد کو پر سکون کرنے کی کوششوں میں تھے۔ان سب سے خود کو چھڑواتا وہ اپنے غصہ پر قابو پاتا بار سے باہر نکل گیا۔اس سے پہلے وہ اپنی گاڑی تک پہنچتا دو سیاہ نقابوں والے آدمیوں نے اس کو پکڑ کر وین میں بٹھایا اور زن سے بھگا لے گئے۔کچھ لمحوں بعد وہ

لوگ ایک خستہ حال علاقے میں داخل ہوئے تھے۔حماد کا منہ کیوں کہ ٹیپ کی وجہ سے بند تھا سو اس لئے وہ بولنے سے قاصر تھا۔

باسط سامنے ہی ایستادہ تھا۔حماد نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ٹیپ ہٹاؤ اس کے منہ سے"۔۔۔۔اپنے ساتھ کو حکم صادر کیا جس پر اس نے فوری تکمیل کی۔اور اس کے اگلے اشارے پر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تو حماد یزدانی کیسا لگ رہا ہے یہاں پہ"۔۔۔۔باسط تیکھے لہجے میں بولا۔

"تم جانتے نہیں ہو شائد کہ میں کون ہوں!۔۔۔و گرنہ ایسا کرنے کی جرات نا کرتے"۔۔۔حماد غرانے والے انداز میں بولا۔

"آرام سے!۔۔۔۔دیکھو میں ڈر گیا میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں"۔۔۔۔باسط ہاتھ اوپر کو اٹھاتا بولا اور اس کے ساتھ ہی دو قدم آگے کو بڑھ کر زوردار مکا حماد کی ناک پر رسید کیا جس سے اس کی آنکھوں کے آگے تارے گھوم گئے۔

"کس کے کہنے پر کر رہے ہو یہ سب تم؟۔۔۔کیوں صالحہ کے پیچھے پڑے ہو"۔۔۔۔۔باسط اونچی آواز میں دھاڑا۔

"ک۔۔کسی کے کہنے پر بھی نہیں میں اس کو پسند کرتا ہوں اس لیے یہ سب کچھ کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔حماد اٹکتے ہوئے بولا۔

"جھوٹ مت بولو میں تمہاری جان لے لوں گا کس کے کہنے پر یہ سب کر رہے ہو"۔۔۔۔باسط اونچی آواز میں بولا۔جب کہ یہ سب دیکھ کر حماد کے پسینے چھوٹنے لگے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ جس کے اشاروں پر یہ کام کر رہا ہے اس کو یہ دن دیکھنا پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

"میں سچ کہہ رہا ہوں میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں آج سے نہیں پچھلے دو سال سے آگے پیچھے گھوم رہا ہوں لیکن وہ میری کوئی بات نہیں سنتی ہے اس لیے میں نے آج اس کو ڈائریکٹ پرپوز کرنے کا سوچا لیکن اس نے میرا پرپوزل ریجیکٹ کر دیا لیکن پھر بھی میں نے اس کو کچھ نہیں کہا تو یہ سب

جانتے ہی ہوں گے "۔۔۔۔۔حماد کانپتی ہوئی آواز میں بول رہا تھا جبکہ اس کے اس جواب پر باسط استہزائیہ مسکرایا اس کی آنکھوں کی سرد تاثر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی خیز لہر دوڑا گیا۔حماد کے چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نمودار ہونا شروع ہو چکی تھی اس کی چھٹی حس اس بات کا الارم بجا رہی تھی کہ وہ کچھ بہت ہی غلط کر بیٹھا ہے۔

"دیکھو تم پلیز مجھے چھوڑ دو میں آئندہ اس کے ارد گرد بھی تمہیں دکھائی نہیں دوں گا مجھے جانے دو میں کچھ نہیں کروں گا میں یہ شہر تو کیا ملک چھوڑ کر چلا جاؤں گا"۔۔۔۔حماد اب اس کے سامنے کھڑا رہا تھا جبکہ باسط بنا کسی تاثر کے اُس کا چہرہ دیکھ رہا تھا اس کا ذہن کڑیوں سے کڑیاں ملانے کے درپے تھا۔

"اگر اپنی جان کی امان چاہتے ہو تو جو میں پوچھوں گا مجھے سچ سچ بتانا صرف کچھ منٹ لوں گا میں تمہارے۔اس کے بعد تمہیں چھوڑ دوں گا"۔۔۔۔باسط پر سوچ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائے بولا حماد نے سر اثبات میں ہلا دیا۔"ان سب کا سرغنہ کون

www.novelsclubb.com

ہے؟۔۔۔سچ سچ جواب دو"۔۔۔۔باسط کے اس طرح کہنے پر حماد نے بولنا شروع کیا۔۔۔"میں یہ سب سجیل شاہ کے کہنے پر کر رہا ہو کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ میں ان کی کزن کی بیٹی کو پھنساؤں اور اس کو بھگا لے جاؤ اور پھر اس غم سے اس کا باپ مر جائے اور اس کی ساری پراپرٹی وہ ہتھیا لیں اس کے علاوہ کوئی ارادہ نہیں تھا میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے کیا ہے کیوں ہے لیکن وہ میرے کسی بھی طرح کے جال میں نہ پھنسی میں نے بہت کوشش کی"۔۔۔۔حماد چند لمحے کو رکا اور سانس لی اور پھر سے بولنا شروع کیا۔۔۔"آج کے دن جو ہوا ہے وہاں پر تم موجود تھے اور تم نے سب دیکھا ہے اس لیے تو تم مجھے یہاں پر لے کر آئے ہو ہو تم جیسا کہو گے میں ویسا کرونگا بس ایک بڑھتا مجھے یہاں سے جانے دو میں یہ کہہ کر اس کا اندازہ لگانا مشکل تھا وہ اچانک سے مسکرایا اور کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ حماد پیچھے اس کو آوازیں لگاتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

ارحم نے اب چلنا شروع کر دیا تھا اور وہ سارا دن ادھر سے ادھر ماما بابا پکارتا دوڑتا رہتا تھا۔اس ننھی جان کی قلقاریاں اس حویلی کے در و دیوار میں رونق پیدا کرتی تھیں۔

ابھی بسماء اس کے پیچھے ہلکان ہو رہی تھی۔

"ارحم میر ابیٹا رک جاؤ۔۔۔ادھر واپس آؤ کھانا کھالو"۔۔۔۔۔بسماء کی اس بات پر ارحم نے اپنے ننھے قدم مزید تیز کر دیئے۔

اور سر کو دائیں سے بائیں ہلانے لگا۔

اتنے میں بسماء کو ہمدان آتا دکھائی دیا جس پر ارحم بھی سرپٹ بھاگ کر اس سے لپٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

"بابا۔۔۔میں تھانا۔۔۔آپ۔۔۔سے"۔۔۔۔اپنی توتلی زبان میں ارحم بولا تو بسماء حیران ہوئی۔مانا کہ وہ ایک ذہین بچہ تھا جس نے بہت جلدی چلنا سیکھ لیا تھا اور

اپنی عمر کے دوسرے بچوں کے مقابلے میں کافی اچھا بول لیتا تھا۔ مگر دن بدن بڑھتی اس کی چالاکیوں پر بسماء حیران ہی تو تھی۔

"شکر ہے ہمدان آپ آ گئے۔ ارحم کو کب سے بلا رہی ہوں بات ہی نہیں سن رہا۔۔۔ اس کے کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ بسماء تھکے تھکے لہجے میں بولی جس پر ارحم پھر سے بولا۔

"میں۔۔۔ بابا۔۔۔ تھانا۔۔۔"۔۔۔۔ بسماء نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"میرے شیر نے میرے ساتھ کھانا کھانا ہے"۔۔۔۔ ہمدان کے اس طرح بولنے پر ارحم نے فوری ہاں میں سر ہلایا جس پر بسماء صرف سر جھٹک سکی۔

"آپ خود کو مت تھکایا کریں۔ میرے بیٹے کو کھانا میرے آنے پر دے دیا کریں"۔۔۔۔۔ ہمدان ارحم کو یونہی اٹھائے بولا جس پر بسماء نے محبت بھری نظروں سے دونوں کی جانب دیکھا۔ یہ دو لوگ اس کی کل متاع تھے اور وہ ماضی

میں جو علیحدگی کا فیصلہ کر رہی تھی اس کو سوچ کر اس نے بے ساختہ جھرجھری سی لی۔

"کیا سوچ رہی ہیں۔اب چلیں ناں۔۔۔مجھے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے"۔۔۔۔۔ہمدان بسماء کا ہاتھ پکڑتا اس کو ساتھ چلاتا بولا جس پر بسماء نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ میں دیکھا پھر مسکرا دی۔وہ لوگ ڈائینگ ہال میں پہنچے ہی تھے کہ سجیل شاہ کی کرخت آواز گونجی۔

"یہ کون سے طور طریقے ہیں تم دونوں کے جو کھلے عام بے یوں گھوم رہے ہو بے شرموں کی طرح"۔۔۔۔۔تیکھے لہجے میں وہ بولے تو ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تو ہنس دیئے۔

"باباجان آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔میں اپنی بیوی کے ساتھ گھوم رہا ہوں کونسا کسی محبوبہ کے ساتھ"۔۔۔۔ہمدان نرم لہجے میں بولا۔نا کوئی طنز نا تلخی۔بس عام سا لہجہ۔

"یہ زن مریدی چھوڑ دے تو!۔۔۔۔شاہوں کا جانشین زن مرید نہیں ہوتا"۔۔۔۔۔سجیل شاہ کے بولنے پر بسماء کی ہنسی چھوٹتے چھوٹتے بچی۔جبکہ ارحم ناسمجھی سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

"بابا بیوی کی عزت اچھا بندہ کرتا ہے اور اس کو تنگ کمینہ شخص کرتا ہے!۔۔۔۔یہ حدیث میں لکھا ہے۔اور اگر اپنی بیوی کو عزت دینا زن مریدی ہے تو میں علی العلان کہوں گا کہ میں زن مرید ہوں"۔۔۔۔ہمدان کے اس جواب پر بسماء کی بتیسی باہر آگئی جبکہ سجیل شاہ کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا۔

"شاہوں کی حویلی میں عورتوں پر حکومت کی جاتی ہے۔نا کہ ان کی غلامی۔۔۔تو خبیث پتا نہیں کس پہ چلا گیا ہے"۔۔۔۔۔سجیل شاہ تاسف سے بولے۔

"بابا جب عورت آپ کے دل پر حکومت کرے نا تو آپ کو اس کا غلام بننا ہی پڑتا ہے۔اس میں نا کوئی مجبوری ہے نا قباحت۔بس یہ آپ کی چاہت ہوتی ہے۔اور بیوی صرف کمرے تک محدود رہنے کا نام نہیں ہے۔بلکہ یہ ہر جگہ میری بیوی ہے

اور میرے لئے قابل احترام ہے۔آپ براہ مہربانی اپنی پرانی چپقلش کو بھول کر ایک نئی زندگی شروع کریں ہم سب کے ساتھ "۔۔۔۔۔ہمدان رسانیت سے سمجھانے والے انداز میں بولا۔مگر جوازلوں کے ہٹ دھرم ہوں ان کو کون سمجھائے۔

"بہت پچھتاؤ گے تم ایک دن یاد رکھنا میری یہ بات "۔۔۔۔سجیل شاہ سرد لہجے میں کہتے چل دیئے۔ان کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو ہمدان کو کھٹکا تھا مگر وہ اپنی سوچ پر دو حرف بھیجتا ارحم کو لے کر ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔

جبکہ بسماء اس کی ان باتوں پر خود کو بہت بلند مقام پر محسوس کر رہی تھی۔

یہ منظر ایک کیفے ٹیریا کا ہے جو ویک اینڈ ہونے کے باعث لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ایسے میں ایک سفید رنگ کی گول میز کے ارد گرد دو نفوس بیٹھے کسی سنجیدہ مسئلہ پر بحث کر رہے تھے۔قریب جانے پر ان کی آوازیں قدرے واضح سنائی دیتی تھیں۔

"زیان کو تمہارا باڈی گارڈ اپوائنٹ کیا گیا تھا ایجنسی کی طرف سے اور تم نے اس کو چلتا کر دیا۔۔۔۔

That's not fair Shehnaz Ali Shah!"۔۔۔عمر برہمی سے بول رہا تھا جس پر شہناز لاپرواہی سے ہاتھ جھلاتی بولی۔

"وہ اب کوئی اتنا خاص بھی نہیں تھا۔اگر ایجنسی تمہیں میرا باڈی گارڈ اپوائنٹ کرتی تو میں خوشی خوشی قبول کر لیتی"۔۔۔آنکھوں میں چمک لئے شہناز بولی جس پر عمر نے حیران نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم مجھے۔۔۔ بلینئیر عمر ہشام کو باڈی گارڈ رکھنا چاہتی ہو؟۔۔۔لگتا ہے تمہارا دماغ چل گیا ہے"۔۔۔۔۔عمر بے یقینی سے اپنی جانب اشارہ کرتے بولا۔

"جب یہ مسٹر بلینیئر میرے پیسوں کی کافی پی سکتا ہے تو میرا باڈی گارڈ کیوں نہیں بن سکتا،

ہے"۔۔۔۔۔شہناز بھی اسی کے لہجے میں دوبدو بولی تو عمر نے اس وقت کو کوسا جب اس کی آفر ایکسیپٹ کی تھی۔

"مطلب ایک کپ کافی سے تم مجھے جج کر رہی ہو"۔۔۔۔عمر ابھی بھی بے یقینی سے بولا۔

"نہیں اس ایک کپ کافی کی پیمنٹ سے"۔۔۔۔شہناز کے برجستہ جواب پر عمر نے اپنا ماتھا مسلا۔آخر کو یہ لڑکی سیدھی طرح کوئی بات کیوں نہیں مانتی تھی۔جتنی معصوم شکل سے دکھتی تھی اس سے کئی گنا شاطر تھی۔

"اگر تمہیں منظور ہو تو آجانا وگرنہ زیان کو میں نہیں رکھ رہی اپنے ساتھ"۔۔۔۔شہناز کے اس طرح کہنے پر عمر نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔جیسے کہنا چاہ رہا ہو اس کا کیا کروں میں۔

جبکہ دوسری جانب اگر تم نیلے رنگ کے دروازے کو پار کر کے سفید رنگ کے پینٹ سے رنگی دیواروں والے آفس میں آؤ تو اس کے وسط میں بھورے رنگ کی

میز پڑی نظر آئے گی۔اس کے ایک جانب سیاہ آنکھوں والا نوجوان برہم دکھائی دیتا تھا جبکہ اس کے مقابل سرمئی آنکھوں والا نوجوان جھنجھلایا ہوا تھا۔

"سر میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ یہ کام آپ کسی اور سے کہہ دیں۔شہناز میڈم کو ڈیل کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے"۔۔۔۔زیان جھنجھلاہٹ سے بولا۔

جبکہ باسط نے اس کو قہر برساتی نظروں سے دیکھا اور سرد لہجے میں بولا۔

"پہلی بار بستی پر حملے کے ٹائم پر تم اس کو اکیلے چھوڑ آئے تھے۔دوسری مرتبہ آج!۔۔۔تیسری مرتبہ میں تمہیں خود فائر کروں گا۔آپ تمہیں جانے کا بھی کہیں تو ان کا پیچھا کرو۔مگر ان کو اکیلا مت چھوڑو۔لیکن تم"۔۔۔۔اس سے پہلے باسط مزید کچھ بولتا زیان نے ایک کاغذ اس کے سامنے رکھا۔جس پر باسط نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ میرا ریزائننگ لیٹر ہے!۔۔۔آج سے میں یہ جاب چھوڑ رہا ہوں"۔۔۔۔زیان بھرائے لہجے میں بولا جس پر باسط محظوظ سا مسکرا دیا۔

"شائد تم نے شق نمبر بارہ کو غور سے نہیں پڑھا تھا!۔۔۔اس میں درج باتیں بھول گئے ہو تم۔۔کوئی بات نہیں میں یاد دلا دیتا ہوں۔تو مسٹر زیان احمد لغاری آپ یہ جاب چھوڑنے سے کم از کم چھ ماہ پہلے ہمیں انفارم کریں گے پھر آپ کہیں جا سکیں گے۔"۔۔۔۔باسط اب کہ زیان کے تاثرات کو دیکھ کر خاصا محظوظ ہو رہا تھا۔جبکہ زیان نے اس وقت کو کوسا جب اس نے بنا سوچے سمجھے لیٹر پر سائن کئے تھے۔

"ٹھیک ہے آج سے چھ ماہ بعد میں یہ جاب چھوڑ رہا ہوں۔۔۔لیکن شہناز میڈم کے ساتھ کام بھی نہیں کروں گا۔کیونکہ شق نمبر سولہ کے تحت میں اپنی مرضی کے شخص کو گارڈ کروں گا"۔۔۔۔زیان بات سمیٹنے والے انداز میں بولا جس پر باسط کی آنکھیں چمکیں۔

"وہ کیا ہے ناشق نمبر سولہ کنڑیکٹ کے دو گھنٹے بعد ہی حذف کر دی گئی تھی۔اس لئے اب سے کام پر دھیان دو ادھر ادھر کی فضول باتوں پر نہیں"۔۔۔۔۔باسط نے اتنا کہہ کر لیپ ٹاپ اپنے سامنے کر لیا جبکہ زیان پیر پٹختا باہر نکل گیا۔دل میں صلواتیں سناتے وہ اپنی گاڑی کی جانب آ گیا۔

شاہ حویلی میں قدم رکھو تو ہر کوئی اپنی مستی میں تمہیں دکھائی دے گا۔ایسے میں تم سنہرے بالوں والی اس اداس لڑکی کے کمرے قدم رکھو تو تمہیں وہ گھٹنوں میں سر دیئے دکھائی دے گی۔

www.novelsclubb.com

تبھی سیاہ بالوں والی لڑکی اس کے برابر میں آ کر خاموشی سے بیٹھ گئی۔

"آپا آپ یہاں پر اس طرح کیوں بیٹھی ہیں"۔۔۔۔بسماء نے نرم لہجے میں سوال کیا جس پر سنبل جھکے سر کے ساتھ پھیکا سا مسکرا دی۔اس کو ان نرم لہجوں کی عادت نہیں تھی اور نا ہی تمنا۔

"بس یونہی!۔۔۔میری زندگی میں کسی بھی چیز کو کرنے کی وجہ نہیں ہوتی جانتی تو ہو تم"۔۔۔۔۔سنبل جھکے سر سے بولی۔کتنے آنسو تھے جو وہ ضبط کئے بیٹھی تھی۔اپنی حالت کو وہ بخوبی سمجھ رہی تھی۔اس کی رپورٹس نائمہ اس کو دکھا چکی تھی۔جس پر وہ غمگیں ہونے کی بجائے پر سکون دکھائی دیتی تھی۔

جبکہ بسماء نے اس کے دائیں جانب ایک سفید رنگ کی فائل رکھی دیکھی تھی مگر بسماء نظر انداز کر گئی۔یہ ایک نیا اضافہ جو تھا۔

"آپا آپ سے اگر ایک رشتہ چھینا گیا ہے تو آپ باقی رشتوں سے کیوں منہ موڑ رہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

آپ کے پاس بابا ہیں ہمدان ہیں زینیا ہے۔۔۔میں ہوں۔۔۔ہم سب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔آپ خود کو یوں بے وقعت مت کریں"۔۔۔۔۔بسماء نجانے کیوں یقین دلانے کو بولی۔

"بابا نے کبھی مجھے اپنی بیٹی سمجھا نہیں۔زینیا نے کبھی مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کیا۔ہمدان نے بڑی بہن کے طور پر عزت کی۔اور ایک تم تھی جس سے کوئی خون کا رشتہ نا ہو کر بھی گہرا رشتہ ہے۔لیکن اب مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں اس سب منظر میں مس فٹ ہوں۔میں ایک ایکسٹرا پرسن ہوں۔جس کی کسی کو بھی ضرورت نہیں ہے۔اسی لئے سوچتی ہوں کہ ماما کے ساتھ میں بھی چلی جاتی۔لیکن ہر شخص کے جانے کا وقت مقرر ہوتا ہے نا"۔۔۔۔۔بسماء کی جانب تائیدی نظروں سے دیکھا جبکہ بسماء ہونقوں کی طرح سنبل کا منہ تک رہی تھی۔

"آپا ایسے تو نا کہیں۔آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں۔مانتی ہوں جب ہمیں رستہ نہیں دکھائی دیتا ہے تو ہم ناامید ہو جاتے ہیں۔لیکن پھر ایسی راہ اللہ ہمیں دکھاتا ہے کہ ہمیں خود بھی یقین نہیں آتا ہے۔آپ کو بس وہ راستہ ڈھونڈنا ہے۔"۔۔۔بسماء سنبل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی بولی جس پر سنبل پھیکا سا مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

اس کی سرخ و سفید رنگت زرد ہو رہی تھی۔آنکھوں کے نیچے گہرے ہلکے تھے۔بسماء یہ سب دیکھ کر ٹھٹکی مگر ارحم کے رونے کی آواز پر نظر انداز کرتی باہر کو لپکی۔جب کہ سنبل نے بوجھل سانس خارج کی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔فائل کو اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کے بعد وضو کرنے کی غرض سے واشروم میں چلی گئی۔نماز وہ ہمیشہ سے سب سے الگ تھلگ اپنے کمرے میں ہی پڑھا کرتی تھی۔لوگوں کے سامنے وہ کیفیت اس پر طاری نہیں ہوتی تھی جو تنہائی میں ہوتی تھی۔

یہ منظر ایک ہسپتال کا ہے جس کے بیڈ پر پٹیوں میں جکڑا شخص آنکھوں زہر خندہ تاثر لئے اپنے سامنے موجود آدمی کو دیکھ رہا ہے۔

"میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں یہ سب نہیں کروں گا!۔۔۔آپ کی وجہ سے پوری یونیورسٹی کے سامنے میرا امیج خراب ہوا اور تو اور آپ کا سوکالڈ بھتیجا مجھے

اٹھا کر لے گیا اور میرا یہ حال کر دیا"۔۔۔۔حماد درشتی سے اپنے بازو ماتھے اور ٹانگوں پر بندھی پٹیوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

جبکہ سامنے بیٹھے سجیل شاہ کے چہرے کے تاثرات لفظ بھتیجے کے نام پر یکدم بدلے۔

"کون سا بھتیجا؟۔۔۔۔کس نے کیا اغواء تمہیں"۔۔۔۔۔سجیل شاہ کا لہجہ شاکی تھا۔جس پر حماد نے ناگوار نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔

"مسٹر سجیل علی شاہ آپ کے بھانجے باسط علی شاہ کی بات کر رہا ہوں جس کے باپ کو آج سے پانچ سال قبل آپ نے موت کے گھاٹ اتارا تھا"۔۔۔۔حماد کی بات پر سجیل شاہ کی رنگت متغیر ہوئی۔اپنا ماضی کا کارنامہ یوں کھلے عام سننا آسان کام نا تھا۔سارا طیش ایک جست میں ہی عود آیا تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور حماد کا پٹی میں جکڑا بازو دبوچ کر بولے۔"یہ بات آج تو تم نے کی ہے مگر آئندہ میں تمہارے

منہ سے نا سنوں۔ ورنہ تمہاری لاش چیل کووں کو بھی کھانے کے لئے نہیں ملے گی"۔۔۔۔ سجیل شاہ کی اس دھمکی پر حماد نے بے ساختہ جھرجھری لی۔

"میں آپ کو صرف بتا رہا تھا۔ بلیک میل نہیں کر رہا تھا۔ آپ غصہ تو نا ہوں"۔۔۔۔ حماد منمناتے ہوئے بولا۔ جس پر سجیل شاہ نے محض ہنکارہ بھرا۔

"ویسے آپ میری زینیا سے شادی کب کروا رہے ہیں۔ اب تو اس کے فائنلز ہونے والے ہیں"۔۔۔۔ حماد آنکھوں میں چمک لئے بولا جس پر سجیل شاہ نے تیز نظروں سے اس کو گھورا۔

"میں فی الحال اس موضوع پر بحث نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ سو خاموش رہو"۔۔۔۔ سخت حکمیہ لہجے میں کہتے وہ رخ بدل گئے۔ ان دونوں کو کچھ دیر کے لئے ہسپتال میں چھوڑ کر اگر تم اس فائیو سٹار ریسٹورنٹ میں قدم رکھو تو وہی ڈائی شدہ سنہری بالوں والی لڑکی اپنے ازلی حلیے میں دکھائی دے گی۔ میک اپ کی کئی تہوں میں چھپا چہرہ اپنی اصل شناخت کھو چکا تھا۔

"زینی میں نے تم سے کتنی مرتبہ کہا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو!۔۔۔میرے مام ڈیڈ نہیں ہیں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں تمہیں گھر نہیں لے جا سکتا"۔۔۔۔معارج علی لہجے میں شیرینی گھولے بولا جس پر زینیا نے تیز نظروں سے اس کو دیکھا۔

"ہماری شادی کو چار ماہ ہونے والے ہیں۔ان چار ماہ میں ایک بھی ایسا کام نہیں کیا تم نے کہ میں تم پر مزید اعتبار کروں۔فائنلز کے بعد میں خود بابا سے بات کروں گی ہمارے رشتے کی تم جیسے بزدل سے اس سب کی توقع رکھنا ہی بے کار ہے۔"۔۔۔۔۔کانٹے سے سیلیڈ کھاتے ہوئے زینیا بولی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اس کی اس بات پر معارج علی نے جبڑے بھینچے۔

"آخر کو تمہارا مسئلہ کیا ہے۔اگر مجھ پر بھروسہ نہیں تھا تو شادی کیوں کی مجھ سے جواب دو!۔"۔۔۔معارج علی آج صحیح معنوں میں ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔اس نے پورا ایک سال!۔۔۔۔لگایا تھا اس سب پہ۔مگر اب بھی کوئی فائدہ نا دیکھ کر جھنجھلا

اٹھا تھا۔ جبکہ زینیا اس کی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔ اپنی انہی محظوظ نظروں کو معارج علی پر ٹکائے وہ بولی۔

"تم نے تو کہا تھا کہ تم ساری عمر میرا انتظار کر سکتے ہو اب کیا ہوا؟۔۔۔ چار ماہ نہیں برداشت ہوا تم سے جواب دو"۔۔۔۔ زینیا کی بات پر معارج علی کے اوپر ٹھنڈا پانی پڑ گیا۔ وہ اپنی مہینوں کی محنت اپنے غصے کی نظر نہیں کر سکتا تھا۔ مانا زینیا آسان ہدف نا تھی مگر جب سب کچھ اس کے ہاتھ میں تھا تو یہ سب کر کے کھیل کو بگاڑنا بے وقوفی تھی۔ معارج نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں جانتا ہوں کہ میں نے یہ سب کہا تھا!۔۔۔ مگر تمہاری یہ بے اعتباری مجھے کھاتی ہے"۔۔۔۔ معارج لہجے میں یاسیت سموئے بولا۔

"ایک عورت کی معاشرے میں عزت اور ذلت دونوں اس کے گھر کے مرد کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور میرا اور تمہارا گھر ابھی بنا ہی نہیں ہے۔ ابھی تو بس تم نے اس کی

اینٹیں خریدی ہیں۔اس لئے ان محبت کی اینٹوں کو اعتبار اور عزت سے جوڑو۔اور میں تم پر خود سے زیادہ بھروسہ کرتی ہوں۔لیکن میری بھی اپنی کچھ مجبوریاں کچھ خدشات ہیں"۔۔۔۔۔زینیا رسانیت بھرے لہجے میں بولی تو معارج علی نے حیران نظروں سے اس کو دیکھا۔کیا یہ وہی بگڑی امیر زادی تھی جس سے وہ ایک سال پہلے ملا تھا۔اور اب یہ اس کے عشق میں ڈوبی اپنی سمجھ سے زیادہ سمجھدار باتیں کر رہی تھی۔جبکہ زینیا نے دوسری جانب ہاتھ کی مٹھی میں موجود کاغذ کو دیکھا کہ کہیں کچھ غلط تو نہیں بول دیا!۔

معارج علی نے ایک چور نگاہ زینیا پر ڈالی اور دل کو ٹٹولا کہ کہیں کوئی جذبہ تو نہیں اس کے لئے جس پر دل نے سرعت سے ناں کہا۔لیکن اس ضمیر نامی شے کا کیا جو اس کو بار بار اپنے اس فعل پر ملامت کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے!۔۔

www.novelsclubb.com

فائنلز کے بعد آفیشلی میں تمہیں لے کر جاؤں گا"۔۔۔معارج علی نے خود کو یہ کہتے سنا جس پر زینیا کا چہرہ کھل اٹھا۔

صالحہ اور تاشہ اس وقت مال میں شاپنگ کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔تاشہ کنفیوزڈ دکھائی دیتی تھی جبکہ صالحہ جھنجھلاہٹ کا شکار تھی۔

"تم نے اور کتنا گھومنا ہے؟۔۔۔دس جگہیں دیکھ لیں ہیں پر تمہاری ناک کے نیچے ایک بھی ڈریس نہیں آیا ہے"۔۔۔صالحہ غصے میں بولی جس پر تاشہ نے اس کو گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

"میری آج سے ایک مہینے بعد شادی ہے اور مجھے اسی کے لئے ڈریس سیلیکٹ کرنا ہے!۔۔۔دس جگہیں کیا میں تو پورا اسلام آباد چھان ماروں اپنے اسپیشل ڈے کے ڈریس کے لئے"۔۔۔تاشہ آنکھوں میں چمک لئے بولی۔جبکہ صالحہ نے کوفت زدہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔پھر اچانک اس کی نظر مال میں موجود

ایک سفید رنگ کی میکسی پر پڑی۔ لیکن پھر نظر انداز کرتی تاشہ کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

ایک جگہ پر تاشہ رک کر ڈریس دیکھنے لگی جبکہ صالحہ بے زاری سے اب اس کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا میں آپ سے کچھ دیر بات کر سکتا ہوں"۔۔۔۔اپنے عقب سے ابھرتی مانوس آواز پر صالحہ یکدم پلٹی۔ باسط کو اپنے سامنے موجود پا کر وہ حیران ہی تو رہ گئی تھی۔

"آپ۔۔آپ مجھے اسٹاک کر رہے ہیں"۔۔۔۔صالحہ بے یقینی و غصے کی ملی جلی کیفیات لئے بولی۔ جبکہ باسط نے اسٹاک کرنے والی بات پر اس کو ترچھی نظروں سے گھورا۔

"اور آپ کو یہ نیک خیال کہاں سے آیا کہ میں آپ کو اسٹاک کر رہا ہوں"۔۔۔۔باسط کے اس طرح پوچھنے پر صالحہ نے اس کو اچٹتی نگاہوں سے دیکھا اور بولی۔

"اس دن میری یونیورسٹی میں بھی مجھے گھور رہے تھے اور پھر یہاں اس مال میں جہاں پر آپ کا کوئی کام بھی نہیں ہے وہاں پر آپ مجھے بلا رہے ہیں۔اس کو میں اور کیا سمجھوں؟"۔۔۔۔۔صالحہ کے روانی سے بولنے پر باسط نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔اب اگر آپ نے مجھے یونیورسٹی میں مجھے دیکھ لیا تھا اور اس دن جو واقعہ وہاں پر پیش آیا تھا اسی کی بابت میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔امید ہے آپ مجھے سب سچ بتائیں گی"۔۔۔۔۔باسط بنا کسی بات کا اثر لئے بولا جس پر صالحہ اس کے لئے صرف ایک لفظ ہی سوچ سکی 'ڈھیٹ انسان'۔

"میں آپ کو کسی بھی بات کی جوابدہ نہیں ہوں!۔۔۔ایسے شخص کو تو بالکل نہیں جس کا کردار ہی مشکوک ہو۔اس لئے دوبارہ مجھے مخاطب کرنے کی کوشش مت کیجئے گا۔"۔۔۔۔صالحہ درشتی سے کہتی جانے لگی مگر باسط کے بولنے پر رک گئی۔

"جس یونیورسٹی میں آپ پڑھتی ہیں وہاں کے وائس چانسلر کا بیٹا میرا دوست ہے اور اس مال میں میرا اپنا شوروم ہے۔اب میرا خیال ہے کہ آپ کا شک ختم ہو گیا ہو

گا اور آپ میری بات کا جواب دینا پسند کریں گی"۔۔۔باسط ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا جس پر صالحہ ناچاہتے ہوئے بھی رک گئی۔

"جلدی کہیں جو کہنا ہے آپ نے"۔۔۔۔'صالحہ سرسری سے انداز میں بولی۔

"آپ کو اس رات حماد یزدانی ہی تنگ کر رہا تھا۔اور پھر یونی میں سب کے سامنے پرپوز کیا اس نے۔میں نے آپ سے اس دن بھی کہا تھا کہ اگر آپ کو کوئی پریشانی ہے تو بتادیں مگر آپ نے نہیں بتایا۔آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں"۔۔۔۔باسط نرم لہجے میں بولا جبکہ صالحہ نے اس کو شکی نگاہوں سے گھورا۔

"مجھے تنگ کرنے والا کا انجام آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔اس لئے دوبارہ میرا راستہ مت کاٹیے گا مسٹر باسط علی شاہ"۔۔۔صالحہ تنبیہی انداز میں کہتی پلٹ گئی جہاں سے تاشہ آرہی تھی۔جبکہ باسط منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑایا۔

"آئی بڑی ہٹلر کی اولاد"۔

"وہ ہینڈسم کون تھا صالحہ"۔۔۔تاشہ کیونکہ سارا منظر دیکھ چکی تھی سو اس لئے چہکتی ہوئی بولی۔

"کزن تھا میرا!۔۔۔"۔۔۔تین لفظی جواب۔لاپرواہ انداز۔

دور تک سیاہ آنکھوں نے کتھئی بالوں والی لڑکی کا تعاقب کیا تھا۔

سنبل کی طبیعت اچانک خراب ہونے کے باعث ہمدان اور بسماء اس کو ہسپتال لے آئے تھے۔ سجیل شاہ اس وقت حویلی میں موجود نہیں تھے اس لئے وہ معاملے سے بے خبر تھے۔

www.novelsclubb.com

سنبل زرد رنگت لئے ہسپتال کے بستر پر لیٹی تھی۔آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے پڑے ہوئے تھے۔

"سنبل آپا کی طبیعت کب سے خرانب ہے بسماء؟۔۔۔اور اس سب کے متعلق تم نے مجھے آگاہ کیوں نہیں کیا"۔۔۔۔ہمدان بسماء کو کٹہرے میں کھڑے کئے پوچھ رہا تھا جبکہ بسماء بے بسی سے بس لب کاٹے گئی۔

"بسماء میں تم سے کوئی ایٹم بمب کا فارمولا نہیں پوچھ رہا"۔۔۔۔ہمدان اب کے ٹھنڈے انداز میں طنز کرتا ہوا بولا جس پر بسماء نے اس کو گھورا۔

"میں نے آپا کو کل دیکھا تھا ان کی طبیعت خراب تھی۔لیکن پھر ارحم رونے لگ گیا اور میرا دھیان بٹ گیا۔اور اس کے کاموں میں فرصت ہی نا ملی مجھے کہ میں کچھ اور کروں۔اور آج آپا کو جب خون کی الٹی آئی تھی تو میں ان کے پاس بیٹھی تھی۔انہوں نے تب بھی مجھے کسی کو بتانے سے روک دیا۔اور اب جبکہ وہ ایک دم سے بے ہوش ہوئیں تو میں نے آپ کو فون کیا اور ان کو ہسپتال لے آئی۔

"ارحم کہاں پر ہے؟"۔۔۔۔ارحم کے ذکر پر ہمدان نے بے ساختہ سوال کیا جس پر بسماء مسکرا دی۔

"فکر مت کریں۔حوریہ آنٹی کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں۔۔۔فاخرہ آنٹی بھی ان کے ساتھ ہی ہیں۔"۔۔۔۔بسماء کا جواب سن کر ہمدان مطمئن ہوا۔اتنے میں سفید اوور آل میں ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا جبکہ ہمدان ڈاکٹر کو دیکھ کر ان کی جانب بڑھا۔ان کے چہرے کے تاثرات کسی انہونی کی اطلاع دے رہے تھے۔

"آپ کے پیشنٹ کی یہ حالت پچھلے دو سالوں سے ہے اور وہ کوئی ٹریٹمنٹ بھی نہیں کروا رہیں؟۔۔۔آپ اتنے بے خبر اور لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ڈاکٹر جبار چونکہ ان کے فیملی ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ ہمدان کے ماموں بھی تھے تو برہمی سے بولے۔ان کا یہ انداز بھی اظہار ناراضگی تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ماموں جان؟۔۔۔سنبل آپا کو کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ہمدان ناسمجھی سے بولا۔

"اس کو پچھلے دو سالوں سے بلڈ کینسر ہے اور وہ لاسٹ اسٹیج پر ہے۔وہ آپ لوگوں کے پاس صرف چند دنوں کی مہمان ہے۔آپ لوگوں نے ان کا علاج کیوں کرنا

کروایا؟۔۔۔۔اتنی بے خبری بن ماں کی بچی سے"۔۔۔۔۔جبار ہنوز برہمی سے بول رہے تھے جب کہ بسماءاور ہمدان دونوں یہ سن کر سکتے میں آ گئے تھے۔اوخدایاوہ پچھلے دو سالوں سے اس موزی مرض سے لڑ رہی تھی۔بسماء نے بے اختیار سوچا۔اس کی نظروں کے سامنے پین کلرز سے بھری دراز اور وہ سفید فائل گھومی۔اور سنبل کا زرد چہرہ۔بسماء کا سکتہ ہمدان کی آواز سے توڑا۔

"ماموں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔آپا بالکل ٹھیک تھیں ابھی کل آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"۔۔۔۔ہمدان بے یقین لہجے میں بولا۔اس کا دماغ ابھی بھی اس حقیقت کو پراسیس کرنے سے انکاری تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی تک ڈینیل فیز میں تھا۔

"میں یہاں پر کھڑے ہو کر جھوٹ کیوں بولوں گا۔وہ بھی ایسا جھوٹ جس کا مجھے کوئی فائدہ ہے نا نقصان"۔۔۔۔ڈاکٹر جبار کے ٹھنڈے طنز پر ہمدان کے کندھے ڈھیلے پڑے۔

وہ اب کہ مرے مرے قدموں سے اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا جہاں سنبل بستر پر نیم دراز تھی۔

"آپا۔۔۔یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔ پچھلے دو سالوں سے آپ اس اذیت سے دوچار تھیں اور کسی سے ذکر تک نا کیا۔اف تک نا کہا"۔۔۔۔ہمدان اس کے قریب بستر پر موجود تھوڑی سی خالی جگہ پر بیٹھتا بولا۔جبکہ سنبل یاسیت سے مسکرادی۔

"تم سب کو اگر بتا بھی دیتی تو تم کیا کر لیتے؟۔۔۔۔میری زندگی جتنی لکھی ہے میں اتنا ہی جیوں گی۔اس سے زیادہ تو ایک سانس نہیں لے سکتی ہوں میں"۔۔۔۔ سنبل نقاہت زدہ لہجے میں بولی۔

جبکہ ہمدان کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔

"آپا ایسے تو مت کہیں۔میں آپ کا اچھے سے اچھے ڈاکٹر سے علاج کرواتا۔اس ملک میں نا سہی کسی اور ملک میں اپنی ساری دولت لگا لیتا لیکن آپ کو ہوں تکلیف تو نا ہوتی"۔۔۔۔ہمدان نظریں سفید ٹائلز پر جمائے بولا۔جس پر سنبل مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

"ہمدان تم میرے چھوٹے بھائی ہو۔مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔بلکہ مجھے تو خوشی ہے کہ تم بابا کہ نقش قدم پر نہیں چلے اور نا ہی ان کی روایات کو اپنایا۔میری بس ایک یہی خواہش تھی کہ تم اور بسماء ایک ساتھ خوش رہو۔اس کو میری آخری درخواست، حکم یا نصیحت کچھ بھی سمجھ کر قبول کر لو۔بسماء سے کبھی بے وفائی نا کرنا۔میں اب مزید تم لوگوں کے درمیان نہیں ہوں گی۔میری جگہ کوئی اور لے لے گا لیکن مجھ جیسا نہیں ہو گا وہ۔اور بسماء بن ماں کے اکیلی بچی ہے۔باپ کی طرف سے بھی اس نے بہت دکھ دیکھیں ہیں۔اب یہ تمہارا فرض ہے کہ اس کو خوش رکھو۔"۔۔۔۔سنبل دھیمی آواز میں تسلسل سے بولتی جا رہی تھی جبکہ ہمدان سانس روکے اس کو سن رہا تھا۔

"آپا آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں۔آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ فکر مت کریں۔"۔۔۔ہمدان اب کہ سنبل کا ہاتھ تھامتا اس کو یقین دلانے کو بولا۔اس وقت سنبل کو وہ اٹھائیس سالہ لڑکا نہیں بلکہ آٹھ سال کا بچہ لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جو اللہ کی مرضی!۔۔۔تم فکر مت کرو۔۔۔اور جو باتیں میں نے کہیں ہیں ان کو یاد رکھنا"۔۔۔آواز میں نقاہت کا عنصر غالب تھا۔

سنبل کا ہاتھ ماتھے سے لگاتے ہمدان پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔جبکہ اس کے رونے پر سنبل ششدر رہ گئی۔

"کیا ہوا ہے تم اس طرح سے کیوں رو رہے ہو"۔۔۔سنبل اس کا کندھا جھنجھوڑتی ہوئی بولی۔

"آپا مجھے معاف کر دیں۔میں آپ سے اس قدر غافل رہا۔آپ اتنی تکلیف میں تھیں لیکن میں پھر بھی آپ پر غور نا کر سکا۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔میں آپ کا حق ادا نہیں کر سکا۔بچپن میں میں جب کبھی بیمار پڑتا تھا تو آپ راتیں میرے پاس جاگ کر گزارتی تھیں۔لیکن میں پچھلے دو سالوں میں ایک لمحہ بھی آپ کی تکلیف سے آگاہ نا ہو سکا"۔۔۔۔نم آواز میں ہمدان بولتا جا رہا تھا اور سنبل زرد چہرے کے ساتھ اس کی باتیں سن رہی تھی۔

"اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے میرے بھائی!۔۔۔۔تم یہ سب باتیں چھوڑ دو۔۔۔۔مجھے تم سے کوئی شکوہ شکایت نہیں ہے۔میں تم سے بہت خوش ہوں"۔۔۔۔سنبل تسلی آمیز انداز میں بولی۔

اس منظر کو یہیں روک کر ہم کچھ دہر کے لئے نعیم علی شاہ کے گھر میں قدم رکھتے ہیں۔

تو وہاں فاخرہ بیگم اور باسط آمنے سامنے دکھائی دیں گے۔فاخرہ بیگم کے چہرے سے خفگی کا عنصر نمایاں ہو رہا ہے جبکہ اس کے برعکس باسط جھنجھلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"امی جان آخر آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں میری بات کو!۔۔۔۔میں وہاں پر کس منہ سے جاوں گا یا کس رشتے سے"۔۔۔۔۔باسط کی بات پر فاخرہ بیگم نے اس کو تند ہی سے گھورا۔

"تم وہاں پر انسانیت کے ناطے سے چلے جانا!۔۔۔وگرنہ کم سے کم مجھے بچی کے پاس لے چلو تم مت ملنا"۔۔۔۔فاخرہ بیگم جانتی تھیں کہ اپنے بیٹے کو کس طرح قائل کرنا ہے۔ایک مرتبہ وہ اسے لے آئیں تو وہ ملے بغیر واپس نہیں جائے گا۔

سدرہ کچن میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔ایک ہاتھ کمر پر رکھے دوسرے سے ہنڈیا میں چمچ چلا رہی تھی جبھی جواد آکر کچن میں موجود میز کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔اور تھوڑی کو کہنی پر ٹکا کر اس کو دیکھنا شروع کر دیا۔اپنی پشت پر کسی کی نظریں محسوس کر کے سدرہ ڈرتے ڈرتے پلٹی۔جواد کو دیکھ کر سکون کی سانس خارج کی۔

"آپ تھے میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ نجانے کون ہے"۔۔۔۔سدرہ اب کہ رخ دوبارہ سلیب کی جانب کرتی بولی۔

"ایک تو آپ ڈرتی بہت ہیں جانم!۔۔۔آپ کے اس ڈر کا ایک ہی علاج ہے کہ آپ کو مینار پاکستان کی ٹاپ روف سے نیچے دھکا دے دوں"۔۔۔۔جواد محظوط کن مسکراہٹ لئے بولا جس پر سدرہ پوری کی پوری اس کی جانب گھومی۔

"تاکہ آپ دوسری شادی کر سکیں!"۔۔۔۔سدرہ کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ جواد گڑبڑا گیا۔وہ تو بس ایک معمولی سا مذاق کر رہا تھا پر یہاں معاملہ سنجیدہ دکھائی دیتا تھا۔

"کون کافر دوسری شادی کا سوچ رہا ہے۔۔۔میری دوسری، تیسری یا چوتھی جتنی بھی بار شادی ہوئی میں آپ سے ہی کروں گا آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔جواد مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"مجھے یقین ہے آپ پر!۔۔کہ آپ اپنا وعدہ نہیں توڑیں گے"۔۔۔۔سدرہ مان بھرے لہجے میں کہہ کر پلٹ گئی اور دھیان ہنڈیا کی طرف کر دیا۔

"اچھا میں سوچ رہا تھا کل ہفتہ ہے تو ہم لوگ امی لوگوں سے ملنے چلیں"۔۔۔۔جواد کے اس طرح پوچھنے پر سدرہ مسکرا دی۔

"آپ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے بیوی میں نہیں آپ ہوں"۔۔۔۔اتنا کہہ کر سدرہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔جبکہ جواد نے بلند آواز میں لاحول پڑھا۔

"کچھ بولتے ہوئے سوچا کریں یار۔۔۔میں مشورہ کر رہا تھا"۔۔۔۔جواد منہ بناتا بولا۔

"اوہ۔۔۔پھر ٹھیک ہے۔۔۔ہم آج شام میں ہی نکل پڑیں گے۔۔۔آپ آفس سے جلدی آجایئے گا"۔۔۔۔سدرہ اتنا کہہ کر اب چولہے کی آنچ دم والی کر کے پلٹی۔کھانے کی اشتہاء انگیز خوشبو سارے کچن میں پھیل گئی تھی۔

"کیا بنایا ہے آپ نے"۔۔۔۔جواد بے ساختہ پوچھ بیٹھا۔

"مٹن پلاؤ"۔۔۔۔سدرہ اتنا کہہ کر سلاد کاٹنے میں مصروف ہو گئی جبکہ جواد موبائل پر رنگ ہونے کے باعث اٹھ کر کچن سے باہر چلا گیا۔

ہسپتال کی راہداری میں تم واپس آؤ تو دیکھو گے وہ سیاہ آنکھوں والا نوجوان اس زرد چہرے والی لڑکی کے سامنے ایستادہ ہے۔

(بیٹا اس سے کوئی بھی سخت لفظ نا کہنا)

ماں کی نصیحت اس کو یاد آئی۔

"کیسے ہو"۔۔۔۔سنبل نقاہت زدہ آواز میں بولی۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔تم نے اپنا کیا حال بنا رکھا ہے"۔۔۔۔باسط کو اس کی اس حالت پر دکھ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جو قسمت میں لکھا تھا وہ ہو گیا۔ میرا تو ایسا کوئی ارادہ و اختیار نہیں ہے"۔۔۔۔ سنبل تکان زدہ سی مسکرا کر بولی۔ جبکہ باسط کو اس کا آج سے چھ سال پہلے کیا گیا اظہار محبت یاد آیا۔ کیا اس لڑکی کو حق حاصل نہیں تھا کہ وہ خوش رہے۔ باقی لڑکیوں کی طرح نارمل لائف گزارتی۔ دل نے فوری ہاں کی لیکن یہ سب باسط کے ساتھ ممکن نہیں تھا۔ کئی لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"مجھے معاف کر دینا اگر میری وجہ سے تمہارا دل دکھا ہو تو۔۔۔۔ میں نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔ میری مجبوری تھی"۔۔۔۔ باسط کی دھیمی آواز نے بوجھل خاموشی کو توڑا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں۔۔۔ درحقیقت کسی سے بھی نہیں۔ میری قسمت میں جو لکھا تھا وہ ہو گیا۔۔۔ لیکن میں دعا کروں گی کہ تم سب کی قسمت اچھی ہو۔ اور ہاں میں تم سے محبت کرتی تھی جو وہ یکطرفہ تھی۔ میں اس وقت ناسمجھ تھی جو

تمہیں خود کو چاہنے پر مجبور کرنا چاہتی تھی۔جبکہ میں جانتی تھی کہ محبت میں مجبور نہیں کیا جاتا ہے۔

اسی لئے تم کسی بھی قسم کا گلٹ لے کر مجھے الوداع مت کہنا۔ہلکے اور صاف دل کے ساتھ الوداع کہہ کر جانا مجھے۔"۔۔۔۔سنبل کی بات پر باسط نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر سرعت سے جھکا گیا۔

"میں اسٹریٹ فارورڈ قسم کا انسان ہوں سنبل!۔۔۔میں تمہیں کسی غلط فہمی میں رکھ کر تمہاری حق تلفی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اور کچھ قسمت کے کھیل ایسے ہیں کہ میں ان سب میں بری طرح سے الجھ کر رہ گیا ہوں"۔۔۔۔۔باسط متذبذب لہجے میں بولا۔

"میں جانتی ہوں تم اپنے بابا کے قاتل کو ڈھونڈ رہے ہو۔اور افسوس کے ساتھ جس دن سے مجھے یہ پتا چلا ہے کہ میرے بابا نے تمہارے بابا کا قتل کیا ہے اس دن سے میں تم سے تو کیا خود سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہی۔میری ماں کو تو انہوں نے

احساسات کی موت مارا ہی تھا۔ تمہارے بابا کو چند گز زمین کی خاطر!"۔۔۔۔ سنبل کے منہ سے یہ باتیں سن کر باسط ششدر ہی تو رہ گیا تھا۔ مطلب کہ وہ بھی اپنے باپ کا مکروہ چہرہ جانتی تھی۔ باسط شاک کی سی کیفیت میں اس کی کہی باتیں پرا سس کر رہا تھا۔

"میرے ساتھ انہوں نے جتنی بھی زیادتیاں کیں۔ میری جتنی بھی حق تلفیاں کیں اس کے بدلے میں ان کو معاف کرنے کے لئے صرف ایک بات ہی کافی ہے کہ وہ میرے والد ہیں۔ لیکن چچا کے قتل کا جرم نا قابل معافی ہے۔ جس کا وہ قصاص تک ادا کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اور میں چاہتی ہوں کہ تم قصاص لو اپنے والد کا۔۔۔ چاہے خون کے بدلے خون ہی کیوں نا ہو۔۔۔ کم سے کم میرے بابا اس جہاں میں گناہوں کے بوجھ تلے نہیں دبے ہوں گے مجھے یہ تسلی رہے گی۔ کیونکہ اس قصاص میں ہی ہم سب کی زندگی ہے۔"۔۔۔ سنبل بولتی جا رہی تھی اور

www.novelsclubb.com

باسط سانس روکے اس کو سنے جا رہا تھا۔ کئی لمحوں بعد جب وہ بولنے کے قابل ہوا تو صرف اتنا بول سکا۔

"تمہیں یہ سب کس نے بتایا"۔۔۔ سنبل سے زیادہ یہ سوال خود سے تھا۔ وہ راز جو وہ پچھلے پانچ سالوں سے سینے میں چھپائے پھر رہا تھا وہ اس کے سامنے یوں مجسم حقیقت بن کر کھڑا ہو جائے گا اس نے کبھی سوچا بھی نا تھا۔

"میں نے خود اپنے کانوں سے سنا تھا"۔۔۔ اب کہ سنبل کی آواز قدرے لڑکھڑاہٹ کا شکار تھی۔ اس کی سانسیں بھی تیز تیز چلنا شروع ہو چکی تھیں۔

"تم مت بولو تمہاری طبیعت خراب ہو رہی ہے میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"۔۔۔ باسط فوری طور پر باہر کی جانب لپکا جبکہ سنبل کی منہ کی بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی۔ درد کی شدید لہر پورے جسم میں سرائیت کر گئی تھی۔ گویا کسی نے جسم کو ٹکڑوں میں کاٹ دیا ہو۔ بے بس ہوتی وہ پیچھے کو ڈھے گئی۔ آنکھوں کے سامنے جاتے ہوئے باسط کا چہرہ تھا بس۔ اور پھر اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس نے

سانس لینے کی کوشش کی مگر لے نا سکی۔اور اک مغموم سی مسکان اس کے زرد چہرے پر پھیل گئی۔ڈاکٹر اب کہ کمرے میں آکر اس کا چیک اپ کرنا شروع ہو چکے تھے۔باسط سانس روکے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔یہ پہلی بار تھی جب اس نے شدت سے کوئی دعا مانگی تھی۔وہ بھی سنبل کے آنکھیں کھولنے کی۔لیکن بخت کا لکھا کون جانے!

ڈاکٹر نے اپنی جیب میں اٹکی چھوٹی ٹارچ باہر نکالی اور اس کے دونوں آنکھوں کے پپوٹوں کو باری باری کھول کر دیکھا اور پھر سفید چادر پیروں سے سر تک تان دی۔باسط ڈاکٹر کے یہ الفاظ سننے کے لئے وہاں نہیں رکا"شی از نو مور"۔۔۔اس کو اس وقت اکیلے رہنے کی ضرورت تھی۔اس کو شدید تنہائی چاہیے تھی۔جاتے جاتے وہ اس کو کیسی آگاہی دے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دور دور تک اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔سیاہ تارکول کی سڑک پر وہ بے مقصد چلتا جا رہا تھا۔اس کو اتنا بڑا راز جو چند لمحے پہلے معلوم ہوا تھا اس کو ڈائجسٹ کرنے کو وقت درکار تھا۔ سنبل کو گئے ایک ماہ ہونے کو آیا تھا۔وہ اس کے جنازے میں بھی شرکت نا کر پایا تھا۔ہر چیز ایک دھند میں لپٹ سی گئی تھی۔ جس کو چھٹنے میں ایک وقت درکار تھا۔وہ پر سوچ نگاہیں سڑک پر جمائے کھڑا تھا جب ایک سیاہ رنگ کی کار اس کے پاس آکر رکی۔وہ نیلی آنکھوں والا عمر ہشام تھا۔۔۔آنکھوں میں سرد تاثر لئے ہوئے۔

اس نے ایک سرسری سی نگاہ باسط پر ڈالی اور دروازہ کھولتا باہر نکل آیا۔دسمبر کی ٹھٹھرتی رات تھی اور باسط بنا کسی گرم لباس کے کھڑا تھا۔عمر آگے بڑھا اور بھوری لیدر جیکٹ اس کی جانب بڑھا دی۔باسط نے ایک نظر جیکٹ کو دیکھا اور پھر عمر کو!۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔صاف سیدھا انکار اس کے منہ پہ مارا۔اس پر عمر نے جیکٹ کو بازو پر ڈال لیا اور بالکل اس کے ساتھ جا کر اس کے برابر میں کھڑا ہو گیا۔

"میں جانتا ہوں تمہیں گلٹ ہے اس سب کا جو ہوا!۔۔۔لیکن اس گلٹ کے پیچھے تم اپنے مقصد سے پیچھے کیوں ہٹ رہے ہو"۔۔۔۔عمر کے لہجے کی سرد مہری آج غائب تھی۔آج وہ یہاں ایک دوست کی حیثیت سے آیا تھا۔

"میں نا تو اپنے مقصد سے پیچھے ہٹا ہوں اور نا ہی مجھے کسی چیز کا گلٹ ہے عمر ہشام علی"۔۔۔۔ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر اس کو میں کیا سمجھوں؟۔۔۔۔تم ہر چیز۔۔سے دور بھاگتے ہو۔۔۔پچھلے ایک ماہ سے اپنے گھر نہیں گئے نا کسی سے ملے!۔۔۔اتنے زیادہ دشمن ہیں تمہارے جو ہر وقت تمہیں گدھوں کی طرح نوچنے کو تیار ہیں۔لیکن تم اتنے لاپرواہ ہو کہ تمہیں

کسی چیز کا خوف نہیں"۔۔۔۔۔عمر فکر مند لہجے میں بولا۔وہ دونوں ایک وقت میں بہترین دوست تھے۔اور یہ دوستی وقت کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی جا رہی تھی۔

باسط نے بوجھل سانس خارج کی۔

"میری موت جب لکھی ہو گی تو وہ آ کر ہی رہے گی!۔۔۔چاہے میں ہزار نفری کے پہرے میں کیوں نا ہوں!۔۔۔اور اگر میری زندگی ہو گی تو چاہے سامنے ہزار مسلح افراد میرا قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں میرا بال بھی بانکا نہیں کر سکتے ہیں"۔۔۔۔باسط تکان زدہ لہجے میں بولا۔

"لیکن تم خود کو دیکھو!۔۔۔تم خود کو بے موت مار رہے ہو۔۔۔کوئی ایسے بھی بھلا کرتا ہے خود کے ساتھ"۔۔۔۔۔عمر اس کی بکھری حالت کو دیکھتا بولا۔

"میں تو اسی دن مر گیا تھا جس دن میری محبت اور میرا باپ مرے تھے۔۔۔اب کیسا بے موت مرنا"۔۔۔۔باسط پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے بولا جس پر عمر نے آنکھیں چھوٹی کئے اس کو دیکھا۔

"کیا مطلب؟۔۔۔تم سنبل سے محبت نہیں کرتے تھے"۔۔۔۔عمر کے سوال پر باسط مسکرا دیا۔

"نہیں میں سنبل سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔ناوہ مجھے اچھی لگتی تھی نا بری۔۔۔اس کے لئے میرے احساسات غیر جانبدار تھے۔میرا گلٹ اس کا یوں اس دنیا سے چلے جانا نہیں ہے بلکہ اس کا آشکار کیا ہوا راز ہے جس کا بوجھ اس قدر زیادہ ہے کہ میں برداشت نہیں کر پا رہا۔اگر میں اس بوجھ کو خاموشی سے کندھے پر لادے رکھتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ میری کھڑے ہونے کی طاقت ختم ہو جائے گی۔۔۔سینے میں اس قدر دباؤ ہے کہ دل پھٹنے کا خدشہ ہے۔۔۔۔لیکن دوسری جانب اگر میں چلا چلا کر حقیقت بیان کروں وقت سے پہلے تو میں اپنی سالوں کی محنت کو اپنے ان ہاتھوں سے برباد کر دوں گا"۔۔۔باسط بے تاثر لہجے میں بولتا اپنے ہاتھ عمر کے سامنے کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے میرا جائیداد کا حق چھین گیا۔۔۔میں خاموش رہا۔۔۔مجھ سے میری محبت چھین لی گئی میں خاموش رہا۔۔۔لیکن مجھ سے میرا باپ چھین گیا یہ میری برداشت میں نہیں۔۔۔۔میری خوشیوں کو آگ لگانے والا ایک ہی شخص ہے۔۔۔۔اور میں اس کو ایسی گہری چوٹ دوں گا کہ وہ پناہ مانگے دوبارہ ایسا کچھ بھی کرنے سے"۔۔۔۔باسط ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولتا جا رہا تھا۔

عمر خاموشی سے اس کو سن رہا تھا۔وہ یہ نا پوچھ پایا کہ ایسا کون سا بوجھ ہے جو اس کے کندھے اٹھانے سے انکاری ہیں۔وہ یہ نا پوچھ سکا کہ کس نے اس کی جائیداد چھینی؟۔۔۔کون اس کی محبت لے گیا۔۔۔اور کون اس کے باپ کو مار گیا۔۔۔۔ہاں وہ یہ سب پوچھنا چاہتا تھا لیکن اس وقت ان سوالوں کو پوچھنا احمقانہ رویہ ہوتا اور کچھ نہیں۔اور عمر ہشام احمقوں میں سے نہیں تھا۔بلکہ وہ ایک باشعور مرد تھا۔وہ جانتا تھا کہ اس کے دوست کو فی الوقت ایک سامع درکار ہے۔اور واقع

www.novelsclubb.com

میں زندگی میں کبھی کبھار ہمیں صرف ایک اچھا سننے والا چاہیے ہوتا ہے۔جو ہماری کچھ سنے اپنی کچھ سنائے۔لیکن ہمیں جج کرنا نا شروع کر دے۔

"بس مجھ سے ایک وعدہ کرو!۔۔۔اگر اس سب کے دوران مجھے کچھ ہو گیا تو تم میری آپا اور امی کا خیال رکھو گے۔۔۔ان کو میرے دشمنوں سے بچاؤ گے"۔۔۔۔۔باسط آس بھری نظریں عمر پر جمائے بولا۔

"تم ہم سب میں لمبے عرصے تک رہو گے!۔۔۔۔فکر مت کرو میں ان کا خیال پھر بھی رکھوں گا"۔۔۔۔۔۔عمر باسط کو یوں پریشان کھڑا دیکھ کر نا نا کر سکا۔

www.novelsclubb.com

ایک وقت تھا جب اس کا خون میں لت پت وجود لئے شہناز بے حال ہوتی ڈاکٹر زپر چلا رہی تھی۔اس کی چادر سر سے ڈھلکی ہوئی تھی اور کپڑوں پر جا بجا خون کے دھبے تھے۔

آنکھوں میں بھائی کے کھو جانے کا خوف اور اس کو اس حال میں پہنچانے والوں کے خلاف نفرت ہلکورے لے رہی تھی۔

ڈاکٹر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ اس کی جانب سرعت سے لپکی اور بولی۔

"آپ پلیز میرے بھائی کا علاج شروع کریں۔جتنے پیسے لگیں لگائیں بس میرے بھائی کو بچائیں"۔۔۔۔شہناز دیوانہ وار بول رہی تھی جبکہ ڈاکٹر نے نیم بے ہوش باسط کو دیکھا اور دوسری جانب شہناز کو۔

"میم یہ پولیس کیس ہے ہم ایسے"۔۔۔۔ابھی ڈاکٹر کی بات ان کے منہ میں تھی کہ شہناز نے اچک لی۔

"کیا پولیس کیس۔۔۔اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تھا تو آپ کا لائسینس تاحیات کینسل کروادوں گی۔۔۔سمجھے آپ۔۔۔۔ابھی مجھے جانتے نہیں ہیں۔۔۔اور یہ ہسپتال اس کو بھی آگ لگادوں گی۔۔۔"۔۔۔۔۔شہناز جارحانہ تیور لئے

www.novelsclubb.com

بولی۔ جبکہ ڈاکٹر نے گڑبڑا کر اس کی جانب دیکھا اور اسٹاف کو اشارہ کرتے ہوئے باسط کو آئی سی یو میں ایڈمٹ کروا دیا۔

شہناز اب کہ وہیں موجود بینچ پر بیٹھ گئی اور سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔ آخر یہ سب کیا ہو گیا تھا۔ اس کا باپ مر چکا تھا جس کی صف ماتم حویلی میں بچھی ہوئی تھی۔۔۔ اور اس کا چھوٹا بھائی مر رہا تھا۔

"نہیں"۔۔۔۔ اس نے بے ساختہ جھرجھری لیتے ہوئے سر کو نفی میں ہلایا۔ نہیں اس کا بھائی ابھی مر نہیں سکتا تھا۔ ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا۔ اس کو ابھی اور جینا تھا۔ کم سے کم قصاص لینے کے لئے۔ اسی ہسپتال میں عمر ہشام سے اس کی ملاقات ہوئی تھی اور اس کی آنے والی منزلوں میں وہ بھی شامل ہو گیا تھا۔

سدرہ اور جواد دونوں حویلی آئے ہوئے تھے۔ ہر ویک اینڈ پر وہ لوگ ملنے آتے تھے۔ بسماء ارحم کو ساتھ لئے آئی ہوئی تھی اور سدرہ سے محو گفتگو تھی۔

"وہاں اکیلی تم اکتا جاتی ہو گی نا سدرہ"۔۔۔۔بسماء سدرہ کو دیکھتے ہوئے بولی جس کی گود میں ارحم اٹھکیلیاں کر رہا تھا۔

"نہیں میں اکتاتی تو نہیں۔۔۔مگر یہاں آپ سب میں وقت گزار کر میرا ہفتہ اچھا گزر جاتا ہے"۔۔۔۔سدرہ ارحم کے بالوں کو بکھیرتی ہوئی بولی۔

"تو پھر تم یہیں رہ لیا کرو نا"۔۔۔۔بسماء اشتیاق بھرے لہجے میں بولی۔

"میں یہاں نہیں رہ سکتی ہوں۔۔۔۔کچھ لوگ ہیں جن کی وجہ سے میرا یہاں رہنا ناگزیر ہے"۔۔۔۔سدرہ اب کہ بدلے لہجے میں بولی جس نے بسماء کو بہت کچھ باور کروا دیا۔

www.novelsclubb.com

حوریہ بیگم سامنے بیٹھی اپنی ایک خالہ زاد سے محو گفتگو تھیں۔

"ماشااللہ سے ہمارے جواد کی شادی کو سال ہونے کو آیا ہے کوئی خوشخبری نہیں سنائی آپ نے"۔۔۔۔۔نوشین خالہ اتنا اونچا ضرور بولیں کہ آواز سدرہ کے کانوں تک بخوبی پہنچی۔یہ سنتے ہی اس کے جبڑے بھینچ گئے۔

"بس جب اللہ کی مرضی ہو گی تب خوشخبری بھی آجائے گی۔۔۔اس کے کاموں میں ہمارا کیا عمل دخل"۔۔۔۔حوریہ بیگم رسانیت بھرے لہجے میں بولیں۔

"ارے بھئی میرا مطلب ہے ہمارا یہاں تو ماشااللہ سے میری بہو نے آنے کے دو ماہ بعد ہی خوشخبری دے دی تھی۔۔۔میں تو بس اسی لئے پوچھ رہی تھی۔۔ورنہ مجھ کو کیا"۔۔۔۔نوشین بظاہر لاپرواہ انداز میں بولیں جبکہ سدرہ کا تر چہرہ مرجھا سا گیا۔بسماء نے بے بسی سے اس کو دیکھا۔اس کو یہ باتیں سنتے ہوئے یہاں چار سال سے زائد عرصہ ہو گیا تھا۔ارحم کی پیدائش سے قبل سب کے یہ سوالات تھے۔

'ہمیں تو لگتا ہے کہ سجیل شاہ پوتے کی آس لئے دنیا سے رخصت ہو جائیں گے'

اور اب جبکہ ارحم پیدا ہوا تب اس کے بعد کچھ یوں کہتی تھیں۔

'ایک بیٹے سے کیا ہوتا ہے۔دو تین ہوں۔جتنے زیادہ بیٹے ہوں اتنی عزت ہوتی ہے۔اب تو ارحم بھی دو سال کا ہوا جاتا ہے کیا دیکھ رہے ہیں یہ لوگ نجانے۔'

عورتوں کی چہ مگوئیاں اور ان کو برداشت کرتی بسماء۔مگر یہ ان کی خام خیالی تھی کہ سدرہ بھی برداشت کرے گی!

سدرہ ارحم کو نرمی سے گود سے اتارتی اٹھ کھڑی ہوئی اور حوریہ بیگم کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

"آنٹی ماشااللہ سے آپ کی بیٹی کی شادی کو چار سال ہو گئے ہیں سننے میں آیا ہے۔۔۔مگر بیچاری کے ہاں اولاد نہیں ہے"۔۔۔سدرہ سر کو دائیں سے بائیں ہلاتی افسوس والے انداز میں بولی۔

"میں ایک بہت اچھی ڈاکٹر کو جانتی ہوں وہ آپ کی اس معاملے میں مدد ضرور کرے گی!۔۔۔وہ جو پگڑی والے باباجی کے پاس آپ جاتی ہیں ناوہ صرف آپ کو لوٹیں گے ناکہ آپ کی مدد کریں گے"۔۔۔۔سدرہ آنکھوں میں شاطرانہ

چمک لئے بولی۔ماناوہ یہاں پر نہیں رہتی تھی مگر یہاں پر موجود ہر شخص کے متعلق بخوبی جانتی تھی۔

جبکہ اس کی بات سن کر نوشین کا ایک رنگ گیااور دوسرا آیا۔

"ارے ہم نہیں جاتے کسی بھی پیر بابے کے پاس بیٹا تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"۔۔۔۔۔نوشین ہڑبڑاتی ہوئی بولیں۔

"اچھا بہن اب میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے"۔۔۔۔نوشین اپنی چادر درست کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔اور اس کے جانے کے بعد ان تینوں کے قہقہے گونج اٹھے۔سدرہ تو ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔

"سدرہ مجھے بالکل تمہارے جیسی بہو چاہیئے تھی!۔۔۔جو لوگوں کو ان کی حیثیت بہت اچھے سے بتا سکے"۔۔۔۔۔حوریہ مسکراتی ہوئی بولیں۔

"ویسے مجھ میں ابھی تک اتنی ہمت نہیں آئی کہ میں ان سب کو جواب دے سکوں!۔۔۔۔تم تو واقع میں کمال ہو سدرہ"۔۔۔۔بسماء توصیفی انداز میں بولی۔

"بس کبھی کبھار مجھ سے جب برداشت نا ہو تو میں بول پڑتی ہوں"۔۔۔۔سدرہ عام سے انداز میں بولی۔ارحم ایک بار پھر اس کی گود میں آکر کھیلنا شروع کر چکا تھا۔

مبین شاہ کی موت کی خبر سب کے اوپر ایک صدمہ بن کر ٹوٹی تھی۔جواد تو اپنے حواسوں میں ہی دکھائی نا دیتا تھا۔مبین منزل پر صف ماتم بچھ سی گئی تھی۔

"بابا یوں اچانک مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں ہمدان"۔۔۔۔جواد ہمدان کو مخاطب کرتے خالی خالی لہجے میں بولا جس پر اس نے تھکی سانس خارج کی۔کوئی دلاسہ، کوئی تاویل یا نصیحت اس کے غم کو کم نا کر سکتی تھی۔کیونکہ آپ کے پیاروں کی موت کا صدمہ ایسا ہوتا ہے جس کا مرہم صرف وقت کے پاس ہے۔اور وہ مرہم بھی کیا ہوتا ہے ایسے ہی رہنے کی عادت۔

"جو اللہ کو منظور تھا وہ ہو گیا جواد!۔۔۔اس سب میں میرا اور تمہارا کوئی اختیار نہیں۔ان کی اتنی سانسیں لکھی تھیں جتنی وہ لے چکے تھے"۔۔۔۔ہمدان کے لہجے میں یاس شامل تھا۔

"مگر میرے بابا کی سانسیں چھینی گئی ہیں!

ان کا وقت پورا نہیں ہوا۔بظاہر ان کی موت قدرتی موت دکھائی دیتی ہے مگر ان کے جسم پر موجود زخموں کے نشان اس بات کی گواہی ہیں کہ ان کی سانسیں چھینی گئی ہیں۔اور یہ اللہ کو منظور نہیں تھا۔کسی بھی انسان کا قتل اللہ کی مرضی سے نہیں ہوتا۔برائی کی اجازت اللہ کی ذات کبھی نہیں دیتی۔"۔۔۔۔جواد سرد لہجے میں بولا جس پر ہمدان نے حیران ہو کر اس کی جانب دیکھا۔

"تم یہ سب اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو؟۔۔۔مبین انکل کی تو کسی سے دشمنی بھی نہیں تھی"۔۔۔ہمدان ابھی بھی یقین کرنے کو تیار نا تھا۔

"یہی تو مسئلہ ہے۔جو بھی ان کا دشمن تھا وہ چھپا بیٹھا تھا اور اس نے موقع دیکھ کر تاک کر وار کیا ہے۔لیکن میں اس تک۔بہت جلد پہنچوں گا۔اور اس کا کام تمام کروں گا"۔۔۔۔۔جواد اب کہ ایک عزم لئے بولا۔

"اچھا فی الحال چلو بابا کے پاس چلتے ہیں!۔۔۔۔انہوں نے بلایا ہے"۔۔۔۔۔ہمدان اتنا کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔جبکہ جواد نے اس کی پشت کو شکی نگاہوں سے دیکھا۔

اندر آؤ تو سجیل شاہ خاندان کے سب بڑوں کے بیچ پنچائیت لگائے بیٹھے تھے۔عورتیں ایک جانب تھیں جبکہ مرد دوسری جانب۔درمیان میں ایک پردہ بس حائل تھا۔کیونکہ اس مجمع میں خاندان کے دوسرے لوگ بھی شامل تھے۔

"جی چچا جان آپ نے طلب کیا تھا مجھے"۔۔۔۔جواد نے تمام آدمیوں کو دیکھا جو اس کی آمد کے منتظر تھے۔

ان سب میں پہلی صف میں باسط سجیل شاہ کے برابر میں بیٹھا تھا۔جواد کی آنکھوں میں حیرت در آئی مگر اس کو واضح نا کیا۔

"دیکھو جواد ہمیں بھی اپنے بھائی جان کی موت کا بہت دکھ ہے۔لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ اس گاؤں کے نئے سرپنچ کا فیصلہ کیا جائے"۔۔۔۔سجیل شاہ لہجے کو قدرے افسردہ بنائے بولے۔

(آنکھوں کے سامنے مبین شاہ کا مسکراتا ہوا چہرہ تھا۔جب وہ ان کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ان سے گلے مل رہے تھے)

"اس لئے اب ریت کے مطابق پرانے سرپنچ کی اولاد ہی نئی سرپنچ منتخب ہوتی ہے"۔۔۔اصول بتائے جا رہے تھے۔

(کیسے سجیل شاہ کے چہرے کے تاثرات بدلے اور ان میں سفاکی چھانے لگی۔انہوں نے جیب سے ایک نشہ آور انجیکشن نکالا اور مبین شاہ کے بازو میں اس

کی سرنج کو گھونپ دیا۔وہ حیرت سے ان کا چہرہ تک رہے تھے۔بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔)

"لیکن جو شخص سرپنچ منتخب ہوتا ہے اس کو سابقہ سرپنچ کا بھائی منتخب کرتا ہے۔اور اس سب کے لئے اس کے پاس اپنا وارث ہونا ضروری ہے"۔۔۔یہ پھینکا ترپ کا پتا۔

(نعیم بھائی کو تو جلد ہی رستے سے ہٹا دیا!۔۔۔آہ کیسی ڈھٹائی سے یہ شخص اپنے بھائی کو بھائی کہہ رہا تھا۔اس کا خون بھی دولت کی ہوس کو ختم نا کر سکی۔اب دوسرا بھائی اس کا نشانہ تھا۔

www.novelsclubb.com

مبین شاہ کی زبان گویا مفلوج ہو کر رہ گئی تھی!

ان کا دماغ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔سو وہ اس معاملے میں خوش نصیب تھے)

"اور چونکہ تمہارے پاس کوئی وارث نہیں ہے اس لئے تمہارے پاس دو ہی صورتیں بچی ہیں جواد بیٹا!۔۔۔یا تو سرپنچ بننے سے انکاری ہو جاؤ یا پھر!"۔۔۔جان بوجھ کر ڈرامائی وقفہ تشکیل دیا۔

(اب کہ سجیل شاہ نے زمین پر پڑا لکڑی کا تختہ زور زور سے مبین شاہ کے بے سدھ پڑے وجود پر مارا!

وہ اس سب سے بے خبر!

اور ایک نفسیاتی شخص اپنی نفسیات کا غلام بنا پاگل پن دکھا رہا تھا)

"یا پھر"۔۔۔اب کہ جواد کی سرد آواز ابھری۔

جس پر ایک لمحے کو سجیل شاہ بھی گڑبڑ گئے۔وہ جانتے تھے کہ ان کی کوئی بھی طاقت جواد کو سرپنچ بننے سے روک نہیں سکتی۔اور اس کی شک بھری سرد نگاہیں ان کا سکون غارت کرنے کو کافی تھا۔

(اب کہ سجیل شاہ مبین شاہ کے بے جان وجود کو گھسیٹ کر سیڑھیوں کی جانب لا رہا تھا۔

اور پھر ان کے ہوش و خرد سے بیگانہ وجود کو ماربل کی بنی سیڑھیوں پر لڑھکا دیا۔

ان کا وجود زمین پر ایک جھٹکے سے گرا اور خون کی باریک لکیر ان کے سر سے جاری ہو گئی۔ جس کے حجم میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا گیا۔ سجیل شاہ کی آنکھیں اب کہ چمک رہی تھیں۔ایسی چمک جو موت سے پہلے کی چمک ہو!۔)

"یا پھر میرا بیٹا ہمدان سرپنچ بن جائے کیونکہ اس کے پاس وارث موجود ہے۔"۔۔۔یہ بات سن کر وہاں موجود تمام لوگوں پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹا۔دوسری جانب بیٹھی عورتوں میں سدرہ کو آج اپنا آپ بے وقعت نا ہوتے ہوئے بھی بے وقعت لگا۔کتنی خوش تھی وہ یہاں آنے سے قبل!

شادی کے دو سال بعد نعمت خداوندی اس کی جھولی میں آئی تھی۔وہ اور جواد کتنے خوش تھے۔لیکن نہیں!۔۔۔ان کی خوشی کسی کو راس نہیں تھی۔اپنے باپ کی موت کے بعد سے جواد نے یہ بات اس کو نجانے کیوں چھپانے کا کہا۔

"پہلی بات یہ کہ سرپنچ ریت کے حساب سے میں ہی بنوں گا!

اللہ نے چاہا تو بہت جلد میرا وارث بھی آجائے گا!۔

اور آپ کو کچھ خدا کا خوف کھانا چاہیئے کہ میرے باپ کو مرے ابھی تین دن بھی نہیں ہوئے اور آپ پنچایت لگا کر بیٹھ گئے ہیں۔تین دن کا سوگ تو دین میں بھی موجود ہے نا؟"۔۔۔جواد ٹھنڈے لہجے میں بولا۔کاٹ دار نظریں سجیل شاہ پر جمائے۔

"ٹھیک ہے!۔۔۔بھائی جان کو گئے آج دوسرا دن ہے!

تم تین دن کا سوگ منالو پھر ہم فیصلہ کریں گے"۔۔۔

سجیل شاہ ایسے بولے جیسے کوئی احسان عظیم ہو۔بھائی کی موت کا سوگ مناتے کا یوں کہہ رہے تھے جیسے کوئی تہوار ہو۔

"میرا سوگ منانا آپ غارت کر ہی چکے ہیں۔سو آج ہی فیصلہ کریں!۔۔۔اور میرے باپ کی پگڑی میرے سر باندھیں"۔۔۔جواد کا حکمیہ انداز سجیل شاہ کو طیش دلا گیا۔

مگر پھر ایک احساس کے تحت ان کی آنکھیں چمکیں۔

"ٹھیک ہے!

کل صبح یہ رسم بھی ادا کر دی جائے گی۔"۔۔۔ان کے اتنی جلدی فیصلہ سنا دینے پر سب کو حیرت ہوئی تھی لیکن کوئی کچھ نا پوچھ سکا۔

اگلا دن سب کی زندگیوں میں کیا کیا تبدیلیاں لانے والا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

باسط چہرے پر متفکر تاثرات سجائے ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔ عمر کو کئی بار وہ کال کر چکا تھا لیکن بے سود!

اس کا موبائل سوئچ آف آ رہا تھا۔

اب کہ زیان پریشان سا اس کے پاس آیا۔

"سر شہناز میڈم کی لوکیشن ٹریس نہیں ہو پا رہی ہے!۔۔۔۔عمر سر کا بھی کچھ اتا پتا نہیں ہے؟۔۔۔۔اب کیا کرنا ہے"۔۔۔۔لہجے میں خالص فکر مندی شامل تھی۔

"میں نے کہا بھی تھا کہ سائے کی طرح ان کے ساتھ رہنا پھر بھی تم نے اتنی بڑی کوتاہی کی!

www.novelsclubb.com

آپا کو تو بعد میں ڈھونڈوں گا پہلے یہ بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں؟"۔۔۔۔۔باسط کڑے تیور لئے بولا جس پر زیان نے تکان بھری نگاہیں اس کے چہرے پر ٹکائیں اور بولا۔

"شہناز میڈم اور عمر سر کے خیر خیریت سے آنے کے بعد میرا ریزائننگ لیٹر ایکسیپٹ کر لیں۔ میں تھک چکا ہوں اس خونی کھیل سے"۔۔۔۔ تکان زدہ لہجہ! شل اعصاب!۔۔۔ مستقبل کے اندیشے۔ وہ تھک چکا تھا۔ آج نہیں تو کل اس کو یہاں سے جانا ہی تھا۔

"بالکل تم جیسے نااہل انسان سے اور کس چیز کی توقع کی جا سکتی ہے؟"۔۔۔۔ باسط طنزیہ بولا جس پر زیان نظریں جھکا گیا۔

"سایہ بھی اندھیرے میں ساتھ چھوڑ جاتا ہے!

میں تو پھر انسان ہوں"۔۔۔ زیان بس اتنا بولا اور وہاں سے چل دیا۔ جبکہ باسط کو اپنی تلخ کلامی کا احساس ہوا۔ لیکن اس وقت اس کی بہن اس کو سب سے پہلے چاہیئے تھی۔ باقی سب بعد میں۔

دوسری جانب اگر مبین منزل میں جھانک تو صالحہ اور سدرہ ایک کمرے میں آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔

"آپا مجھے تو۔ سمجھ نہیں آتی کہ سجیل چچا اتنے رنگ کیوں بدلتے ہیں۔ان کی آنکھیں مجھے کسی عام انسان کی نہیں لگتیں بلکہ کسی سیریئل کلر اور نفسیاتی مریض کی لگتی ہیں"۔۔۔صالحہ تلخی سے بولی جس پر سدرہ نے خاموش نگاہ اس پر ڈالی۔وہ کیا کہتی۔اس کے پاس خود اپنے سوالوں کے جواب نا تھے وہ بہن کے سوالوں کو کیا جواب دیتی۔

جبکہ باہر سے گزرتے جواد نے یہ تبصرہ سنا تو ضبط سے آنکھیں میچیں۔اور شدت سے دعا کی کہ جیسا وہ سوچ رہا ہے ویسا نا ہو۔ سجیل شاہ نے اس کو اپنے پاس حویلی بلایا تھا۔ان ہی کا فرمان سننے وہ وہاں جا رہا تھا۔

چند لمحوں کی مسافت اس نے ہوا کی تیزی سے طے کی۔اس کی کار حویلی کے باہر آ کر رکی تو ملازم نے اشارے سے لوہے کا سلاخ دار گیٹ کھولا۔کار کو پارک کرتے

وہ باہر نکلا تو آج سے دو سال۔ قبل اس ملک میں واپس آئے جواد سے قدرے مختلف تھا۔ کلین شیو چہرے پر اب ہلکی بڑھی داڑھی تھی!

شرارت اور ذہانت سے بھرپور آنکھیں اب کہ سنجیدہ اور سرد تاثرات کا مظہر تھیں۔اور اس کا دل گواہی دیتا تھا کہ اس جگہ کے مکین اس کی اس حالت کے ذمہ دار ہیں۔

جواد بھاری ہوتے دل کے ساتھ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ قدم خود بخود سجیل شاہ کی اسٹڈی کے سامنے آ کر رکے۔

اندر وہ کسی کتاب کے مطالعے میں منہمک دکھائی دیتے تھے یا محض اداکاری کر رہے تھے؟

گلا کنکھار کر اپنی جانب متوجہ کیا جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کو اندر آنے کو کہا۔

"چچا آپ نے یاد کیا تھا مجھے؟"۔۔۔بنا کسی تاثر کے ٹھنڈا لہجہ۔

"ہاں یاد کیا تھا میں نے اپنے بھتیجے کو!

وہ کیا ہے نا پنچائیت میں تمہارے سرپنچ بننے کا فیصلہ میں نہیں دوں گا!

کیونکہ تمہارے پاس کوئی وارث نہیں ہے۔

لیکن ہم کوئی درمیانی راہ نکال سکتے ہیں اگر تم چاہو تو"۔۔۔سجیل شاہ مسکراتے ہوئے بولے۔ان کی یہ مسکراہٹ اس وقت ان کے سازشی ذہن کی عکاسی کر رہی تھی۔

"اور وہ کیا ہے"۔۔۔بنا سوال جواب کے راہ جاننے کی کوشش۔

"اگر تم زینیا سے شادی کی حامی بھر لو تو پھر میں تمہیں سرپنچ بنا دوں گا۔

ویسے بھی یہ تو اس حویلی کی روایت ہے نا دو شادیاں کرنا۔ تمہارے لئے کوئی مشکل بھی نہیں ہو گی"۔۔۔۔ تیر سیدھا نشانے پر جا لگا تھا۔ جواد کے ڈھیلے نقوش اب کہ تن گئے تھے۔

"آپ شروع سے ہی مکاری دکھاتے آئے ہیں اور دکھا رہے ہیں۔ لیکن اب میں مزید آپ کو کسی بھی قسم کی مکاری نہیں دکھانے دوں گا!

یاد رکھئے گا میری بات۔۔۔ رہی بات میرے سرپنچ بننے کی اس سے آپ مجھے روک نہیں سکتے ہیں۔

اور زینیا اس سے تو میں شادی کا سوچوں بھی نا"۔۔۔۔ جواد غرانے والے انداز میں بولا۔

"شادی تو تمہیں کرنی پڑے گی!۔۔۔ ورنہ کوئی بھی تمہیں خود بخود نہیں آنے دے گا اس مقام تک!"۔۔۔۔ سجیل شاہ مطمئن سے انداز میں بولے۔

جبکہ جواد نے قہر برساتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ شادی میں فی الحال نہیں کروں گا!

ابھی مجھے کچھ وقت چاہیئے سب کو منانے کے لئے"۔۔۔۔جواد دماغ میں آنے والے خیال کو سنبھالتے بولا۔آنکھوں کا تاثر سرد ہی رکھا مبادا اس کے ارادوں کی خبر نا مل جائے۔

جبکہ سجیل شاہ اپنی بچھائی بساط کے کامیاب ہونے پر مسکرا اٹھے۔

جبکہ جواد واپسی پر سیدھا حوریہ بیگم کے پاس آیا اور سارا مسئلہ گوش گزار کی۔اپنا تمام تر منصوبہ ان کو بتا چکا تھا۔

"ٹھیک ہے بیٹا تم کر لو زینیا سے شادی!

www.novelsclubb.com

ویسے بھی انہوں نے ڈھلے چھپے لفظوں میں تمہارے ابو سے رشتہ مانگا تھا۔ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دو۔"۔۔۔حوریہ بیگم اداسی سے بولیں۔باہر کھڑی سدرہ نے یہ الفاظ سنتے ہی قدم اپنے کمرے کی جانب موڑ لئے۔

"امی۔۔۔آپ کو سب کچھ بتا چکا ہوں پھر بھی آپ ایسے کہہ رہی ہیں۔"۔۔۔جواد نے شاکی نگاہوں سے ماں کو دیکھا۔

"بیٹا میں نہیں چاہتی کے کسی کی بچی تمہارے منصوبے کا حصہ ہو!۔۔۔اگر سجیل شاہ کو اس سب سے خوشی ملتی ہے تو مل لینے دو"۔۔۔حوریہ بیگم تکان زدہ لہجے میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

جبکہ جواد نے تاسف بھری نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھا جن کو ان کے شوہر کی موت نے توڑ کر رکھ دیا تھا۔

نیلی آنکھوں والا مرد شدید برہم دکھائی دیتا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات قہر برسانے والے تھے۔

"شہناز علی شاہ کیسے غائب ہوئی؟۔۔۔تم لوگوں کا دھیان کہاں پر تھا ہاں؟۔۔۔جواب دو!

ہمارے مشن کا اتنا اہم رکن کل رات سے لاپتہ ہے اور تم لوگ اب اس کے نا ملنے کی تاویلیں دے رہے ہو!

آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی؟

مجھے وہ ہر حال میں آج شام تک زندہ اور صحیح سلامت واپس ملنی چاہیئے! ورنہ تم سب کی کھال ادھیڑ کر رکھ دوں گا"۔۔۔عمر تندہی سے گھورتے ہوئے بولا جس پر سامنے موجود تمام اہلکاروں نے بس 'جی سر کہنے پر ہی اکتفا کیا۔ہاتھ کے اشارے سے دفعان ہونے کو کہا اور خود شیشے سے بنی سلائیڈنگ ونڈو کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنکھوں کے سامنے اس کا مسکراتا ہوا چہرہ لہرایا۔ پھر اپنے دل کو ٹٹولا!

آخر کیا تھا جو اس کو اس قدر بے چین کر رہا تھا۔

اس کی فکر یا چاہت؟

نہیں سدرہ کے بعد اس کو کسی اور سے کیوں کر لگاؤ ہونے لگا؟

جبکہ دوسری جانب شہناز ایک تاریک کمرے میں بے سدھ پڑی ہوئی تھی۔ اس بات سے انجان کہ سب لوگ اس کی تلاش میں ہیں۔ باسط نے یہ بات فاخرہ بیگم سے چھپائی تھی اسی لئے وہ پر سکون تھیں وگرنہ وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتیں۔

www.novelsclubb.com

سدرہ کمرے میں بیٹھی زور و شور سے رونے کا شغل فرما رہی تھی جب جواد کمرے میں داخل ہوا۔ وہ جان گیا تھا کہ اس کی باتیں وہ سن چکی ہے اور ہمیشہ سے آدھی ادھوری بات کو لے کر رونے بیٹھ گئی ہے۔ اور اس وقت جواد شدید کوفت کا شکار

تھا۔سدرہ کو منانے کا وقت بالکل نہیں تھا اس کے پاس۔جبکہ سدرہ نے اس کو یوں کھڑا رہنے پر روئی روئی آنکھوں سے دیکھا۔ایک لمحے کو جواد نرم پڑا مگر اگلے ہی لمحے باپ کا چہرہ آیا تو ساری نرمی ختم ہو گئی۔

سوجھی ہوئی متورم آنکھون کے سنگ وہ جواد کو تک رہی تھی جو چند لمحے قبل شان بے نیازی کا مظہر بنا ہوا تھا۔"جواد میں کیا سن رہی ہوں یہ اپ زینیا سے شادی کیوں کر رہے ہیں"۔۔۔نم اواز میں شکوہ کنا لہجہ!

"یہ شادی میرے لیے نہ گزیر ہے بہت سی ایسی باتیں ہیں جو میں تمہیں ابھی نہیں سمجھا سکتا لیکن وقت آنے پر سمجھادوں گا اور ایسا بھی اس میں کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ یہ یہاں کی روایت ہے دو شادیاں کرنا"۔۔۔۔جواد بے پروا لہجے میں بولا وہ نہیں چاہتا تھا سدرہ اس کے خیالات کے متعلق اگاہ ہو جائے جبکہ سدرہ نے اس کو شاکی نگاہوں سے دیکھا۔

"جواد"۔۔۔دبی اواز میں غرائی۔"یہ سب آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھ سے وعدے کرنے کے بعد اب اپ یہ سب کر رہے ہیں مجھے اپ سے سب کی توقع نہیں تھی کتنا بھروسہ کیا میں نے کتنا اعتبار کیا اپ کا اپنے سارے خدشات کو پرے دھکیل کر اپ کا ساتھ قبول کیا لیکن اپ اپ میرے ساتھ کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔۔سدرہ چلانے والے اواز میں بولی جبکہ جواد کو اس پر ترس ایا کہ وہ کس حال میں تھی اور وہ اس کے ساتھ کیسا سلوک کر رہا تھا لیکن یہ چیزیں بھی ضروری تھیں بعد میں وہ اس کو منا ہی لے گا سمجھا ہی لے گا پر کیا وہ سچ میں اس کو منا لے گا سمجھا لے گا؟

"آپ نے تو مجھ سے وعدہ کیا تھا نا!۔۔۔کہ میرا ساتھ دیں گے ہر موڑ پر!۔۔۔پھر اب خود ہی کیوں منہ موڑ گئے ہیں آپ"۔۔۔۔۔سدرہ نم لہجے میں بولی جس پر جواد نے کندھے اچکا دیئے۔

"میں اپنی بات پر ابھی بھی قائم ہوں!۔۔۔۔تم بھی تو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔اب میرے گھر والوں کو وارث چاہیئے جو کہ تم مجھے دے نہیں سکتی ہو اس

www.novelsclubb.com

کے لئے مجھے دوسری شادی کرنا ہو گی"۔۔۔۔جواد اس کے رونے کی پرواہ کئے بغیر بولا۔

"مگر یہ بات آپ اور میں اچھے سے جانتے ہیں کہ ہماری اولاد ہونے والی ہے!۔۔۔۔مگر نجانے کیوں آپ اس بات کو سب سے مخفی رکھنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔سدرہ متذبذب لہجے میں بولی۔

"کیونکہ دوسری شادی کرنا اس حویلی کی روایت ہے!۔۔۔۔اور مجھے یہ ساری میراث چاہیئے۔۔۔بصورت دیگر میں عاق کر دیا جاوں گا"۔۔۔۔جواد پریشان کن لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے لئے یہ روپیہ پیسہ اپنی اولاد اور بیوی سے بڑھ کر ہے جواد!۔۔۔۔بہت گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں آپ"۔۔۔۔سدرہ متاسف لہجے میں بولی۔

"اولاد تو ملتی رہے گی!۔۔۔مگر جائیداد ہاتھ سے چلی گئی تو پھر نہیں ملے گی"۔۔۔۔اب کہ جواد خود غرضی کی حد کرتا ہوا بولا۔

"جواد!"۔۔۔سدرہ دبی آواز میں غرائی۔"آپ کے لئے یہ بچہ اتنا ارزاں ہے نا تو آپ کا اس پر سے ہر حق ختم ہے!۔۔۔اور آپ مجھے طلاق دیں گے!۔۔۔بلکہ طلاق کیوں اس پر تو آپ کو حق مہر کا کڑوڑوں روپیہ ادا کرنا ہو گا نا!۔۔۔میں خود آپ سے خلع لے لوں گی"۔۔۔۔۔سدرہ اپنی آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے بولی۔

جبکہ اس بات پر جواد کی آنکھوں میں غیض ابھرا۔اور وہ اک جست میں سدرہ تک آیا اور اس کو منہ سے دبوچ کر دھاڑا۔

"خبردار!۔۔۔جو اپنے اس منہ سے طلاق کا لفظ بھی نکالا تو جان لے لوں گا میں تمہاری"۔

جبکہ سدرہ دکھتے جبڑوں سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"آہ۔۔۔مجھے درد ہو رہی ہے"۔۔۔۔سدرہ بے بسی سے منمنائی جس پر جواد نے اس کو جھٹکے سے چھوڑا جس پر وہ اوندھے منہ پلنگ پر گر گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو

دی۔ جبکہ جواد پھنکارتا ہوا کمرے سے باہر چل دیا۔ جب کہ سدرا کو اس وقت اپنا گھر اور گھر والی شدید یاد آئے کتنی خوش تھی وہ اج سے دو سال پہلے اپنی زندگی میں لیکن اس حویلی میں اکر لوگوں کی باتیں تالنے کتنا کچھ اس کو سننا پڑا تھا لیکن وہ سب کچھ برداشت کرتی تھی مسکرا کر لیکن بس اب وہ نہیں ایک فیصلہ کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور الماری کی جانب بڑھ گئی۔

دوسری جانب ہمدان اپنے کمرے میں پریشانی سے ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا بسماء نے بھی اس کی پریشانی کو نوٹ کیا تھا مگر کچھ بول لینا وہ سوئے ہوئے اور ہم کو جو نیم سے جاگ رہا تھا تو پھر تھپکی دے کر سلانے لگ گئی اس کے کچھ نہ بولنے پر بسماء تجسس کے مارے بول پڑی۔ "کیا بات ہے حمدان آپ کیوں پریشان ہیں؟۔۔۔ آپ اپنی پریشانی مجھ سے شیئر کر سکتے ہیں۔۔۔" جبکہ حمدان میں تھکی تھکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔"

کیا بتاؤں تمہیں میں میری سب سے بڑی پریشانی بابا ہیں!۔۔۔نہ جانے وہ کیا چاہتے ہیں؟۔۔۔پہلے انہوں نے سنبل آپا کی باسط کے ساتھ رشتے کی بات کر کے ان کی زندگی تباہ کی!۔۔۔اب جواد!۔۔۔جب کہ سدرہ اور وہ اپنی زندگی میں خوش ہیں۔۔۔لیکن بابا!۔۔۔وہ چاہتے ہیں کہ جواد زینیا سے شادی کرے تب ہی وہ اس کو سرداری سونپیں گے اب تم بتاؤ کہ یہ بھلا کوئی بات ہے مانا کہ یہاں پہ دو شادیوں کا رواج ہے لیکن دو شادیوں کی جو پھوٹ ابھی تک ہمارے درمیان پڑی ہوئی ہے وہ ختم نہیں ہوئی دادا نے دو شادیاں کی جس کی نفرت بابا کے دل سے نہیں نکل رہی حالانکہ وہ دوسری جگہ پر تھے ان کی والدہ دوسری جگہ پر تھی لیکن میری بڑی دادو نے ہمیشہ ان کو عزت دیا مان دیا!۔۔لیکن وہ ہمیشہ ان کے خلاف سازشیں رچاتی رہی۔ایسے ہی بابا نے سب کے خلاف سازشیں رچائیں!۔۔۔نعیم چچا کو بھی انہوں نے جان سے مار دیا اور مجھے تو شک ہے کہ مبین تایا کو بھی انہوں نے ہی مارا ہے"۔۔۔ہمدان کے یہ سب بولنے پر بسماء حیران پریشان اس کو

www.novelsclubb.com

دیکھنے لگ گئی یہ انکشاف اس کے لیے بہت بڑا تھا۔"ہمدان"۔۔۔وہ ذرا کی ذرا بولی پھر اس کے کہے گے الفاظ کو دماغ میں دہرایا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا ایسا نہیں کر سکتے بابا چچا کو کیوں ماریں گے؟۔۔۔"۔۔۔بسماء کے بے یقین لہجے پر ہمدان اس کے برابر میں آ بیٹھا۔بوجھل ساتھ ہوا کے سپرد کی اور بولنا شروع کیا۔"نہر کے پاس والی زمینوں کے جھگڑے کے باعث انہوں نے نعیم چچا کو مارا میں اس وقت چھوٹا تھا بہت میں ان کو روک نہیں پایا لیکن مبین چچا کی جو حالت میں نے دیکھی اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ بھی بابا کا ہی کام ہے کیونکہ وہ نفسیات کے مریض ہیں اور وہ نہیں جانتے میں یہ سب راز جانتا ہوں وہ میرے بابا ہیں میں ان کو سو بار معاف کر سکتا ہوں لیکن وہ جن کا حق مار رہے ہیں یہ جن کو مار رہے ہیں وہ کبھی بھی ان کو معاف نہیں کریں گے اب تم بتاؤ میں کیا کروں وہ میرے بابا ہیں میں تو ان کے سامنے بھی نہیں کھڑا ہو سکتا اب صرف ایک بیوی کو اس کے حق اور مرتبہ دلوانے کے لیے وہ مجھے

www.novelsclubb.com

کتنا سناتے ہیں یہاں پر تو ان کے بھائی ہیں ان کا اپنا خون ہے مگر بابا کا خون تو سفید ہو چکا ہے ان سے کوئی بعید نہیں وہ مجھے بھی مار دیں"۔۔۔۔ہمدان کے بے بسی سے بولنے پر بسماء نے دہل کر اس کی جانب دیکھا۔

"اب ایسا تو مت بولیے اللہ نے چاہا تو آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ میرے اور ارحم کے ساتھ رہیں گے ایسی باتیں مت کریں میری تو پوری دنیا آپ کے ساتھ ہی ہے اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا؟"۔۔۔۔شکوہ کناں لہجہ!

جس پر ہمدان بسماء کے اس طرح بولنے پر دکھی دل سے مسکرا دیا۔کتنے دکھ دیے تھے اس نے اس لڑکی کو کتنا کچھ اس کے ساتھ کیا تھا لیکن یہ لڑکی پھر بھی اس کی سلامتی کے لیے دعا ہوتی ایک طرف اس کا باپ تھا جو اپنے بھائیوں کے خون کا پیاسا تھا اور اب ان کو مار کر ان کی اولادوں کی زندگیاں تباہ کرنے کے درپہ تھا۔ایک یہ لڑکی تھی کتنی معصوم تھی اتنی زیادتیاں برداشت کرنے کے بعد بھی خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔"تم بہت اچھی ہو بسماء!میں تمہارے قابل نہیں مجھے معاف

کر دینا!۔۔۔تمہارے ساتھ کی گئی زیادتیوں کے لیے"۔۔۔۔جبکہ بسماء نے اتنا سنا تو مسکرا دی۔

"آپ مجھ سے معافی کیوں مانگ رہے ہیں!۔۔۔۔جو ہمارے اپنے ہوتے ہیں ان کے بیچ میں معافی تلافی نہیں ہوتی صرف رویہ درست کرنا ہوتا ہے ایک دوسرے سے محبت کا رویہ اپنا کر ہماری ساری غلطیاں ختم ہو جاتی ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ اپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے۔"۔۔۔۔بسماء مسکراتی ہوئی بولی لیکن کمرے سے باہر کھڑے سجیل شاہ کے خرافاتی دماغ میں اب کہ ایک نئی سازش چلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

باسط کسی کام سے مال میں آیا ہوا تھا۔وہ یہاں کی سی سی ٹی وی فٹیج چیک کر رہا تھا کیونکہ شہناز آخری بار یہیں پر تھی۔نہ جانے وہ یہاں کیا کرنے آئی تھی اس کو تو

شاپنگ کا اتنا شوق بھی نہیں تھا!۔۔۔۔باسط نے سوچا یہ شاید اس کو کسی نے بلا کر ٹریپ کیا ہو!۔۔۔انہی سوچوں میں وہ گم تھا کہ اس کی نظر صالحہ پہ پڑی۔

صالحہ کے چہرے سے شدید برہمی عیاں تھی وہ اسی کی جانب آرہی تھی۔

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"۔۔۔۔

سخت لہجے میں وہ بولی جس پر باسط نے حیران ہو کر اس کو دیکھا۔"

مجھ سے بات کرنی ہے آپ کو؟"۔۔۔۔اس نے یقین دہانی کرنی چاہی۔صالحہ نے سر کو اس بات میں ہلا دیا جس پر باسط اس کے ساتھ آگیا۔وہ دونوں اب کیفٹیریا میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میرے ماما بابا اس وقت ملک سے باہر ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ ان کو یہ سب خبر ہو!۔۔۔۔جواد بھائی مجھے پہلے ہی ان پر شک تھا کہ وہ ایسا کچھ کریں گے وہ زینیا سے شادی کر رہے ہیں وہ شادی تو خیر اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے اس کو تو میں روک لوں گی

لیکن میری بہن کے جو آنکھوں میں آنسو آئے ہیں ان کی وجہ سے ان کا ان کو بدلہ چکانا پڑے گا میں ان کو اس چیز کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی"۔۔۔۔۔صالحہ روانی میں اپنی بات بول گئی جبکہ باسط حیران پریشان سا اس کو دیکھنے لگ گیا۔یعنی تو یہ بات تھی جو وہ جرگے میں بیٹھ کر سجیل شاہ نے کرنی تھی یعنی کل وہ یہ اعلان کرنے والے تھے۔اوخدایا! یہ کیا ہو گیا تھا ایک طرف اس کی بہن کی پریشانی تو دوسری طرف یہ سب وہ کیسے سب کے ساتھ لڑے؟

"میں اس سب میں کیا کر سکتا ہوں؟۔۔۔۔جواد اپنے تمام تر کاموں میں خود مختار ہے"۔۔۔باسط نے بے بسی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو صرف یہ کہنے آئی ہوں۔کہ مبین منزل پر میں قدم تب تک نہیں رکھوں گی جب تک جواد بھائی خود میری بہن سے معافی مانگنے نہیں آتے اور سجیل چچا کو خبر دے دیجئے گا کہ اگر وہ چاہتے ہیں ان کی عزت کا جنازہ سر عام نہ نکلے تو اپنے اس ناپاک ارادے سے باز آجائیں باقی اگر وہ باز نہیں آئیں گے تو ان کے لیے بھی

میرے پاس حل موجود ہیں اور ہاں آپ شہناز کو ڈھونڈ رہے ہیں میں یہ بھی جانتی ہوں اور آپ کو اس سب میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ مجھے یہ سب کیسے پتہ چلا میری دوست ہے جس کی بڑی بہن اس کی دوست ہے اسی نے مجھے بتایا کہ وہ لاپتہ ہے۔اور مجھے پتہ چلا کہ وہ آپ کی بہن ہے تو سوچا کیوں نہ اپ کی تھوڑی مدد کر دوں! یہ دیکھیں یہ شہناز کا بریسلیٹ ہے یہ مجھے اس مال کی بیک سائیڈ سے ملا تھا کیا پتہ وہاں پر آپ کے کام کی کوئی چیز موجود ہو"۔۔۔۔صالحہ اتنا کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بریسلیٹ ٹیبل پہ رکھ دیا باسط نے اس کو بے تاثر نگاہوں سے دیکھا۔وہ جانتا تھا اس۔فیور کے بدلے اس کو بھی فیور دینا ہو گی۔لیکن فی الحال یہ لڑکی کوئی مطالبہ نہین کرے گی وہ یہ بھی جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس وقت اس کے علاوہ اس لڑکی کو دیکھ کر کوئی خیال اس کے دماغ میں نہ آیا۔اس وقت اس کے لیے سب سے اہم اس کی اپنی بہن تھی باقی دنیا کہاں ہے؟کیوں

ہے؟اس سب سے اس کو کوئی سروکار نہیں تھا! باسط نے وہ بریسلٹ اٹھایا اور مڑ گیا۔صالحہ بھی اپنے راستے کو مڑ گئی۔

گھر پہنچ کر دیکھا تو سدرہ ہنوز خاموش بیٹھی ہوئی تھی کھانے کی ٹرے لا کر اس کے سامنے رکھی۔

"آپا تھوڑا سا تو کھا لیجیے اگر اپ ایسے کریں گی تو آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی"۔۔۔صالحہ نرم لہجے میں بولی۔سدرہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"جواد میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں"۔۔۔۔سدرہ کی نم آواز پر صالحہ کا دل چاہا جواد کو الٹا لٹکا دے۔

www.novelsclubb.com

"آپا آپ مت روئیں آپ اپنا خیال رکھیں یہ شادی تو میں نہیں ہونے دوں گی لیکن آپ کچھ نہیں کریں گے اب جو بھی کروں گی وہ میں کروں گی!۔۔۔اور ماما بابا کو بھی کچھ نہیں بتائیں گی! سجیل چچا اور ان کا مکروہ کھیل ختم ہونے کا وقت آ چکا ہے وہ سب نہیں جانتے کہ میرے پاس ان کے کون کون سے راز ہیں اور ان کے راز مجھے

دینے والا کون ہے! لیکن آپ کسی سے اس بات کا ذکر بھی نہیں کریں گے اور آپ کے ایک ایک انسو کا بدلہ میں لوں گی اور اپ اپنے آنسو مت بہائیں۔ کسی بے وفا شخص کے لیے آنسو بے مول کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"۔۔۔صالحہ اتنا بولتی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ سدرہ نے بھی بے دلی سے چند لقمے زہر مار کیے۔صالحہ اب لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی دکھائی دیتی تھی سکرین پر کچھ فائلز لوڈ ہو رہی تھیں۔ایک فائل جس میں زینیا کا نکاح معارج علی سے ہو رہا تھا۔مانا کہ وہ اس کا یونیورسٹی میں سینیئر تھا لیکن سینیئرز کے راز بھی اس کے پاس موجود ہوتے تھے لوگ خود آکر اپنے راز اس کو تھماتے تھے اور معارج علی تو ویسے بھی اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینا چاہتا تھا سجیل شاہ سے سو اس کی بیٹی کے ساتھ شادی اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا۔اسی لیے اس نے یہ ویڈیو صالحہ کو فراہم کی تھی صالحہ نے وہ ویڈیو یو ایس بی میں سیو کی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔اگلا دن سجیل شاہ کی تباہی کا دن تھا ہر جانب سے اس پر گھیرا تنگ تھا اور اس بات سے بے خبر وہ اپنے جیت کے نشے میں مگن تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی زینیا نے جواد سے اس کے شادی کی خبر سنی اس کے تو ہاتھ پیر پھول گئے۔ وہ ہانپتی ہوئی اپنے باپ کے کمرے میں آئی اور بے یقین لہجے میں بولی۔

"بابا آپ جواد سے میری شادی کیسے رکھ سکتے ہیں۔۔؟ جب کہ آپ جانتے ہیں کہ اس کی سدرہ سے شادی ہو چکی ہے آپ مجھے اندھے کنویں میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ آخر کیا میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں یا آپا کی طرح آپ میری زندگی کو بھی خراب کریں گے۔۔۔۔"زینیا شکوہ کرتی ہوئی بولی جب کہ سجیل شاہ جو نرم تاثرات چہرے پر سجائے بیٹھے تھے ایک دم سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چہرے کا رنگ سرخ ہونا شروع ہو گیا۔

"یہ مت بھولو کہ تم کس کے سامنے کھڑی ہو! اپنے باپ کے سامنے کھڑی ہوں اور تم میری چہیتی بیٹی صرف اس لیے ہو کیونکہ تم میرے ہر فیصلے کو مانتی ہو جس دن تم نے میرے کسی سے بھی فیصلے سے انحراف کیا اس دن تم میری چہیتی بیٹی کی لسٹ

میں سے نکل جاؤ گی اور اگر تم جواد سے شادی نہیں کرنی تو شوق سے نہ کرو پھر مجھ سے کوئی امید مت رکھنا کہ میں تمہارے کسی بھی کام آؤں گا"۔۔۔۔زینیا نے بے یقین نگاہوں سے اپنے باپ کی جانب دیکھا یعنی کہ اس کی بڑی بہن سچ تھی اس کا ہر دعوی سچ تھا اس کا باپ صرف اور صرف اپنا مفاد چاہتا تھا اس کو اپنی اولاد سے کوئی سروکار نہ تھا ابھی زینیا یہی سب سوچ رہی تھی کہ سجیل شاہ ایک مرتبہ پھر بولے۔

"جواد سے شادی کر کے یہ پوری شان و شوکت تمہاری ہو گی سدرہ تو اس کو کوئی اب تک خوشی دے نہ سکی اس کا وارث تم میں سے ہو گا اور تم یہاں کی ملکہ بن کر رہو گی"۔۔۔۔۔ سجیل شاہ اپنے مستقبل کا حسین نظارہ پیش کرتے ہوئے بولے جب کہ زینیا تلخی سے مسکرا دی۔

"ہاں اور اس سلطنت کی غلام ملکہ کہلاؤں گی میں جس کی ڈور آپ ہلائیں گے!۔۔۔آپ جو کہیں گے وہی ہو گا۔۔۔آپ جو نہیں کہیں گے وہ نہیں ہو گا۔۔۔"۔۔۔۔آج تو جیسے زینیا ساری راز کھول دینے پر آئی ہوئی تھی دل

www.novelsclubb.com

کے۔جب کہ سجیل شاہ نے کوئی جواب نہ دیا اور رخ موڑ لیا جس کا مطلب تھا کہ اب وہ یہاں سے جا سکتی ہے زینیا نے بھی مزید خود کو یہاں کھڑا رہنا بیکار سمجھا اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے اپنا موبائل تلاشا پاس ہی بیڈ پر اس کا موبائل پڑا نظر آیا۔موبائل کا لاک کھولا اور معارج علی کو کال ملائی۔دوسری بیل پر کال اٹھا لی گئی۔

"ہیلو کیسی ہو تم مجھے تو لگا تھا اس ایک مہینے میں تم مجھے بھول جاؤ گی لیکن تمہیں تو دوسرے دن میری یاد ستانے لگی۔۔۔"معارج چہکتی ہوئی آواز میں بولا۔

"معارج تین سال ہو رہے ہیں ہمارے نکاح کو لیکن تم نے اب تک کوئی سٹیپ نہیں لیا بابا میری شادی کے بات جواد سے طے کر چکے ہیں اگر اب بھی تم نے کوئی سٹیپ نہ لیا تو پھر مجھے ہی کوئی قدم اٹھانا ہو گا اور میں جانتی ہوں اس میں میری اور میرے بابا کی بدنامی ہو گی لیکن میں نکاح پر نکاح نہیں کر سکتی"۔۔۔۔معارج نے جب یہ سب سنا تو اس کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ رینگ گئی۔"میری جان تم

فکر کیوں کرتی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں میں ہر کام میں تمہاری مدد کروں گا بس تو مجھ پر بھروسہ رکھو میں کل ہی سب کے سامنے آکر تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔"معارج اس کو تسلی دینے والے انداز میں بولا جبکہ کل کا لائحہ عمل طے کرنے کا وقت آچکا تھا اب وقت آچکا تھا کہ سجیل شاہ اپنے تمام گناہوں کا جواب دے وہ بھی پوری دنیا کے سامنے! وہ گناہ جو وہ ایک عرصے سے دنیا کی نظر سے چھپ کر کرتا آرہا تھا لیکن ہر گناہ کا ایک گواہ ضرور ہوتا ہے۔ہر قتل کا ایک شاہد ضرور ہوتا ہے!۔۔۔ہر عمل کا بدلہ ضرور ہوتا ہے لیکن نہ جانے کیوں انسان بھول جاتا ہے کہ اس دنیا میں ہی اس کو اس کے کیے کی سزا ضرور ملتی ہے آخرت کا حساب تو بعد کی بات ہے ایسے ہی سجیل شاہ اپنی دنیا و آخرت دونوں بھلائے بیٹھے تھے وہ نیکی کو بھول کر برائی کے راستے پر چل بیٹھے تھے دولت کے لالچ نے ان کی انکھوں پر ہوس کی پٹی باندھ دی تھی اور اپنی اسی ہوس کے ہاتھوں وہ اپنی جان بھی دے بیٹھے تو ان کو اس کا غم نہ ہوگا۔پچھتاوا تو انہوں نے سیکھا ہی نہ تھا اولاد کیا ہوتی ہے

www.novelsclubb.com

اس کے حقوق کیا ہوتے ہیں یہ تو انہوں نے سیکھے ہی نہ تھے انہوں نے صرف اپنی حکمرانی کرنی سیکھی تھی اپنی بات کو اول درجہ دینا سیکھا تھا اور ظالم حکمران کی تو آخرت میں بھی بخشش نہیں وہ اس بات کو بھول چکے تھے لیکن ظالم کی رسی دراز ضرور ہوتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ناجب کھینچتی ہے تو اس کو سنبھلنے کا موقع تک نہیں ملتا وہ اتنے دھیرے سے کھینچی تھی کہ اس کو اس کی دھمک تک محسوس نہیں ہوتی پر شکن جاز کے گلے میں اپ پڑتا ہے۔

صالحہ کے بتائی ہوئی جگہ پر باسط گیا۔ وہاں پر کوئی قابل غور چیز اس کو نہ ملی جبکہ دوسری جانب عمر بھی اس کو ڈھونڈنے کے لیے کوشاں تھا! وہ دن رات ایک کیے ہوئے ہر جگہ اس کو تلاش کر رہا تھا اس کی لاسٹ لوکیشن والی جگہ پر بھی گیا مگر کوئی سراغ نہ ملے ہر جگہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی چھان ماری۔ ایک مشکوک فٹیج پر اس نے اس کو ریوائنڈ کر کے دیکھا تو سیاہ کپڑوں میں شہناز ملبوس نظر آئی۔ پھر کیا تھا

بس اس پورے علاقے کو چھان مارا۔اب سامنے موجود صرف یہ ایک پرانا سا بوسیدہ سا گھر ہی تھا۔ باسط کو وہ پہلے یہاں آنے کا کہہ چکا تھا اس گھر تک پہنچتے پہنچتے باسط بھی پہنچ چکا تھا۔

"ہاں پتہ چلا کچھ "۔۔۔ باسط سامنے گھر پر نظریں جمائے بولا۔

"نہیں پورا علاقہ چھان مارا ہے ابھی تک تو کچھ نہیں پتہ چلا"۔۔۔ عمر نے نفی میں سر ہلایا جبکہ باسط نے بوجھل سانس خارج کی۔ یہ گھر ان کی آخری امید تھا فی الحال باسط اگے بڑھا اور گھر کا دروازہ توڑ ڈالا جو ایک جھٹکے سے ہی ٹوٹ گیا اندر شدید تعفن پھیلا ہوا تھا وہ دونوں ناک پر ہاتھ رکھ کے آگے بڑھے۔ باری باری تمام کمرے چیک کیے۔ آخر والے کمرے میں شہناز بے سدھ، ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی ہوئی تھی۔ باسط تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور اس کو سیدھا کیا۔اس کے ماتھے پر زخم کا نشان تھا پاس ہی اس کا موبائل ٹوٹی ہوئی حالت میں موجود تھا باسط نے حیرانگی سے عمر کی جانب دیکھا اور عمر بھی کھڑا تھا۔

"تم جانتے ہو یہ سب کس نے کیا ہے؟۔۔۔" باسط نے مشکوک نگاہوں سے اس کو دیکھا۔ جبکہ عمر نے اس کی نگاہوں میں شک کو ابھرتا دیکھا تو اس کو تکلیف ہوئی لیکن نظر انداز کر دیا۔

"نہیں میں کیسے جانتا ہوں گا؟۔۔میں تو خود پچھلے تین دنوں سے ڈھونڈ رہا ہوں شہناز کو لیکن یہ یہاں پہ ملی ہے چلو تم اس کو گھر لے جاؤ مجھے نکلنا ہے ٹیم کو لے کر کیونکہ وہ لوگ ایک مرتبہ پھر سے ان لوگوں پر حملہ کرنے والے ہیں اور میں نہیں چاہتا اس مرتبہ بے گناہ لوگوں کی جانے جائیں"۔۔۔۔عمر اتنا کہتا پلٹ دیا جبکہ باسط شہناز کو لے کر ہاسپٹل چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اب کی نیلی آنکھوں میں سنجیدہ تاثرات کے ساتھ ساتھ سرد قہر برپا تھا اپنے مطلوبہ مقام پر پہنچنے کے بعد اس نے اپنی تمام نفری اس بنگلے کے ارد گرد پھیلا دی اپنے دشمن کی شاہ رگ کو پکڑ کر مارنے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے سجیل شاہ کچھ لمحے پہلے ہی یہاں سے نکلے تھے۔یہاں کے ایک ایک راستے کو وہ حفظ کر چکا تھا چور راستے

بھی اور آزاد راستے ہر جگہ پر موجود ہوتے ہیں۔بس ان کو ڈھونڈنے کی دیر ہوتی اور کبھی کبھی انہی چور راستوں میں آپ کی نجات ہوتی ہے۔دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا ہوا اندر کی جانب بڑھا سامنے موجود گھر محل نما شیشے کی طرح تھا۔بیش بہا کمرے قطار در قطار بنے ہوئے تھے لیکن اس کو ان کمروں میں جانے کی کوئی ضرورت پیش نہ آئی۔وہ جانتا تھا وہ شخص اس کو کس کمرے میں ملے گا۔اپنے مطلوبہ کمرے تک پہنچ کر وہ رکا!ڈور ناب گھمائی اور اندر داخل ہو!سامنے ہی وہ شخص سفید رنگ کا کلف لگا سوٹ پہنے رعونت سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا ہوا تھا۔عمر کو دیکھ کر وہ شخص گڑبڑا گیا اس کے تو سامنے ہونے کی اس نے امید بھی نہ کی تھی یہ کہاں سے آگیا؟عمر کو دیکھ کر اس کے تاثرات یوں تھے جیسے اس پر کوئی ناگہانی آفت نازل ہو گئی ہو۔

"عمر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"۔۔۔۔وہ بے یقین لہجے میں بولا۔جیسے اپنی بات کی یقین دہانی چاہتا ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں پر تم سے حساب لینے آیا ہوں تم نے جتنے بھی معصوم لوگوں کی زندگیاں برباد کرنی تھی کر چکے ہو۔۔۔ لیکن اب مزید اور کی نہیں جتنے بھی لوگوں کے اعضاء بیچنے تھے بیچ چکے ہو!۔۔ارے کس پیسے کی کمی تھی تم نے ہم دونوں دوست تھے نا لیکن مجھے نیکی کا درس دیتے دیتے تم خود بھول گئے آخر کیوں شہروز تم مجھ سے چھ سال بڑے تھے لیکن ہمیشہ میں تمہیں دوست نہیں بڑا بھائی مانا اور تم نے یہ سب کیا!۔۔۔مجھے شرم آتی ہے کہ میں نے کبھی تم سے کوئی تعلق رکھا۔۔۔"عمر یاسیت سے بولا جبکہ شہروز کے چہرے پر وہی شیطانی مسکراہٹ رہنے گئی۔

www.novelsclubb.com

"اب جب کہ سچ کھل چکا ہے حقیقت عیاں ہو چکی ہے تو پھر مجھے تمہارے سامنے بھی اچھا بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔شہروز نے اتنا بولتے ساتھ ہی اس کی بازو میں فائر کر دیا جس پر عمر نے ایک لمحے کو تکلیف سے آنکھیں میچیں۔خون کا

فوارہ اس کے بازو سے نکلنا شروع ہو چکا تھا۔خود وہ کراہتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانا شروع ہو چکا تھا۔

"دیکھو تم سے تو اتنی سی تکلیف برداشت نہ ہوئی مجھے نہیں سمجھ آتی ایجنسی والوں نے کیا سمجھ کر تمہیں یہ مشن سونپ دیا! وہ بھی مجھے پکڑنے کا! شہروز داڈارک سٹار آف انڈرورلڈ کو کیا سمجھا تھا؟۔۔۔ سمجھ نہیں آئی مجھے ویسے۔خیر تم میرے دوست ہو چھوٹے بھائیوں کی طرح تمہیں میں زیادہ بری موت نہیں دوں گا ایک لمحے میں تمہارا کام تمام کر دوں گا اور فکر مت کرو میں تمہارے اعضاء نہیں بیچوں گا دوستی کا اتنا پاس رکھنا تو مجھے آتا ہے۔۔۔۔" شہروز مسکراتا ہوا بولا ابھی وہ مزید کچھ کرتا اس سے پہلے ہی سائرن کی آواز آئی اس نے گڑبڑا کر دیکھا ارد گرد۔اس سے پہلے کہ وہ بھاگتا کئی اہلکار کمرے میں گھس آئے۔اس کو جکڑ لیا گیا اور اس کے ہاتھوں پر ہتھکڑیاں پہنائی گئی۔اب کے اس کو وہ لوگ باہر لے جا رہے تھے میڈیا والے بھی پہنچ چکے تھے۔اس شخص کو پکڑنا اتنا آسان نہ تھا لیکن عمر کی انتھک اور

www.novelsclubb.com

دن رات محنت کے باعث ہی ممکن ہوا تھا۔کچھ اہلکار عمر کو اٹھا رہے تھے۔خون کافی بہہ چکا تھا جس کے باعث اس پر نقاہت طاری ہو گئی تھی کچھ دیر بعد عمر کو ہاسپٹل میں شفٹ کر دیا گیا تھا ڈاکٹر اس کی مرہم پٹی کر کے جا چکا تھا اور اس کو نیند کا انجیکشن لگا دیا تھا کیونکہ وہ تو کسی صورت آرام کرنے کو تیار نہ تھا وہ ہر صورت شہناز کو دیکھنا چاہتا تھا نہ جانے کیوں؟اتفاق سے باسط بھی شہناز کو اسی ہاسپٹل میں لے کے آیا ہوا تھا جس میں عمر ایڈمٹ تھا۔کچھ دیر بعد شہناز کو ہوش آیا تو باسط اس کی جانب بڑھا۔

"آپا کہاں پر تھیں آپ۔۔۔؟آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا"۔۔۔۔وہ خوفزدہ لہجے میں بولا اس وقت 2423 سالہ نوجوان کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا۔بلکہ کوئی تین سالہ بچہ لگا جو اپنی بڑی بہن میں اپنی جائے پناہ ڈھونڈ رہا ہو۔شہناز اداسی سے مسکرا دی۔"باسط میں کہیں پر بھی نہیں تھی! میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گی۔میں نہیں تو میری باتیں میری یادیں تمہارے

ساتھ رہیں گی۔یہ مت سمجھنا کہ ہم کبھی الگ ہوں گے ہم بہن بھائی ہیں ہمارا خون ایک ہے اگر کبھی میں کہیں پر چلی بھی جاؤں یا تم دور ہو لیکن ہم لوگ ایک ساتھ رہیں گے "۔۔۔شہناز اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولی۔جب کہ باسط بھی مسکرا دیا۔

"لیکن مجھے یہ تو بتائیں آپا کہ آپ وہاں پر کرنے کیا گئی تھی؟۔۔۔اس کے ابھی بھی حیرانی کم نہ ہوئی تھی کہ آخر ایسی جگہ پر شہناز کا کیا کام جس علاقے میں وہ کبھی گئے بھی نہ تھے۔شہناز اداسی سے مسکرادی جانتے تو ہو تم سجیل چچا کو یہ سب انہی کے کام ہیں وہ مجھے راستے سے ہٹانا چاہتے تھے کیونکہ وہ جواد کی سدرہ سے شادی کروانا چاہتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔ان کی بہت بڑی کمزوری میرے ہاتھ پہلے ہی لگ چکی ہے بس اب یہاں سے مجھے تم جلدی ڈسچارج کرو کل کا دن میں مس نہیں کر سکتی صالحہ بھی آرہی ہے ہم دونوں مل کر ان کا گیم اینڈ کریں گے۔شہناز اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ کو دیکھ کر بولی جس پر باسط مسکرادیا۔

www.novelsclubb.com

"آپا ویسے اسی دن کے لئے میں آپ کو کہتا تھا زیان کو اپنے ساتھ لے کر جایا کریں کم سے کم وہ آپ کو پروٹیکٹ نہ بھی کرے مجھے یہ تو بتائے گا کہ آپ ہیں کہاں پہ؟اب تین دنوں سے آپ لاپتہ تھیں۔"۔۔۔۔باسط اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا جب صالحہ سے اس کو ساری بات پہلے ہی معلوم ہو چکی تھی مگر وہ اپنی بہن کے سامنے یہ بات عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"چلیں میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں آپ کی چوٹ تو زیادہ گہری نہیں ہے آپ کو جلدی ہی ڈسچارج کر دیں گے۔اب میں ذرا عمر کو دیکھ لوں"۔۔۔۔باسط اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا جب کہ عمر کے نام پر شہناز ایک دم سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"عمر۔۔۔۔عمر کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟"۔۔۔شہناز کے اس طرح سوال کرنے پر باسط مسکرا دیا۔

"جس سرغنہ کو ہم پکڑنے کے لیے دن رات جتے ہوئے تھے وہ پکڑا گیا ہے لیکن عمر تھوڑا زخمی ہو گیا ہے"۔۔۔باسط اس کو ریلیکس کرنے کے لیے بولا۔جس پر شہناز نے فکر مندی سے اس کی جانب دیکھا۔

"اس کو زیادہ چوٹ تو نہیں لگی نا"۔۔۔۔شہناز فکر مندی سے بولی۔جس پر باسط نے نفی میں رہلایا۔

"کیا میں اب اس سے مل سکتی ہوں"۔۔۔۔اس کے یوں پوچھنے پر باسط نے اپنا سر ہاں میں ہلا دیا اور اس کی ڈرپ کی جانب دیکھا۔'یعنی کہ جب یہ ختم ہو جائے تب وہ اس سے مل سکتی ہے'جس پر شہناز پیچھے کو ہو کر بیٹھ گئی اور باسط کمرے سے باہر چلا گیا۔

جس وارڈ میں عمر کو رکھا گیا تھا باسط اس طرف چل پڑا اس کہ کمرے میں داخل ہوا اور اس کے بازو پر بندھی پٹی کو دیکھا چہرے کا رنگ زردی مائل ہو رہا تھا۔

"لگتا ہے کافی خون بہہ گیا ہے"۔۔۔باسط نے من ہی من میں سوچا۔

"فکر مت کرو مروں گا نہیں میں چاہے سارا خون بہہ جائے میرا"۔۔۔۔عمر ایک دم سے بولا جس پر باسط نے حیران نظروں سے اس کو دیکھا۔

"تم۔۔۔

تمم جاگ رہے تھے مجھے لگا تم سو رہے ہو"۔۔۔۔

باسط اپنی حیرانی پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"ہاں میں سوتے ہوئے تمہاری دماغ میں گھس گیا تھا اور تمہاری سوچیں پڑھ رہا تھا"۔۔۔۔عمر تپانے والے انداز میں بولا۔

"بازو پر گولی کھانے کے باوجود بھی تمہاری مستی نہیں گئی۔عمر ہشام علی"۔۔۔۔

باسط نے اس کو اس کے سر نیم کے ساتھ بلایا تو عمر ہنس پڑا۔

"یہ چھوٹی موٹی چوٹیں تو ہم لوگوں کو لگتی ہی رہتی ہیں تم اپنی سناؤ شہناز کیسی ہے اس کو ہوش آگیا"۔۔۔۔اور باسط نے اس کے سوال پہ حیران نظروں سے اس کو

دیکھا خود زخمی ہونے کے باوجود وہ ابھی بھی اس کی بہن کے متعلق پوچھ رہا تھا اس کی خیریت دریافت کر رہا تھا۔ باسط کو اس پر شک کرنے پر افسوس ہوا اور اس کی آنکھوں میں افسوس کو عمر پڑھ چکا تھا لیکن ظاہر نہ کیا۔ "ہاں وہ ٹھیک ہے۔ اسی ہاسپٹل میں ہے لیکن اس کو ابھی ڈرپ لگی ہوئی ہے وہ تو تمہیں دیکھنے آنا چاہ رہی تھی لیکن میں نے اسے ڈرپ مکمل ہو لے پھر آجانا۔ تمہارا بہت بہت شکریہ آپا کو بچانے کا اب باقی سب کو ہم نے دیکھنا ہے میں جانتا ہوں تم زخمی ہو لیکن یہ بھی ضروری ہے۔ باسط اتنا چند لمحے رکا اور پھر سے بولنا شروع کیا۔

"شہروز کو تم پکڑ ہی چکے ہو۔ سجیل شاہ کا سارا کھیل تمام ہو چکا ہے لیکن ابھی وہ اس سب سے بے خبر ہیں اور کل کے لیے بس جواد اور زینیا کی شادی کا اعلان کریں گے اور تم جانتے ہو ہمیں کل کے دن کے لیے کیا کرنا ہے۔ آپا بھی ہمارا ساتھ دیں گی کل کے دن اور پھر ہم سب اپنی زندگیوں میں پر سکون ہو جائیں گے "۔۔۔۔ باسط اطمینان کے ساتھ بولا مگر نہ جانے کون جانے انے والا کل کیا لے کر آئے گا۔

www.novelsclubb.com

کچھ اور نہ بن پڑا تو زینیا ہمدان کے کمرے میں آئی بسماء کو ایک نظر دیکھا اور پھر رخ ہمدان کی جانب موڑ لیا۔

"بھائی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے! پلیز آپ میرے ساتھ آئیں گے کیا؟"--

--ہمدان کو اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ ہمدان نے ایک نظر بسماء کو دیکھا جس پر اس نے بھی سر اثبات میں ہلا دیا۔تو ہمدان کمرے سے باہر چلا آیا۔اب وہ دونوں برابر چلتے جا رہے تھے زینیا اپنی بات کے لیے الفاظ تلاش رہی تھی پھر ہمت مجتمع کر کے بولی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں اس سے پہلے سب کچھ ہاتھ سے نکل جائے!۔

--"زینیا کے اس طرح بولنے پر ہمدان پریشان ہوا کہ ایسی کونسی بات ہے جو زینیا کرنے میں جھجھک رہی ہے؟---اس سے قبل ہمدان اس کی بات کا جواب دیتا سجیل شاہ وہاں پر آ گئے۔

"حمدان مجھے تم سے کچھ کام ہے بیٹا میری بات سنو گے---!"---جبکہ زینیا کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے-

"بابا مجھے بھائی سے کچھ ضروری بات کرنی ہے کیا آپ دس منٹ کے لیے انتظار کر سکتے ہیں---؟"---جس پر سجیل شاہ نے اس کو کڑے تیوروں سے تکا-

"اپنے بھائی سے بات بعد میں کرنا! مجھے اس سے زیادہ ضروری کام ہے- چلو حمدان ہمیں اسی وقت نکلنا ہے"---اتنا کہہ کر سجیل شاہ حمدان کو اپنے ساتھ لے گئے جبکہ زینیا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اپنے بھائی کو آخری بار دیکھ رہی ہے- بے اختیار اس کے دماغ نے یہ سائن دیا لیکن پھر اپنی سوچ کو جھٹک کر وہ واپس اپنے کمرے کی جانب چل دی اور آنے والے کل کا انتظار کرنے لگی جبکہ دوسری جانب بسماء حمدان کے واپس نہ آنے پر پریشان ہو کر کمرے سے باہر آئی-اور پوچھتے پوچھتے وہ ان تک پہنچ گئی سجیل شاہ کے چہرے کے تاثرات اس کو خطرے کا الارم دے رہے تھے۔

ارحم کو وہ زینیا کے پاس چھوڑنے آئی۔

"زینیا کیا تم کچھ دیر کے لیے ارحم کو اپنے پاس رکھو گی؟---"---بسماء متذبذب لہجے میں بولی۔جس پر زینیا مسکرا دی۔

"کیوں نہیں میں اپنے پیارے بھتیجے کا دھیان کیوں کر نہیں رکھوں گی!---

"اور ارحم بھی جا کر اپنی پھوپھو سے لپٹ گیا۔

"اچھا میں نا تھوڑی دیر کے لیے جا رہی ہوں۔ابھی آجاؤں گی۔اگر مجھے دیر ہو جائے تو کال کر کے پوچھ لینا یا میں تمہیں خود ہی کال کر دوں گی"---اس طرح کہہ کر بسماء باہر کی جانب بڑھ گی۔اور کچھ دیر بعد جو سانحہ اس کی آنکھوں کے سامنے وقوع پزیر ہونا تھا وہ تو شاید اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

"بابا یہ آپ مجھے کہاں پر لے کر آئے ہیں؟"----حمدان حیرت زدہ لہجے میں بولا۔ جس پر سجیل شاہ کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ ابھری۔

"فکر مت کرو!---کچھ ہی دیر میں تمہیں سب پتا چل جائے گا---"-- سجیل شاہ کا لہجہ سمجھ سے باہر تھا-ہمدان نے نا سمجھی سے اپنے باپ کی جانب دیکھا کہ آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے-ان کی گاڑی انجان رستوں پر دوڑتی جا رہی تھی-اس کے پیچھے ہی ایک سفید رنگ کی گاڑی ان کا تعاقب کر رہی تھی- سجیل شاہ اس سب سے بے خبر تھے- جبکہ ہمدان تذبذب کا شکار تھا-

ان کی گاڑی ایک پرانے فیکٹری ایریا میں آ کر رکی-

"بابا آپ مجھے یہاں پر کیوں لائے ہیں؟-"--ہمدان کو اب کہ اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی-

www.novelsclubb.com

سجیل شاہ مسکراتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلے اور فیکٹری کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئے- ہمدان بھی خاموشی سے ان کی معیت میں اندر کی جانب بڑھ گیا-ان کے اندر کی جانب بڑھنے کے کچھ لمحوں بعد بسماء بھی وہاں پہنچ گئی تھی-

وہ دھیرے دھیرے اطراف میں نگاہ دوڑاتی آگے بڑھتی جا رہی تھی-چند قدم چلنے کے بعد اس کو باتوں کی آواز آئی-

سامنے کا منظر دیکھ اس کا دل دہل گیا-ایک آدمی شدید زخمی حالت میں کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا-اس کے ایک طرف ہمدان جبکہ دوسری جانب سجیل شاہ کھڑے تھے-

"پہچانو اس کو!---کون ہے یہ؟"---سجیل شاہ نے ہمدان کی جانب رخ کر کے کہا جس پر ہمدان نے ان کو اچھنبے سے دیکھا-

بسماء نے ان کی بات پر غور کیا اور اس آدمی کو اسکین کرنا شروع کیا-اور منظر اس کے دماغ میں ابھرا اس نے فوری اس کی نفی کی-

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"---بسماء سرگوشیانہ آواز میں بڑبڑائی۔

ہمدان نے بھی نا سمجھی سے سجیل شاہ کی جانب دیکھا-

"کون ہے یہ شخص بابا؟---اور یہاں اس حال میں کیوں پڑا ہے؟"---ہمدان نے ناسمجھی سے بولا-وہ ابھی بھی حیران پریشان سا تھا-وہ جانتا تھا کہ اس کا باپ ایک قاتل ہے-لیکن اپنے اعمال یوں اس کے سامنے پیش کرنے کی کیا وجہ پیش آئی؟

"غور سے دیکھو اس شخص کو!---چلو میں تمہاری مشکل آسان کر دیتا ہوں!---یہ شخص تمہارا باپ ہے!---اس سے بدلہ لینے کی خاطر میں نے اتنے سال تمہیں اس سے دور کیا تھا!"---- سجیل شاہ سفاک لہجے میں بولے جس پر ہمدان کو اپنی سماعت پر شک کا گمان ہوا!

بسماء نے بھی کرب سے آنکھیں میچ لیں-

آخر یہ ساری پریشانیوں نے اس کا گھر ہی کیوں دیکھ لیا تھا؟

"بابا آپ مذاق کر رہے ہیں نا؟"----ہمدان نے اپنے بے یقین لہجے کی یقین دہانی چاہی-جبکہ سجیل شاہ نے عجیب نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا-اس سے پہلے ہمدان کچھ سمجھتا سجیل شاہ نے اپنی جیب میں سے ریوالور نکالا اور اس کا رخ کرسی پر

www.novelsclubb.com

بندھے آدمی کی جانب کر کے فائر کھول دیا- گولی سیدھی اس کے سر میں پیوست ہو گئی- جس پر اس آدمی کا سر ایک جانب کو ڈھلک گیا- بسماء پھٹی پھٹی نگاہوں سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی-

ہمدان بھی حیرت سے کبھی اس آدمی کے خون میں لت پت وجود کو دیکھتا تو کبھی سجیل شاہ کی جانب دیکھتا۔

"بابا یہ کیا-- کیا کیا آپ نے؟---آپ کیسے کسی شخص کو اتنی سفاکی سے مار سکتے ہیں"---- ہمدان لڑکھڑائے لہجے میں بولا-

"یہ شخص بد قسمتی سے تمہارا باپ تھا اور تم اس کے بیٹے!---باپ کو تو میں نے ٹھکانے لگا دیا اب بیٹے کی باری ہے!"---حد درجہ سفاک لہجہ--!

ہمدان تو اس انکشاف پر ششدر سا کھڑا تھا!

مطلب کہ سجیل شاہ نے اس کے ساتھ مذاق نہیں کیا تھا اس کی زندگی نے اس کے ساتھ مذاق کیا تھا۔

اف خدایا وہ کتنے عرصے سے بے وقوف بنتا رہا اور اس کو احساس تک نا ہوا!

احساس زیاں کے تحت اس کی آنکھیں سرخ ہونا شروع ہو چکی تھیں۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ اتنے سفاک نکلیں گے"----چلاتا--فریاد کرتا لہجہ۔

اپنے باپ کو نا بچا سکنے کا دکھ!

اس کو اگر دیکھا بھی تو اس کی آخری سانسوں پر اس حال میں۔

"ہاں میں اس سے بھی زیادہ سفاک ہوں!---ابھی تم نے میرا اصل چہرہ دیکھا ہی کب ہے!

www.novelsclubb.com

اب تمہاری باری ہے اپنے باپ کے پاس جانے کی!"--- سجیل شاہ ریوالور کا رخ اس کی جانب کر دیا۔

یہ منظر دیکھ بسماء کے ہاتھ پیر پھول گئے۔

آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا وہ کیسے روکے اس سب کو۔

ارد گرد نگاہ دوڑائی اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی گولی چلنے کی آواز پر اس کا دل دہل کر رہ گیا۔

سامنے ہی ہمدان کا بازو خون سے رنگنا شروع ہو چکا تھا۔

سجیل شاہ سفاکیت سے مسکرا رہے تھے۔

ان کے چہرے سے کہیں سے بھی اس بات کا شبہ نہیں پڑتا تھا کہ وہ انسانوں کی صف میں شامل ہیں۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے وہ مزید کوئی کاروائی کرتے پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آواز گونجی۔

سجیل شاہ نے اک نظر ہمدان کو دیکھا جو درد سے کراہتا زمین پر بیٹھتا چلا جا رہا تھا۔

اور باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔

بسماء تیزی سے اس کی جانب آئی اور اس کے بازو کو دیکھا جہاں پر گولی لگی تھی۔

خون زمین پر پھیلتا جا رہا تھا جس پر بسماء نے تاسف بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

اور اپنا موبائل فون تلاشنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"شٹ!---جلدی میں میں اپنا موبائل لانا بھول گئی۔"---بسماء نے پریشانی سے اپنا ماتھا مسلا۔

ہمدان نے بسماء کی جانب تحیر سے دیکھا۔

وہ جو سمجھ بیٹھا تھا کہ اس کی کہانی اپنے باپ کے ساتھ ہی ختم ہو گئی تھی!

لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

"آپ کے پاس موبائل فون ہے نا؟"---بسماء اس کے قریب بیٹھتی ہوئی بولی۔

جس پر ہمدان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔بسماء نے ایک نظر اس کے چہرے کی جانب دیکھا جس پر کرب کے آثار رقم تھے۔

بسماء نے اس کی سائیڈ پاکٹ سے موبائل نکالا اور کانٹیکٹ لسٹ کھولی۔

"شہناز کو کال کرو!--اس وقت وہی ہماری مدد کے لئے آسکتی ہے!"--ہمدان نقاہت زدہ لہجے میں بولا جس پر بسماء اثبات میں سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

اگلا دن سجیل شاہ کا انجام لے کر اپنے ساتھ طلوع ہونا تھا!

اور وہ اس بات سے بے خبر پنچائیت کو بلا بیٹھے تھے۔

"کل کا دن سجیل شاہ کا انجام لے کر آئے گا---کل کا سورج ان کی ظالم حاکمیت کو جڑ سے ختم کر دے گا"----جواد سرد تاثرات کے ساتھ بولا-

جس پر عمر اور باسط دونوں نے اس کو حیرانی سے دیکھا-

"اتنی جلد بازی اچھی نہیں ہوتی ہے!---تم آرام سے بیٹھ جاؤ!---ہم لوگ اس سب کو دیکھ رہے ہیں نا"---باسط اس کو پر سکون کرنے کی خاطر بولا-

"میرے باپ کو قتل کیا گیا ہے!---اور میں اب مزید یہ سب برداشت نہیں کروں گا!--"--جواد حتمی لہجہ اختیار کرتے ہوئے بولا-

"تم شائد بھول رہے ہو اس سب میں تم اکیلے وکٹم نہیں ہو!---"--باسط جتاتے لہجے میں بولا-

جس پر جواد نے طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا-

"اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ ایک اور ایک گیارہ ہوتے ہیں کہ فارمولے پر میں عمل کروں گا تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے---میں اپنی جنگ خود لڑھ سکتا ہوں"---اسی کے انداز میں جواد جتا کر بولا-

"ہاں تم اس فارمولے پر عمل درآمد بیویوں کے معاملے میں کرتے ہو!"---باسط کاتپانے والا تبصرہ سن کر عمر کی اس سنجیدہ صورتحال میں بھی ہنسی چھوٹتے ہوئے بچی-

جبکہ جواد نے خونخوار نظروں سے اس کی جانب دیکھا-

"ساری حقیقت سے تم باخبر ہو!--

اور میں تمہیں کسی بھی قسم کی صفائی دینے کا پابند نہیں ہوں"----جواد روکھے لہجے میں بولتا واک آؤٹ کر گیا-

www.novelsclubb.com

اگلے دن پنچائیت میں کروفر سے بیٹھے سجیل شاہ اپنی جیت کا جشن پہلے ہی منانے کا ارادہ کر چکے تھے۔

ان کے ایک جانب باسط تو دوسری جانب جواد بیٹھا تھا۔دنیا والوں کو یہ دیکھانا مقصود تھا کہ وہ اپنے مرحوم بھائیوں کے بیٹوں کو کس قدر عزیز رکھتے ہیں۔

جبکہ ان کے اپنے بیٹے کے متعلق بہت سے لوگ آپس میں چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔

اس سے پہلے وہ کوئی بات شروع کرتے شہناز اور صالحہ پردے کی اوٹ سے نکل کر سامنے آئیں جس پر باسط نے ان دونوں کو محظوظ مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا جبکہ جواد نے حیران ہو کر۔

"اس سے پہلے سجیل چچا کچھ کہیں میں آپ لوگوں کے سامنے کچھ حقایق بیان کرنا چاہوں گی!

فکر مت کیتیں یہ سب میرا اور آپ سب کا وقت بچانے کے لیے ہی کر رہی ہوں"-

--شہناز ان سب کے حیران چہروں کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولی-

"لڑکی ہمارے ہاں کی عورتیں یوں منہ اٹھا کر مردوں میں نہیں دندناتی پھرتیں"-

-- سجیل شاہ کرخت لہجے میں بولے جس پر صالحہ نے سرد طنزیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا-

"جی بالکل صحیح فرمایا آپ نے انکل!---آپ کے یہاں کے مرد قتل عام اتنے دھڑلے سے کرتے ہیں کہ کیا کہنے-

اور پھر میاں بیوی میں جدائی کا کام اتنی صفائی سے سے کرتے ہیں کہ کوئی ان کو قصوروار ٹھہرا ہی نہیں سکتا ہے"---یہ کہنے والی صالحہ تھی-

"کسی کی بیٹی کو دنیا کی نظروں میں ذلیل ورسوا کرنے کی مکمل تیاری کرنے مین بھی ان کا کوئی ثانی نہیں ہے-

مگت کہتے ہیں نا کہ دنیا مکافات عمل ہے-

اپنے اعمال کو ہمیشہ فیس کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے !"---صالحہ جتاتی نظریں ان کے فق چہرے پر ڈالتے ہوئے بولی- جبکہ سجیل شاہ کو بے اختیار فضا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی-

"زینیا سجیل !---ان کی سب سے چھوٹی بیٹی آج سے دو سال قبل خفیہ نکاح کر چکی ہے-

سوچا اس کا اعلان میں کر دوں !

ہمدان ان کا بیٹا جو درحقیقت ان کے ایک دشمن کی اولاد تھا اس کو بھی انہوں نے موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کی-"----صالحہ جب بولنا شروع ہوئی تو بولتی چلی گئی- سجیل شاہ کو یوں محسوس ہوا کہ ان کی سماعت میں صور پھونکا جا رہا ہے-اور پھر نعیم علی شاہ کے قتل سے لے کر مبین علی شاہ کے قتل تک سب واقعات وہ ان سب کے سامنے بیان کر گئی-

تصدیق کرنے کو گواہان باری باری آتے اور چلے جاتے۔

جواد ہونق بنا یہ سب سن رہا تھا اس نے تو اس تلخ حقیقت کے متعلق کبھی سوچا بھی نا تھا۔

یہی حال سدرہ اور حوریہ بیگم کا تھا۔

اگر کوئی اطمینان سے بیٹھا تھا تو وہ فاخرہ بیگم اور باسط تھے۔

اس سے پہلے سجیل شاہ کچھ سمجھتے پولیس کے اہلکار وہاں پر آنا شروع ہو گئے۔

"ہمارے پاس آپ کے اریسٹ وارنٹ موجود ہیں مسٹر سجیل شاہ!---کوئی بھی ہنگامہ مت کیجئے گا!

ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے"----ایس ایچ او رفیق ان کی اڑی رنگت دیکھتے ہوئے بولا۔

جبکہ سجیل شاہ ہنوز صدمے کی سی حالت میں تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ یقین ہی نا کر پائے کہ ان کی اولاد جوان کو خود سے زیادہ عزیز تھی وہ یوں بھری پنچائیت میں ان کی رسوائی کا سبب بنے گی۔

ان کے برسوں کے خفیہ قتل یوں سر عام سب کے سامنے کل کی بچی بیان کرے گی۔

صدموں کی ایک لمبی فہرست تھی جس میں اس وقت وہ گھرے ہوئے تھے۔

ایک سال بعد:

سدرہ ایک ننھی سی بچی کو گود میں اٹھائے یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھی۔

وہ بچی رنگت میں ہو بہو سدرہ پر تھی مگر آنکھیں جواد سے مشابہت رکھتی تھیں۔

"اف او!---مہر بیٹا آپ کیوں اتنا تنگ کرتی ہو!"---سدرہ اس کے مسلسل رونے کے باعث کوفت زدہ سی بولی۔جبکہ وہ چار ماہ کی بچی اس کی بات کا کیا مطلب سمجھ پاتی۔

جبکہ دوسری جانب جواد اسماعیل شاہ اور شائستہ بیگم کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ میرا طریقہ غلط تھا!۔۔لیکن میری نیت نہیں ماموں جان!--سدرہ سے کہیں نا کہ اب ناراضگی ختم کردے اور میرے ساتھ گھر چلے۔امی بھی مہر سے ملنے کو بے تاب ہیں"----جواد لجاجت بھرے لہجے میں بولا۔

بیٹا غلطیاں ہم سب سے ہوتی ہیں!---لیکن بہترین انسان وہ ہے جو اپنی غلطی کو سدھار لے!--- تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہے میرے لئے یہی کافی ہے۔

لیکن سدرہ میری بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ تمہاری بیوی بھی ہے۔اس لئے اس کی ناراضگی ختم کرنا تمہار فرض ہے۔سو جاؤ اور جا کر اس کو منالو"----اسماعیل شاہ اس کے جھکے سر کو دیکھ کر بولے۔جس پر جواد بھی مسکرا دیا۔

اور جس جانب سدرہ تھی وہاں چلا گیا۔

صالحہ ہائیر اسٹڈیز کے لئے ملک سے اس وقت باہر تھی و گرنہ جواد کو کھری کھری سنائے بغیر نا جانے دیتی۔

سدرہ اب کہ پریشانی سے خود بھی روہانسی ہو رہی تھی جبکہ مہر کا رونا بند ہی نہیں ہو رہا تھا۔جواد مسکراتا ہوا اندر آیا اور اس کو اپنی گود میں اٹھالیا۔آشنا لمس کے ملتے ہی وہ رونا بند کر گئی اور معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواد کو دیکھنے لگی۔

"میری بیٹی کو بابا کی یاد آرہی تھی---"---جواد اس کا ماتھا چوم کر محبت آمیز لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ سدرہ بھی مہر کہ یوں خاموش ہو جانے پر حیران تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ کی ماما مجھ سے ناراض ہیں!---اور یہ راضی بھی بہت مشکل سے ہوتی ہیں لیکن میں ان کو منالوں گا!---"---جواد مہر سے باتیں کر رہا

تھا جبکہ اس کی نرم آغوش میں وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی-اس کو بے بی کاٹ میں لٹاتے جواد پلٹا تو سدرہ اٹھ کر کمرے سے باہر جانے لگی تو جواد بولا-

"میں جانتا ہوں کہ میرا طریقہ اس وقت غلط تھا-

اور ایسے میں آپ کا ردعمل بجا تھا سدرہ---لیکن کیا ایک سال کی سزا ہم دونوں کے لئے کافی نہیں ہے؟"---جواد کے لہجے کی یاسیت سدرہ کے دل کو موم کر گئی تھی-

"میں آپ کو سب چیزوں کے لئے معاف کر سکتی ہوں!---

لیکن جو الفاظ اس وقت آپ نے ادا کئے تھے اور میری ذات کی نفی کی تھی وہ آپ تک لوٹنے سے روکتی ہے مجھے"---سدرہ نم لہجے میں بولی-

"اپ اس وقت اگر مجھے حقیقت بتا دیتے تو یوں ہم میں دوریاں ناپیدا ہوتیں-

لیکن آپ نے مجھے اس قابل سمجھا ہی نہیں!"----یاسیت بھرا لہجہ-

کسی بھی قسم کے طنز سے خالی۔جس پر جواد کو شرمندگی ہوئی کہ اس کے ساتھ کئے گئے عہدوں کو کیسے اس نے توڑا تھا۔

لیکن وہ بے وفا نہیں تھا۔بس اس کا طریقہ غلط تھا اور یہی سارے فساد کی جڑ تھا۔

"میں شرمندہ بھی ہوں اور معافی بھی مانگ رہا ہوں!--کیا تم ہمارے لے اس رشتے کو ایک اور موقع نہیں دے سکتی سب کچھ بھلا کر"---جواد آس بھرے لہجے میں بولا جس پر سدرہ نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور اثبات میں سر ہلا گئی۔

ایک اور چاہت کا عہد اپنی وفا کے مرحلے میں داخل ہو چکا تھا۔

وہ دونوں اپنی زندگی کے سنہری دور کی ابتداء کی جانب رواں تھے۔

خنساء ایم بی بی ایس کا فرسٹ ائیر کا امتحان پاس کر چکی تھی-اور سیکنڈ ائیر میں داخلہ لے چکی تھی-زیان اور اس کی نوک جھوک ہنوز برقرار تھی-

جنکہ عمر آج واپس جا رہا تھا-

آج یہاں سے جانے کے احساس کے تحت نجانے کیوں عمر کو اپنا دل خالی ہوتا محسوس ہو رہا تھا- لیکن پھر اس نے اپنی بے چینی کو تھپکی دے کر سلا دیا- یہاں سے جانا ضروری بھی تھا اور وقت کی مانگ بھی تھا- شہناز نے کہا تھا کہ وہ اس ایئرپورٹ تک چھوڑ آئے گی--- جس پر وہ چاہ کر بھی اس کو منع نا کر پایا!

آخر وہ اس کی پارٹنر رہی تھی اتنے بڑے مشن میں اتنا حق تو اس کا بنتا ہی تھا-اپنے وعدے ک مطابق شہناز اس کو لینے پہنچ چکی تھی-

عمر بھی تیار کھڑا گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا جب شہناز کی کار اس کے قریب آ کر رکی-

"ہیلو مسٹر بلینیر!---امید ہے آپ کو زیادہ انتظار نہیں کروایا ہو گا"---شہناز چہکتی ہوئی آواز میں بولی جس پر عمر نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا-

کیا وہ اس مرتبہ اس لڑکی کو بھول پائے گا؟

اس لڑکی سے جڑے احساسات کو دل میں دفن کر پائے گا؟

یا پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اظہار محبت کر ڈالے!---کتنی بار اس کے دل نے اس بات پر لبیک کہا- لیکن وہ عمر ہی کیا جو اپنے دل کی سن لے!

"کہاں کھو گئے ہو عمر ہشام علی!--"---شہناز اس کی محویت کع محسوس کرتی بولی-اس کی آنکھوں سے عیاں ہوتا پیغام وہ بخوبی پڑھ سکتی تھی لیکن یوں خود سے آظہار کر دینے والوں میں سے وہ بھی ں ہیں تھی-

"کہیں بھی نہیں بس سوچ رہا تھا اب نجانے کب واپسی ہو"---عمر یاسیت بھرے لہجے میں بولا جس پر شہناز نے بے بسی سے اس کی جانب دیکھا-

یہ بات تو طے تھی کہ اگر وہ اظہار کرنے میں پہل نہیں کرے گا تو شہناز بھی نہیں کرے گی۔

"جب دل کیا آجانا!---مسٹر بلینیر کو کونسا پیسوں کی کمی ہے!'---شہناز کھلکھلانے والے انداز میں ہنس کر بولی۔

جس پر عمر بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا مسکرا دیا۔

"چلو بہت باتیں کر لیں!---اب میں لیٹ ہو رہا ہوں"---عمر کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے بولا۔جس پر شہناز نے حیران نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

شہناز اس کی جانب گھومی اور نظریں اچکا کر بولی۔"باتیں مسٹر بلینیر کی ختم نہیں ہو رہی ہیں!---مورد الزام وہ ہمیں ٹھہرا رہے ہیں!--کمال ہے"----شہناز تیکھے چتونوں سنگ بولی۔

اور کار اسٹارٹ کر دی-سیاہ تار کول کی سڑک پر کار بھاگتی جا رہی تھی-کار میں موجود خاموشی کو شہناز کی آواز نے توڑا-

"آیم سوری کہ میں ہاسپٹل میں تمہیں دیکھنے نہیں آ سکی!---کیونکہ مجھے ایمرجنسی میں جانا پڑا-اس وقت ہمدان زخمی حالت میں تھا اور بسماء نے مجھے مدد کے لئے بلایا تھا!---میرے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ جس طرح کے مرضی رہے ہوں لیکن میں مدد کی پکار رجانا اپنا فرض سمجھتی ہوں!

کیونکہ جب مجھے کسی کی مدد کی ضرورت تھی تو اللہ نے میرے لیے فوری طور پر وسیلہ پیدا کیا تھا!

www.novelsclubb.com

اور اس دن میں نے عہد کیا تھا کہ میں جب بھی کسی کو مدد کی ضرورت ہو گی تو میں بنا کسی تردد کے اس کی مدد کروں گی-اور تمہارا بھی بہت شکریہ کہ تم زخمی ہونے کے باوجود میری مدد کو آ گئے"----شہناز اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی-

"اتنی لمبی تمہید میڈم شہناز!---اف"---عمر نے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے اور بولا-"میں جانتا تھا کہ تم مجھے دیکھنے آنا چاہتی ہو!--یہ بات باسچ مجھے بتا چکا تھا لیکن جب تم نہیں آئی تو مجھے تھوڑی حیرانی ہوئی!---اور ٹھیک اسی وقت تمہاری فون کال نے سارا مدعا حل کر دیا!

ہم دوست تھے!--ہیں اور رہیں گے!

مستقبل میں بھی ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ واسطہ پڑھ سکتا ہے-

تمہیں تو خیر خوشی ہو گی لیکن مجھے ایک سیاہ بالوں والی چڑیل کو برداشت کرنا پڑے گا1"----ومر سنجیدہ انداز میں بولتا آخر میں بات کو مذاق کا رنگ دے گیا-

"اور یہ سیاہ بالوں والی چڑیل تمہارا خون چوس لے گی"---شہناز سامنے سڑک کی جانب دیکھتے ہوئے بولی-

"خون چوس لے بس میرا بینک بیلنس نا چوسے"---عمر تپانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا جس پر شہناز نے نفی میں سر ہلا دیا-

"میرا بینک بیلینس اتنا ہے کہ مجھے تمہارا بینک بیلینس چوسنے کی ضرورت نا پڑے"---مدھم آواز میں وہ بولی-

ایک دوستی کا عہد وفا ہو چکا تھا-

اب وہ نئے زمانوں کے نئے آسمان تسخیر کرنے کو اپنی اپنی اڑان بھر رہے تھے-

عمر اپنے مستقبل کے مشن کے لیے تیار تھا تو شہناز اپنی فیملی کو سنبھالنے کے لیے-

اپنے متعلق وہ بسماء کا ہر شبہ دور کر چکی تھی-وہ اور ہمدان بھی اپنی زندگی میں مگن تھے-

باسط بھی اپنے نئے مشن کی تیاری میں جت گیا تھا-

اک برا خواب اپنے اختتام کو پہنچا تھا-ان سب کی زندگیان سجیل شاہ نامی ناسور سے پاک ہو چکی تھیں-

www.novelsclubb.com